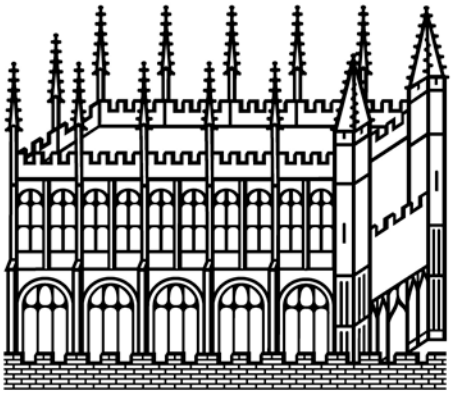


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

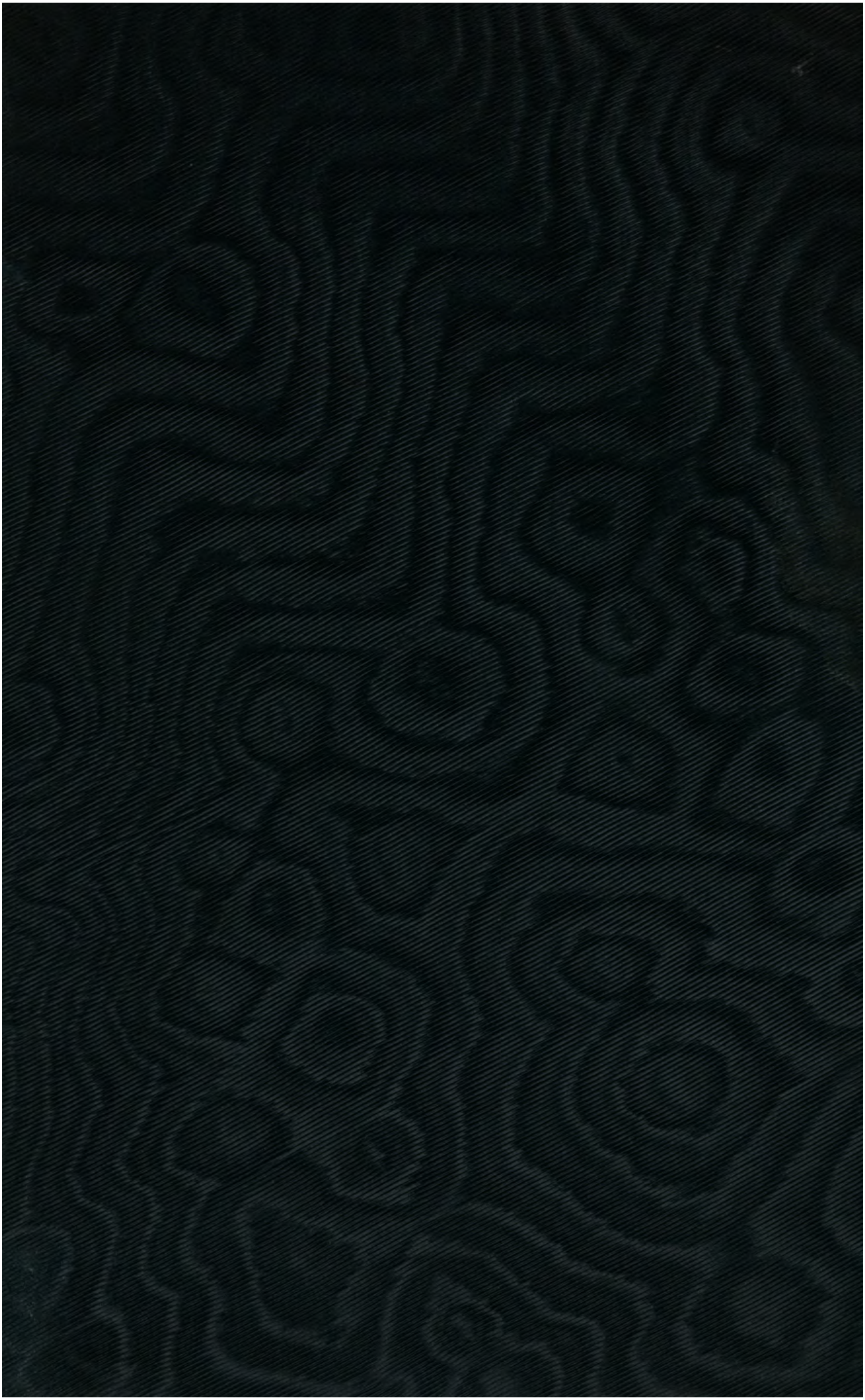
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

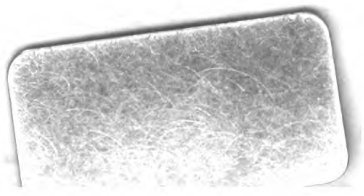
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.B.26.

16B26

از ملا عبد الرحمن جامی۔

خارستان محشی ۔کمیاب کتاب نظم و نثر
مین ہم پہلوے گلستان ہی سولہ باب مین
مصنفہ ملا مجد الدین خوانی۔

اسرار الاولیا۔ اسمین بائیس فصل ہین
اور ہر فصل مین اتحاد و اتسام رموزات
اہل اللہ کا ذکر ہی از حضرت شیخ فرید الدین
شکر گنج۔

اخلاق محمدی ۔فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہی
چالیس باب ہین مصنفہ مولوی محمد علی نیزدی۔

مصباح الہدایت۔ ترجمہ عوارف مشتمل ذکر
مبانی و اصول طریقت اہل تصوف مترجمہ
حضرت محمود الکاشانی۔

مصباح التہذیب۔ باسم تاریخی حکایات
نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین۔

صد پند سعود مند نعمان حکیم مع چار
رسائل جلی قلم خوشخط۔

۱۔ رسالہ سعادت نامہ۔ ۲۔ رسالہ خواجہ عبید اللہ
انصاری۔ ۳۔ رسالہ تحفۃ الملوک۔ ۴۔
رسالہ منہاج العارفین۔

رسالہ ہدایۃ المومنین اسلے سلسلہ اصالحین
نادر کتاب مصنفہ ابو الخیر مولوی معین الدین مشہدی

مطالب رشیدی ۔رموزات فقر و تصوف
از شاہ تراب علی کاکوروی۔

سرور العباد شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ
مولوی حاجی عبد الحافظ محمد نذیر۔

پند نامہ عطار۔ نصائح رموزات تصوف
مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار۔

کیمیاے سعادت۔ جو جامع شریعت و حقیقت
ہی مصنفہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ۔

اخلاق جلالی۔ محشی مصنفہ ملا جلال الدین
صاحب دوانی۔

اخلاق ناصری ۔مصنفہ محقق نصیر الدین طوسی

اخلاق محسنی۔ درسی متداول از ملا حسین
واعظ کاشفی۔

گلشن اسرار۔ رموز تصوف کا بیان مصنفہ
مولوی انور علی صاحب۔

مثنوی شاہ بو علی قلندر۔ عارف مشہور
از شاہ بو علی قلندر۔

مثنوی مولوی رومی۔ نہایت خوشخط جامع
ہر شش دفتر مشہور از نتیجہ طبع عرفانی حضرت
مولانا جلال الدین رومی بالحاق دفتر ہفتم
شرح مثنوی مولوی رومی۔ حامل المتن بسیط
شرح غریب از تصنیفات مولانا عبد العلی ملقب
بہ بحر العلوم تین جلد مین۔

INDIAN INSTITUTE

سرچشمہ حیدری۔ رسالہ اعتقادیہ مؤلفہ سید غلام حیدر خان بہادر۔

تہذیب احسانی۔ در تربیت اخلاق انسانی مولفہ حکیم احسان علی۔

گلدستہ ادب۔ اخلاق اور تدبیر معاش کا بیان مولفہ دیبی پرساد۔

مجموعہ توحید۔ جسمیں چار رسالہ شامل ہیں ۱۔ الف بے وجیم۔ ۲۔ بحجن چند قسم تصنیف شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان ۳۔ مثنوی اللہ نام سپورے بھائی ۔۴۔ پریم نامہ حاجی ولی۔

تحفۃ العاشقین۔ رموزات تصوف از شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان۔

رہبر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی محمد زمرد خان جاگیردار راج کرولی اسمیں چند رسائل ذیل شامل ہیں۔

۱۔ رسالہ رہبر راہ حق۔ ۲۔ رسالہ محبوب القلوب حضرت شمس تبریز۔ ۳۔ مثنوی شاہ بوعلی قلندر ۴۔ مثنوی بیسرنام حضرت فریدالدین عطار ۵۔ مثنوی چشم بکشا کہ جلوہ دیدار۔ ۶۔ پریم نامہ شاہ ولی بھاکھا۔ ۷۔ مثنوی اللہ نام سپورے بھائی۔ ۸۔ بحجن حضرت شاہ عبدالصمد ۹۔ الف بے وجیم۔ ۱۰۔ تحفۃ العاشقین مولفہ شاہ عبدالصمد۔ ۱۱۔ مثنوی حضرت بہلول۔ ۱۲۔ رموزات الحقیقت۔ ۱۳۔ ترجیع بند راجہ عارف باللہ۔

مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان مترجمہ مولوی محمد یوسف۔

اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشی خرد۔ از حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی۔

ایضاً۔ گلستان متوسط قلم منشی۔

ایضاً۔ مع فرہنگ و ٹیٹل رنگین۔

ایضاً۔ چوب قلم جلی۔

گلستان مترجم۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ۔

شرح گلستان۔ نامہ شرح از ملا محمد اکرم ملتانی

ایضاً۔ مسمی بہ ریاض رضوان شرح از مولوی ریاض علی صاحب۔

ایضاً۔ مسمی بہ خیابان۔ شارح حضرت سراج الدین علیخان آرزو۔

تضمین گلستان سعدی۔ مصنفہ منشی ہرگوپال تفتہ۔

گلستان حکیم قاآنی۔ بجواب گلستان حضرت سعدی اسی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف بہ میرزا حبیب شیرازی

بہارستان جامی۔ بجواب گلستان سعدی

مثنوی فانی اہل کمال مصرعۂ تاریخ کوکب زد رقم		چون برائے طبع شد اوراق جمع مثنوی سرحق گردید طبع ۱۲۹۸ھ
	ایضاً	
مثنوی سرحق چون طبع شد جست کوکب سال مطبوعش رغیب		گشت خرم خاطر خلاق نظم گفت ہاتف کن رقم اوراق نظم ۱۲۹۸ھ

خاتمۃ الطبع

بعد حمد واحد یکتا و نعت رسول مجتبیٰ کے صاحبان مذاق تصوف کو واضح ہو کہ اندنون مین مثنوی لاجواب معرفت خطاب طالبان حقیقت کے لیے بہت سودمند ارباب معرفت کے لائق پسند تصنیف واقف رموز اسرار عرفان کاشف دقائق ایقان بادہ کش میخانہ وحدت جرعہ نوش جام محبت مقبول یزدانی سید شاہ عطا حسین صاحب تخلص فانی حسب تحریک شیخ محمد کاظم صاحب رئیس قصبہ صاحب گنج کے بمقام لکھنؤ محلۂ حضرت گنج مطبع علوم مرجع منشی نولکشور مین ماہ جنوری ۱۸۸۱ء مطابق ماہ صفر ۱۲۹۹ ہجری کو حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر آویزۂ گوش روزگار ہوئی

خدائے تعالیٰ مقبول و مطبوع
اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ

بہر طالب اسقدر ہی مکتفی — جوکہ ہی مندرج اندر مثنوی
فہم والے اسکو بوجھینگے شتاب — گرچہ ہی مضمون اوق لب لباب
بوجھ ہی نافہم کی اندر خطا — کشف ہوانپر جو ہوحق کی عطا
مثنوی مدح بلاشک بے نظیر — پُر اثر کیونکر ہو ہی دور اخیر
جو سنے اس رمز کو از گوش ہوش — دل مین کیون پیدا نہو جوش وخروش
مثنوی تو میری ہیگی سرّحق — دید کا عارف ہی اُسکے مستحق
جو نہ دیکھا ہو مجھے دیکھے کتاب — مین تو ہون حضرت علیؑ سے فیضیاب
سرحق مجھسے کہے حضرت حسینؑ — جب عطا ہوئے کرے خدمت حسینؑ
کب ہی باقی دزربان تاب وتوان — جو کرے فانی حقیقت کو بیان
ختم ہوسکتا نہین سترنہان — کام ہوا تمام میرا در بیان
جز تعشق مصطفےٰ مجھکو نہ کام — اور محبت آل واصحاب کرام
سال ختم مثنوی کا در شمار — یک ہزار ودو صد ہشتاد وچار
کیفیت مین سیر حق کو کر تمام — ہوگیا مدہوش فانی والسلام

تمت

قطعۂ تاریخ تالیف مثنوی سرحق از شیخ محمد کاظم تخلص کوکب ابن شیخ شجاعت علی ساکن قصبۂ صاحب گنج یکے از تلمیذان شیخ منیر الدین احمد عرف مولوی منا تخلص کیفی ومیر خورشید علی تخلص نفیس لکھنوی

مثنوی سرحق کیا خوب واہ — فانی عارف نے کی طیار ہی
سال تاریخ مرتب ہوکے شاد — لکھ تو کوکب نظم کا گلزار ہی

ایضاً

بگذر از ظن خطا ہی بد گمان	م	ان بعض الظن اثم جانجوان
بہر آنست امتحان نیک و بد	م	تا نجوشد بر سر آرد او زبد
گر نبودش کارش الہام آلہ	م	او سگے بودی دراندہ نہ شاہ
پاک تھا شہوت سے بحرص و ہوا		کار نیک اسکا ہوا وہ بدنما
گر خضر در بحر کشتی را شکست	م	صد درستی در شکست خضر ہست
وہم موسی با ہمہ نور و ہنر	م	شد ازان محجوب تو پی سر بسر
گر بدی چون مسلمان کام او	م	کافرم گر پردمے من نام او
می بہ لرزد عرش از مدح شقی	م	بد گمان گر دد زمدحش متقی
مدح سے کافر کے کانپے عرش ہی		متقی تو بد گمان بر فرش ہی
بادشاہ ہر سر سے آگاہ تھا		مقبل مولا ولی اللہ تھا
داستان مثنوی کر اختتام		خاتمہ کے بات لکھ ہی جس سے کام
جو کوئی دیکھے کتابین در سلوک		ہی یقین عقدہ کھلے اسپر سلوک
مین کرون تحقیق کو کب تک بیان		معرفت کا تو بڑا ہی داستان
ہی شریعت قال رب قول نبی		جانتے اسبات کو ہینگے سبھی
ہی طریقت دوستو سلک خدا		اور حقیقت مرتبہ تحقیق کا
معرفت پہچان ہی ذات خدا		اب کوئی درجہ نہین حیرت سوا
راز کی باتین ہین ہو کب تک بیان		بند کرنا چاہیے اپنی زبان
باخبر جتنے کہ ہین ہینگے سلوک		عشق حق کا اسکے اوپر ہی ثبوت
چاہتا تھا جب تلک جیتا رہون		نت محو رمز خدا پیتا رہون
مستی حق ہیگی اندر بول چال		قال مستانونکا ہیگا عین حال
لیک اب باقی نہین ہی گوش ہوش		بول کر کے چاہیے رہنا خموش

وہ کنیز کچھ دن ہو کر اداس — وصل سے شاہد کے آخر ہو وہ یاس
عشق زرگر کا کیا جب دل سے دور — وصل کے شہ کی ہوئی خواہاں ضرور
زانکہ عشق مردہ گان پایندہ نیست — م — چونکہ مردہ سوے ما آیندہ نیست
عشق زندہ در روان و در بصر — م — ہر دمی باشد ز غنچہ تازہ تر
عشق آن حی گزین کو باقی ست — م — گر شراب لایزالی ساقی ست
عشق آن بگزین کہ جملہ اولیا — م — یافتند از عشق او کار کیا
تو بگو ما را بدان شہ بار نیست — م — با کریمان کارہا دشوار نیست
جو مواز رگز ز تد بیر حکیم — جان تو وہ فعل الہام کریم
او نہ کشتش از برائے طبع شاہ — م — تا نیابد امر و الہام الٰہ
آن پسر را کس خضر ببرید حلق — م — سر آنرا در نیابد عام خلق
خضر نے مارا جو اس لڑکے کو تھا — رو بر و موسیٰ کے از امر خدا
سر حق کب بوجھتے ہین خلق عام — دیکھتے ہین فعل ظاہر وہ تمام
آنکہ از حق یابد او وحی و خطاب — م — ہر چہ فرماید بود عین صواب
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست — م — نائب ست او دست او دست خداست
ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ — م — شاد و خندان پیش تیغش جان بدہ
تا نماند جانت خندان تا ابد — م — ہمچو جان پاک احمد با احد
شاہ آن خون از پئے شہوت نکرد — م — تو رہا کن بدگمانی و نبرد
بہر قربت کے نبود اسکو شاہ — اسکے اندر تھا بھلا سر الٰہ
بہر قربت اسکو مارا تھا حکیم — تا نصیب اسکے ہوے قرب کریم
ہی ریاضت قربت حق کے لیے — مرتبا اعلیٰ ہو جو اسمین ہوے
بہر آنست این ریاضت دین جفا — م — تا برآرد کوزہ از بصرہ جفا

چھ مہینے تک رہی اندر وصال — ہو گئی آخر اُسے صحت کمال
جب دلی پایا طبیب اپنا مراد — دل مین اپنے ہو گیا مسرور شاد
آخر اک شربت کو وہ طیار کر — اُسکو پلوایا بافسون و مکر
جب پیا شربت کو وہ روے جمیل — چند مدت تک رہا آخر علیل
چون زرنجوری جمال او نماند — م — جان دختر در وبال او بماند
چون زرشت و ناخوش و رخ زرد شد — م — اندک اندک در دل او سرد شد
حسن رنجوری مین پایا جب زوال — تب نہین باقی رہا اُسکا جمال
وہ تو عاشق تھی جمال یار کی — اور نہ کچھ عاشق تھی روے بیمار کی
عشق اُسکا جبکہ آیا در کمی — وصل سے اُسکو ہوئی تب بیغمی
عشقہاے کز پے رنگی بود — م — عشق تہبود عاقبت تنگی بود
چون دوید از چشم ہمچو جوی او — م — دشمن جان وے آمد روی او
دشمن طاؤس باشد پر او — م — اے بسا شہ را بکشتہ فتر او
حسن اُسکی جان کا دشمن ہوا — عشق مین عاشق کے اپنے وہ فنا
چونکہ زرگر از مرض بدحال شد — م — وز گذارش شخص او چون بال شد
ناتوان جب مرض سے زرگر ہوا — وقت نزع جاریہ سے یون کہا
گفت من آن آہوم کز ناف من — م — ریخت این صیاد خون صاف من
اے من آن بلبل کہ زخم پیلبان — م — ریخت خونم از براے استخوان
گرچہ دیوار افگند سایہ دراز — م — باز گردد سوے او آن سایہ باز
این جہان کوہست فعل ما ندا — م — سوے ما آید ندا ہا را صدا
این بگفت و رفت در دم زیر خاک — م — آن کنیزک شد ز رنج عشق پاک
کلمۂ حسرت بجز اکہ کر ہوا — آخرش اندر زمین کے وہ ہوا

طالب زرگر کے ہووے ہوشمند — حکم سے شہ کے گئے تا سمرقند
مال و زر بھی لیگئے وہ بیقیاس — شاہ نے جنکو کیا زرگر شناس
خواجہ زرگر انھونکو جب ملا — اُس سے یہ پیغام شاہنشہ کہا
کہ لطیف اُستاد کامل معرفت م — فاش اندر شہر ہا از تو صفت
یک فلان شہ از پیِ اے زرگری م — اختیارت کرد زانگہ مہتری
شاہ نے تیری جو صنعت کو سنا — اس وجہ وہ شہ ترا طالب ہوا
مال و زر جتنا تجھے درکار ہے — ہمسے تو لے چل کہ کیا سرکار ہے
دیکھکر وہ مال و زر اندھا ہوا — طالب اموال ہو چلتا ہوا
جلد تازی اسپ پر ہو کے سوار — آ کے پہونچا نزد شاہ نامدار
وہ نہ بوجھا اس طلب مین جا بجا — طالب زر ہو کے وہ چھوڑا مکان
چون رسید از راہ آنمرد نجیب م — اندر آوردش بپیش شہ طبیب
شاہ دید او را و بس تعظیم کرد م — مخزن زر را بدو تسلیم کرد
دیکھ اُسکو بادشہ فرحان ہوا — زر خزانہ سے نکال اُسکو دیا
تا کرے طیار زیور خوش نما — شاہ کو اپنی وہ دے صنعت دکھا
زر گرفت آن مرشد مشغول کار م — بیخبر از حالت این کارزار
زر کو لیکر ہو گیا مشغول کار — شاہد شاہد شہنشہ وہ سنار
آخرش شہ سے کہا اکدن طبیب — قربت عاشق ہے لازم یا حبیب
جب کنیزک پائیگی اُسکا وصال — زود ہو اُس مرض سے فرخندہ خصال
شہ بدو بخشید آن مہروی را م — جفت کرد آن ہر دو صحبت جوی را
شہ نے بخشا اُسکے تئین فوراً کنیز — ہو گئے موصول ہر دو جان غریز
مدت شش ماہ میرا ندند کام م — تا بصحت آمد آن دختر تمام

آہ سردے برکشید آن ماہ روے م آب از چشمش روان شد ہمچو جوے
بعد ازان پھر حال دل اپنا کہا جو مریضہ پر تھا گذرا ماجرا
مجھکو تاجر لیگیا جدم وہان یہ ہوئی نازل بلاے ناگہان
خواجۂ زرگر لیا مجھکو خرید آخرش نوبت وصال اور رسید
در بر خود داشت سہ ماہ و فروخت م چون بگفت این زاتش غم سر فروخت
جبکہ ہیجا مین ہوئی اندر فراق یہ بنی حالت مری در اشتیاق
چون زرنجور آن حکیم این راز یافت م اصل آن درد و بلا را باز یافت
گفت آنگہ آن حکیم با صواب م آن کنیزک را کہ رستی از عذاب
شاد باش و فارغ و ایمن کہ من م آن کنم با تو کہ بازان در چمن
من غم تو منجورم تو غم مخور م بر تو من مشفق ترم از صد پدر
تو کسی سے راز کو مت کر بیان راز اپنا دلمے اندر رکھ نہان
آن حکیم مہربان چون راز یافت م صورت رنج کنیزک باز یافت
سنکے اُس سے حال دل دردونہان شاہ سے مخفی کیا اُسنے بیان
خواجۂ زرگر کی تھی عاشق کنیز جان سے بھی جانتی اُسکو عزیز
بنگئی فرقت مین اُسکے ذلیفراش ہو صحیح جسدم ملے اسکو وہ کاش
شاہ گفت اکنون بگو تدبیر چیست م از چنین غم موجب تاخیر چیست
تب بیان شہ سے کیا حاذق طبیب ہو نہین صحت بدون وصل حبیب
جب کریگا اُسکے تئین اسجا طلب تیرا بھی مطلب برآئے از سبب
سر و زرگر را بخوان از شہر دور م باز رو خلعت بدہ او را فخور
زر خرد را والہ و شیدا کند م خاصہ مفلس را کہ خوش سودا کند
زر اگرچہ عقل می آرد و لیک م مرد عاقل باید او را نیک نیک

گفت معشوقم تو بودستی نہ آن م لیک کار از کار خیزد در جہان
ای مرا تو مصطفٰے من چون عمر م از برائے خدمتت بندم کمر
از خدا جوئیم توفیق ادب م بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد م بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
باتکلف ہوئی ضیافت یہمان اُس ضیافت کو کیے وہ نوشجان
جب ہوا بر خواست وان خوان طعام کہہ سنائی کیفیت اپنی تمام
چون گذشت آن مجلس و خوان کرم م دست او بگرفت و بُرد اندر حرم
قصۂ رنجور و رنجوریش خواند م بعد ازان در پیش رنجورش نشاند
جب گیا اندر حرم کے وہ طبیب پائی بیماری بین وہ علت عجیب
رنگ رو و نبض تا روہ بدید م ہم علاماتش ہم اسبابش شنید
دید رنج و کشف شد بر وے نہفت م لیک پنہان کرد با سلطان بگفت
اُس حکیم حاذق نے شہ سے یہ کہا چاہتا ہون اس جگہ پر تخلیا
تخلیہ کا حکم شہ نے تب دیا ہو گئے مردم حرم کے سب جدا
اندرون خلوت کے وہ حاذق حکیم نبض پر رکھ ہاتھ پوچھے از سقیم
کس شہر مین ہی تا مسکن تیرا شہر ہر یک کا علاج ہی دوسرا
خود طبیب ہر شہر کا لیتا تھا نام نبض سے مدرک تھا کیفیت تمام
دست بر نبضش نہادہ یک بیک م بازمی پرسید از جو زفلک
زین کنیزک بر طریق راستان م بازمی پرسید حال داستان
جان کہ ہمراز اپنا وہ کنیز کیفیت کہنے لگی از با تمیز
جب حقیقت شہر کی کرتی بیان ڈھونڈھتے یہ نبض سے سر نہان
جب لیا نام سمر قند وہ طبیب ہو گئی سن نام اُسکا ناشکیب

از قضا سرکہ انگبین صفرا فزود م روغن بادام خشکی می نمود
از بلیلہ قبض شد اطلاق رفت م آب و آتش را مدد شد ہمچو ثفت
شاہ بیماری کو دیکھا لاعلاج سوے مسجد تب گیا عاشق مزاج
جاکے مسجد مین گھسا اپنی جبین یون لگا کہنے رب العالمین
کاے کمینہ بخششت ملک وجہان م من چگویم چون تو میدانی نہان
حال میرا ان طبیبونکا خدا تجھیہ ہی روشن کہون تجھسے مین کیا
ای ہمیشہ حاجت ما را پناہ م بار دیگر ما غلط کردیم راہ
چون برآورد از میان جوش فروش م اندر آمد بحر بخشایش بجوش
تا نگردید کودک حلوا فروش م بحر بخشایش نمے آید بجوش
روتے روتے جبکہ وہ شہ سو گیا دیکھتا ہی خواب مین وہ خواب کیا
ایک آئے اُس جگہ مرد ضعیف اولیا سا جنکا ہی روے شریف
کہتے ہین ای شاہ صاحب ہو روا آئے تیرے پاس کل مرد خدا
تو حکیم حاذق اُسیکو جاننا جو کہے وہ بات دل سے ماننا
در علاجش شجر مطلق را ببین م در مزاجش قدرت حق را ببین
خواب سے جسدم ہوا بیدار شاہ دل مین کچھ تسکین پایا دین پناہ
صبحدم اُنکے رہا شہ انتظار خادمون سے جستجو کی خیر یار
یکطرف شہ کا گیا آخر خیال آتے دیکھا پیر مانند ہلال
آن خیالاتے کہ شہ در خواب دید م در رخ مہمان ہمی آمد پدید
بہر استقبال شہ گھر سے چلا آخر ش یکجا پہ جا اُنسے ملا
گھر مین لے آیا بہ تعظیم تمام دیر تک اُنسے رہا کلمہ کلام
ہر دو بہر آشنا آموختہ م ہر دو جان بیدوختن بجدوختہ

ایک دیکھا خوبرو مانند ماہ — رہگذر پر جب پڑی اُسکی نگاہ
ایک معمر سن مین تھا صدر رئیس — وہ شکیلہ پاس تھی اُسکے جلیس
وہ تو ناجر تھا شکیلہ تھی کنیز — باوقوف و پر سلیقہ باتمیز
آخرش یہ دیکھکر روے کنیز — ہو شکار ماہر و کھوئی تمیز
تھا شکاری ہوگیا اُسکا شکار — اُسکا عاشق ہوکے رویا زار زار
مال وزر دیکر لیا اُسکو خرید — جب خریدا ہوگئی عاشق کو عید
گھر مین جب ہمراہ لایا خوبرو — ہوگیا معشوق کاتب وصل جو
چون خرید اورا و برخوردار شد — م — آن کنیزک از قضا بیمار شد
ہوگئی بیمار جو آخر کنیز — بیگیا بیمار سا وہ شاہ نیز
گرچہ جمعیت تھی شہ کو سب حصول — بہر خدمت بے کنیزک تھا ملول
بہر آسایش خریدی جب کنیز — اسکی علت سے گیا آرام نیز
آن یکی خر داشت پالانش نبود — م — یافت پالان وزو خر را در ربود
کوزہ بودش آب مے نامد بدست — م — آب را چون یافت خود کوزہ شکست
بادشہ نے جمع کر سارے طبیب — مال وزر بخشا پر صحت جیب
اور اُنھون سے یہ کہا ہم دو کی جان — ہاتھ مین ہیگی تمھارے مہربان
یہ کہے حکما کہ جانبازی کرین — جو صحت پائے تو جان تازی کرین
ہم تو ہین پیشہ طبابت کے مسیح — کیون نہو اعجاز سے میرے صحیح
مرض کی تشخیص کر دینگے دوا — ہے یقین پائے مرے ہاتھون شفا
وہ کہے اُسکا ہزار دن ہی علاج — سر نہین پایا صحت اُسکا مزاج
جب مریضہ مرض سے ہوگئی نحیف — ہوگئے سارے مسیحا دم خفیف
روغن بادام نے خشکی کیا — اور سکنجبین سے صفرا بڑھا

دو اسیر معویہ حضرت کے یار — وقت رحلت کے ہوے جب شکبار
یار عزیز اُنکے جو مستفسر ہوے — حال تب اپنے بیان اُنسے کیے
مجھسے گذری واردات چند طور — بوجھ لو یا روا سے ہی جاے غور
جب تلک لائے نہین ایمان تھے — ہم عدوے مصطفےٰ از جان تھے
ہم گیا اسلام کو جسدم حصول — جان و دل سے ہو گئے عاشق رسول
بعد اُنکے یہ پڑا دل مین خلل — اُنکے بھائی سے کیا جنگ و جدل
حشر مین نزد نبی جب جاونگا — شرم ہے کیا منھ اُنھین دکھلاونگا
جو نکرنا تھا مجھے مین نے کیا — عفو گر حضرت کرین تو مین بچا
جو تبرک مصطفےٰ رکھتے تھے پاس — ناخن و موے مبارک اور لباس
یار سے اپنے کہا یون کیجیو — در دہن بینی مری رکھ دیجیو
سب کے تئین ہمراہ اپنے لیگئے — تا بہ برکت اُسکی وان غربت بچے
عشق حضرت کا ہوا اُنپر ثبوت — در خطا سابق کرو یار و سکوت
دل پہ ہی اسبات کی حیرت مزید — جو ہوئی حرکت ہی سر زد از یزید
کر نہین سکتی زبان اُسکو بیان — قلب پر ہر مومنین کی ہی عیان
کر خدا سے اتبو فانی التجا — عشق دے ہمکو جناب مصطفےٰ

حکایت ابتداے مثنوی معنوی

ہی حکایت ابتدا مثنوی — خاتمہ پر جسکو فانی نے لکھی
ابتداے مثنوی بے نظیر — تکملہ ہی مثنوی این فقیر
اول و آخر تو ہی اسم خبیر — ابتدا اس رو کیا مین نے اخیر
در زمانہ سابقین تھا بادشاہ — ملک تھا دولت بھی تھی تھا بین پناہ
ایکدن گھوڑے کے اوپر ہو سوار — جانب صحرا گیا بہر شکار

بات پر میری نہ ہرگز رنج ہو — دیکھ لے مخدوم کے ملفوظ کو
اپنے یاروں سے کیے تھے مہربان — میری باتوں پر نہو تو بدگمان
حجت و تکرار اسمین مت کرو — ہو ضروری جو لکھا مقسوم ہو
مین بتاتا ہون تمھین راہ صواب — ہی ترا بیفائدہ مجھپر عتاب
ہین یہ فرماتے حبیب کبریا — گر ہوئی یارون سے ہو میرے خطا
عفو کروایا ہی اسکو از خدا — پھر کہو باقی رہی اب کیا خطا
جب کرے عفو خطا آمرزگار — یاد کیون اسکو کرون مین بار بار
یاد کرنے سے عقیدہ ہو زبان — کھول در وصف نبی اپنی زبان
یاد حضرت مصطفےٰ ہر آن ہی — دین ہی میرا یہی ایمان ہی
غور کرکے بوجھ تو میرا سخن — ہم تو ہینگے تبع حضرت حسنؓ
در خلافت جبکہ گذرے تیس سال — دین رکھ دنیا دیے انکو نکال
تھے جو فرماتے محمد مصطفےٰ — وہ بجا لاے امام مجتبیٰ
وہ امام دین ولی روشن ضمیر — سلطنت کا کر دیا انکو امیر
جب کیا انکو امیر مومنان — ہوگئی لازم اطاعت سن میان
خسر زادے تھے نبی کے وہ ضرور — اور کیا حق نے عفو انکا قصور
چاہیے کرنا ہمین انکا ادب — حجت و تکرار اسمین بے سبب
گر صحابہ پر کریگا کوئی سب — حق تعالیٰ کا ہوے اسپر غضب
ہی خلاف راہ و رسم اتحاد — بہر دنیا دین کو مت کر برباد
دوستو رکھو نصیحت خوب یاد — فانی مسکین کا ہی یہ اعتقاد
شیخ عبد الحق محدث دہلوی — عالم ستر خدا و مولوی
اسسے پاکے یہ روایت ہی لکھی — جسکے اندر سر ہی عشق نبی

تھا عیان کرنا مجھے ستر نہان — اور عقیدہ تھا مجھے کرنا بیان
جو امیر معویہ یار نبی — تھے نہین اگہ ز سر معنوی
دیکھ کیفیت حبیب ذو الجلال — لعب بازی کیا کیے دل مین خیال
بوجھ تو اسبات کا اسدم سبب — آگہی سبکو نہ تھی از ستر رب
تھی شریعت مصطفےٰ کی آشکار — تبع اسکے تھے سب حضرت کے یار
اور صحابہ جو کہ تھے با اختصاص — ستر باطن سے بھی آگہ خاص خاص
اور انھون مین تھے خصوصاً قضا — جنسے جاری فیض کا ہی سلسلا
جو تھے اصحاب نبی اکثر عوام — تھا شریعت سے انھین ستر وقوف کام
کیفیت قلبی سے کب آگاہ تھے — گو کہ اصحاب رسول اللہ تھے
سن لے میری بات ای مرد عقیل — جان انکو بھی انھون کے من قبیل
گر خبر رکھتے ز سر اتحاد — کب خطا ہوتی انھین در اجتہاد
تھے خلافت کے محق خلفا چار — پائی ترتیباً ز امر کردگار
انکے تئین کہتے ہین خلفا راشدین — نائب خیر الورا کر لے یقین
انکا دعویٰ تھا خلافت مین خلاف — حق علی مرتضیٰ کا تھا وہ صاف
جنگ بھی اکثر ہوا اندر مصاف — پر نہ تھا بغض دلی سینہ تھا صاف
کینہ ور ہرگز نہ تھے حضرت کے یار — گر نہ کینہ کا سخن تو اعتبار
تھے علی مرتضیٰ سینہ صفا — قلب تھا معمور از سر خدا
تھے صحابہ مصطفےٰ کے بیگان — جو تھے ابن خیر پیغمبر زمان
در حق اصحاب ہرگز لب نہ کھول — کر کیے ہوگا معاصی کچھ نہ بول
از خطا انکی ہوا مسلہ صدور — جانتے اس سر کو ہین ذی شعور
گر تجھے اس بات کا ہو اشتباہ — قول شرف الدین کا ہی اسکا گواہ

سلام الرحیم سلام امیر معویہ رضی
فضیلت دار امارت معاویہ بن ابوسفیان رضی
بیان حضرت امام حسن علیہ السلام
نقوض خلافت نمودن امیر معاویہ
مومنان شیعہ مطابق قول تعالیٰ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و
اولی الامر منکم کہ بہ امر خلیفہ برحق
اودا نمودہ عقیدہ ما ہمین است ۱۲

حکایت ہی دربیان سرو جد و حال بذکر حضرت معویہ و رعقاید سینہ عارف صاحب کمال

ہی حکایت دربیان ستر حال — کیفیت جسکی ہی سزد والجلال
ذکر ہی اکدن حبیب ذوالجلال — انجمن یارون مین تھے در وجد حال
وان پہ تھا شاغل کوئی وزذکر رب — آگئے سنکر کے حضرت در طرب
بر جمال مصطفے خیر الورا — کیفیت سکری رہی تا دیر پا
تھے صحابہ خاص بھی اسدم حضور — کیفیت ایسی تھی جسمین تھا سرور
ابن بوسفیان جو تھے دشمن کے حال — آے وہ سنکر کے ذکر وجد حال
کیفیت مین آپکے دیکھے جو حال — دل مین آیا انکے بارے یکا خیال
دیکھکر آیا تعجب آنکے تئین — پوچھا[۱] حضرت سے کہ اے سرور دین
آپ کرتے اس گھڑی ہین کھیل کیا — اے رسول کبریا دیجے بتا
در جواب[۲] آنکے کہے خیر الورا — معویہ اس جاے سے تو ہو جدا
جان لے یہ بات ہی سر خدا — تو نہین اس سر کو ہی جانتا
جسکو ہو جنبش نہ در ذکر حبیب — کب ہوئے قربت خدا کے وہ قریب
جان تو اسکو نہین ہی وہ کریم — بوجہ جا قال نبی کو اے فہیم
اہل دل کو ہی نبی کا اتباع — آئین اندر وجد در مجلس سماع
گو نہ کیون مضمون ہو ہندی فارسی — ستر حق تو اسپہ کھلتا ہی وہی
دوستو منکر نہو از وجد و حال — ہین نبی کے تبع صاحب کمال
جو نہو آگاہ از اسرار حال — وہ ضروری کھیل کا لاوے خیال
یہ حکایت جو کیا فانی بیان — پھر تو مین کچھ بھی نہین کھولے زبان
وہ تو تھے اصحاب حضرت مصطفے — ہی صحابہ کی اہانت نا روا

[۱] سوال ابن سفیان معویہ از حضرت پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام ما الصبا بک یا رسول اللہ جواب رسول اللہ از آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام معویہ یا معویہ ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

[۲] جملہ لیس فی الدار غیر اللہ والیوم الآخر

گرچہ اس قالب مین رہنا جبر ہی — کیا کرون اُسکی قضا کی قدر ہی
خانۂ اصلی سے کر قصد سفر — مین کہایا اس جہان مین ہون بشر
دیکھنا جسدم ہوا رنگ ظہور — تب پڑا مین عالم قربت سے دور
ہوگیا ہی تفرقہ از بہر دید — پاس والا ہوگیا از خود بعید
بات ہی اندر بیان کے گو مگو — بوجھ جاتو از کنایہ نیک خو
جو کہ تھا اندر مشیت کے لکھا — دے دیا اُسکو ارادت نے دکھا
ہی نہ کوئی ظالم نہ کوئی مظلوم ہی — یہ نوشتہ سر بسر مقسوم ہی
سر جبین از نجیب یہ مرقوم ہی — ای بشر آیا تو از معدوم ہی
گر نہ سر اسکا تجھے معلوم ہی — بوجھ اسکو گر تجھے مفہوم ہی
ربیت کی جسکے اسجاد ہوم ہی — عالم مکنون مین وہ مکتوم ہی
بیخبر اس فیض سے محروم ہی — باخبر اس علم کا مخدوم ہی
سر بسر تسلیم کر اندر رضا — قدر کر تقدیر کی اندر قضا
رغبت اسباب کر دل سے فنا — ہو طلبگار وصال اندر بقا
چاہیے ہونا تجھے فانی فنا — در بقاے ذات پاک کبریا

پند

آگئی اسجا نصیحت ایک یاد — اُسکو لکھتا ہون پُر اصل و داد
بوجھ اسکو ہی نہین وہ تو فقیر — جو کہ جاے بر در دولت امیر
اور سمجھ اُسکے تئین بہتر امیر — جاے جو کہ بر در برکت فقیر
جان لے یہ قول ہی شیر خدا — اِسکے اندر سر حق ہیگا بھرا
خواہش دنیا مین جاے وہ فقیر — نزد اُمرا کب ہی وہ روشن ضمیر
طالب مولا ہو جاتا ہی امیر — بر در فقرا دلی روشن ضمیر
جانہ فانی بر در اہل دول — بیگمان ہووے فقیری مین خلل

تصحیح الفقیر علی داد
الامامیہ فی نعم الامامیہ
علی داد الفقیر

بعد مرون ہو نہ فوت آنکو دیدار — وہ تو ہین مسرور اندر وصل یار
جو کوئی در ذات حق فانی ہوا — واصل اسرار ربانی ہوا
اس جہان کی کر شکایت کو تمام — سرحق کی لکھ حکایت والسلام

حکایت در بیان مسئلہ وحدت وجود در عالم شہود و ذکر جبر و رضا و قدر و قضا

اک حکایت ہی رموز عارفان — سر ربانی کا ہی اسمین بیان
اس بشر کو جان لے تو ستر رب — بے سبب آیا نہین اندر سبب
دیکھنی تھی اسکو کثرت کی بہار — اس لیے خلقت کیا ہیجدہ ہزار
احدیت نے جلوۂ وحدت کے تئین — واحدیت مین دکھایا کر یقین
دیکھنے مین جو کہ آوے ہی سبب — پر نجانے ہی سبب از ستر رب
جان ان سب کے تئین عالم تعین — در تعین جان تو اسکو معین
عالم اسباب کا فانی بیان — کب تلک کرتا رہیگا از زبان
کر بیان سر قضا و قدر کو — بوجھ کر اسکی رضا و جبر کو
عالم اسباب مین ہی وہ نہان — جسکا ہی جلوہ ان آنکھون مین عیان
رو مسبب را طلب ای بیخبر — بندۂ اسباب گشتے ہیچو خر
رنگ اوس بیرنگ کا ہر سو عیان — ڈھونڈھنے کو اسکو جاتا ہی کہان
چونکہ بیرنگ اسیر رنگ شد — موسی با موسی در جنگ شد
ہی اسکے رنگ اور قدرت کا کھیل — کوئی ہوا جابر یہان کوئی ذلیل
جو کہ تھا مجبور وہ جابر ہوا — تھا وہی مقدور جو قادر ہوا
دیکھنے کو آگیا ملک شہود — عالم نابود سے اندر وجود
جب اسے ایجاد کی ہوئی اقتضا — رکھدیا سر پر ہمارے تب قضا

۱۲ کلام مرتضوی الانسان سری وانا سری

جب مشیت کی چلی اُسکی ہوا — پھر مجھے بھیجے اس جا سے اڑا
اس سبب سے مین ہون اسجاد دہاک — ہی نہین معلوم کب ہو فاک پاک
کیا صدا دیتی ہی سن بانگ جرس — کوئی نہین اُسکے سوا فریاد رس

جواب الجواب

سن ہماری بات طوطی خوش بیان — بولنے کو تو چلی آئی یہان
باعث گفتار تو محبوس ہی — شمع جیسے قید در فانوس ہی
پنجرہ سے ہوے تو اُسدم رہا — جبکہ ہو خاموش مرغ بے صدا
بند جسدم نطق سے ہووے زبان — ہوے تجھکو وصل جانان بیگمان
پنجڑہ مین جو کرے مرگ اختیار — وصل کے شبدیز پر ہو وہ سوار
اب حقیقت ہمسے اسکی تم سنو — واسطے انسان کے ہین مرگ دو
ایک تو ہی مرگ اندر زیست کے — یعنے لذت ترک جیتے جی کرے
جو کرے اس مرگ کو در اختیار — ہوئیگا واصل بذات کردگار
دوسری ہی مرگ طبعی جان لے — جبکہ جاے اس جہانسے جان لے
مرگ طبعی کے تئین مجبور جان — ایکدن جانان پڑے در خاکدان
نزع کے دم یاد ہو یان کی ہوس — قبر کے اندر نہین فریاد رس
حشر مین پھر قبر سے زندہ وہ ہو — حکم رب سے مرگ اُسے گا ہے نہ ہو
جو کرے اس زیست مین لذت فنا — جاے وہ بعد از فنا اندر بقا
زندگی ما دام پھر ہووے حصول — بعد بعثت ہو نہ مرگ اے بو الفضول
بعد مرگ ظاہری سب اولیا — قبر مین زندہ ہین برحق ہی بجا
وان بھی ہین فارغ نہ از یاد خدا — قربت حق سے نجان اُنکو جدا
رکھتے ہین جیسا کہ زندہ اتحاد — اہل حاجت کی وہ برلاتین مراد

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال	ش	مرحبا اے طوطی شکر مقال
مرحبا اے عندلیب خوش بیان	ف	کن بما سر حقیقت را عیان
مرحبا خوش آمدی سر نہان	ف	از کجا تو آمدی در این جہان
بول تو اے طائر شیرین نفس		کیون ہوا محبوس تو اندر قفس
پنجرہ سے کر بیان سر نہان		کس لیے آیا نبیرہ آسمان
بول تو کس بات کا افسوس ہی		پنجرہ مین کس لیے محبوس ہی
بے زبان کیا بولتا ناقوس ہی		بولنے کو جان تو محبوس ہی
بولنے کے واسطے آیا یہان		کچھ تو کر سر نہان کو تو بیان
ٹک ذرا سا بول کیون مغموم ہی		خوش بیانی کی ترے یان دھوم ہی
خانۂ اصلی سے کیون پایا فراق		دل پہ تیرے کس کا چھایا اشتیاق

جواب سوال

بولتا ہون کر نہ ہرگز اضطراب		بولتا تو ہی مرا حکمت تاب
بولنے کو کھولتا ہون اب زبان		اسکے سننے کی کسے تاب و توان
جان تو میرے تئین لب لباب		خاک پہ میرا ہوا ہی پیتراب
فرقت جانان سے ہیگا دلپہ داغ		ہو گیا طوطی سے یان آکے زاغ
جب سے چھوٹا ہی مرا اصلی وطن		خوش نہین آتی یہان کی انجمن
بوستان لاہوت مین تھا باغ باغ		عاشق و معشوق سے تھا مین فراغ
جبکہ چاہا دیکھنے کثرت کا باغ		ہو گیا محبوس آ اندر دماغ
پنجرہ مین آ پھنسا از مرغزار		اس لیے دل ہی ہمارا سوگوار
نخل سے جسدم جدا ہو شاخسار		آتش ہجران مین مل ہو جا نار
پھر سوا جلنے کے اسکو کیا ہی کام		خاک کے تودہ کے اندر ہو مقام

دور آخر مین ہون ظاہر وہ امام — ہو لقب مہدی محمد اُنکا نام
جو ہو میری والدہ والد کا نام — ہو وہی مان باپ کا اسم امام
ہو مشبہ اور شبیہ میری تمام — ہوئے لکنت در بیان کلمہ کلام
ہوئیگا جسدم محمد کا ظہور — ہو چہل سالہ حبیب حق ضرور
در روایت ہی سبھونکی تفترقا — ہر کوئی خود کو محقق جانتا
ہیگا مبہم ہر کہ دلپر یہ سخن — منتظر اُنکے ہین سب اہل زمن
حل کیے مشکل کو جب مشکلکشا — سرحق دلپر مرے ایسا کھلا
اُسکے تئین کرتا ہون یارو نسے بیان — سر اظہار روایت سنیان
ہین نہ غائب وہ اسے کر تو یقین — اور نہین ہین غار مین غربت نشین
حجت میلاد ہی یان بے سبب — وقت پر اپنے عیان ہو سرّ رب
ہو چہل سالہ ظہور اُنکا ولے — دور آخر مین اسے تو جان لے
در ظہور اُنکے فلک سے ہونداء — جان لو یہ ہی خلیفہ کبریا
حق نے اُنکو کر دیا سب کا امام — ہی لقب مہدی محمد خاص نام
ابن عبد اللہ محمد لا کلام — نور دیدہ آمنہ فخر انام
سید السادات وہ عالیمقام — وہ مسیح ابن مریم کے امام
قبر کا اُنکے نہین پائے پتا — در کتب سابق نہ پیرو نسے سنا
سر اسکا گر ہوے تیپر کھلا — بات ہیگی لطف کی دیجے بتا
قبر عیسی کا سنا مین نے نشان — اندرون حجرہ امام مرسلان
بوجھکر اس سرّ کو رہ فانی خموش — سرحق سمجھے وہی جسکو ہو ہوش

در بیان گفتار قوت ناطقہ انسان مع سر کاملہ

مرحبا ای بلبل باغ کہن — ش — از گل رعنا بگو با ما سخن

تجھسے یہ کہتا ہو فانی صاف صاف — ان سبھونکی راہ چلیو برخلاف
خاتمہ بالخیر کیجو اے الٰہ — عفو کر جو کچھ کیا فانی گناہ
جز ترے در کی نہین جائے پناہ — فضل سے معمور تیری بارگاہ

در بیان کیفیت حقیقت حضرت محمد مہدی علیہ السلام

در روایت اختلاف راویان — مہدیؑ موعود کا سنلو بیان
ہین محمد مہدیؑ اسرار دین — ہو ظہور آنکا بدور آخرین
ہین امام دہر و ہادی زمان — سید السادات ہین وہ بیگمان
جان تو آنکے تئین اسرار رب — ہر کسیکے دلمین ہو آنکی طلب
اہل مذہب اہل سنت صبح و شام — رہتے ہین در جستجوے آن امام
موسوی و عیسوی و خارجی — شیعہ و تفصلیہ اور رافضی
اہل سنت بھی ہین آنکے انتظار — بہر آنکے ہر کوئی ہی بیقرار
مہدیؑ موعود کے طالب ہین سب — کہتے ہین ظاہر ہوئین دنیا مین کب
مذہب شیعہ و فرقہ رافضی — کہتے ہینگے ہین وہ ابن عسکری
گیارھوین کے بعد ہین جو بارھوین — صاحب امر ہین وہ غیبت مین ہین
مثل عیسیٰ یہ تو ہین صاحب حیات — چشم مردم سے نہان ہین فی صفات
ہین حبیس عیسیٰ بفلک چارمین — اندرون غار ہین یہ کر یقین
اہل سنت کرتے ہین ایسا بیان — از کتاب متند راویان
ابن عبد اللہ ز بطن آمنہ — وہ محمد ہین بنی فاطمہؑ
ہو چکے پیدا ہون یا کہ ہوئین اب — ہو محمد نام اور مہدیؑ لقب
ہوئیگا در عہد آنکے ایک دین — کافر و مشرک سے خالی ہو زمین
صوفیان سینہ کہتے ہین کیا — ہین یہ فرمائے محمد مصطفےٰؐ

رحم گر آنپر کرے عزّ و جل ۔۔۔ ہی یقین جائین ضروری وہ سنبھل
صوفیونکا ہی نہین ایسا اصول ۔۔۔ در حق پشینیان بولین فضول
در حق صوفی ہی جائز او رروا ۔۔۔ ہوئین صاحب جو کہے اُنکو بُرا
ایسے مذہب سے نہین راضی علیؑ ۔۔۔ اس عقیدہ کا نہو ہرگز ولی
جو کہے کوئی صحابہ کو بُرا ۔۔۔ اُس سے کب راضی ہوئین شیر خدا
اُنکو حب دوستان مطلوب ہی ۔۔۔ کب بر آئی یار کی مرغوب ہی
دلمین شک اس باتکا گر ہو تجھے ۔۔۔ قصّہ آغا حسینا پوچھ لے
ہی عظیم آباد کا یہ ماجرا ۔۔۔ سر کیے اُسکا قلم شیر خدا
سر گرا نکہ کے جا در ناودان ۔۔۔ رہگیا ناپاک تن اُسکا یہان
پور رہا آغا کا وان مشہور ہی ۔۔۔ ہر جگہ قصہ بھی یہ مذکور ہی
ہو اشارہ سے تجھے مطلب حصول ۔۔۔ کیا کرون اسجا بیان قصّہ ہی طول
در محبت اہلبیت مصطفےٰؐ ۔۔۔ ہو غلو کمتر کسی دلریش سا
پر روا کب ہی کسے اندر غلو ۔۔۔ در صحابہ پاک لاوے گفتگو
در غلو اصحاب کا جو ہو عدو ۔۔۔ اُسکو سب نفرین کرین اندر غلو
چار عنصر تھے یہ جسم مصطفےٰؐ ۔۔۔ وہ بُرا ہی جو کوئی جانے بُرا
ہی مری تحریر وارد از حدیث ۔۔۔ جو نمانے اُسکو ہی طینت خبیث
ہین یہ فرماتے جناب مصطفےٰؐ ۔۔۔ یار کی میرے اہانت نا روا
گر کرے کوئی اہانت یار کی ۔۔۔ در حقیقت وہ کیا سردار کی
من اہانتی جو بولے مصطفےٰؐ ۔۔۔ ہوش کر کے بوجھو پھر تو کیا ہوا
کر نہ اس مذہب کی ہرگز پیروی ۔۔۔ گر یہ تبلائین وہ سرّ مغنوی
ہی نہ یہ ہرگز طریق اولیا ۔۔۔ ہون نہ راضی اُس سے پیغمبر خدا

سنہ ۱۲۱۱ ھجری خاتم
فقیر راقم الحروف

ذکر مذہب مثنوی مین جو لکھا — تھے اسی مذہب پہ میرے پیشوا
باپ کا مرشد کا میرے پیر کا — تھا یہی مذہب جسے مین نے لکھا
ہر عقائد شرقی و جامی یہی — جو کیا مندرج اندر مثنوی
مولوی جامی تھے اور پیر شرف — سینہ صافی اور سب پیر سلف
جو عقیدہ لکھ گئے وہ نیک خو — ویسا ہی فانی لکھا ہر سو بسو
فرق اسمین کچھ نہین ذرہ کیا — لیک بالتصریح لکھا ہر جا بجا
جیسا یہ رکھتا ہر فانی اعتقاد — معتقد اسپر ہو وہ پاوے مراد
جو کرے مذہب کی میرے پیروی — ہر وہی فرزند میرا معنوی
مجھسے رکھتا جو دلی اخلاص ہو — وہ خلف میرا مرید خاص ہو
جو کوئی رکھتا ہو مذہب پیر کا — ہو خیال اسکو مری تحریر کا
جو ہوے ہین پیشوا پیران پیر — عارف و کامل ولی روشن ضمیر
تھے وہ صوفی صافی و پیر خدا — تبع سنت تھے سارے اولیا
مجھسے فرمائین ہین یہ پیران پیر — مذہب سنی ہو جسکا ہو فقیر
مذہب حقہ ہے جو ہو برخلاف — کاملیت کا ہر دعوی اسکا لاف
جس لیے تصریح کر اسکو لکھا — اسکے لکھنے کا ہر آگے مدعا
صوفیہ مذہب تو یار و فی زمان — ہین تعصب سے پڑے اندر زمان
بعضے بعضے صوفیہ مذہب بدل — پیرو رفاض ہو گئے در اصل
جو بتاے آنکے تئین راہ اصل — برخلاف اسکے کرین جنگ و جدل
پڑ گیا مذہب مین ہی انکے خلل — راہ پر آوین پیر کے ہر گز نچل
گر چلیگا حق مین تیرے ہو ضلل — صدق و رزی مین ترے پر جا بجا
کیونکہ وہ چلتے ہین پیرونکے خلاف — آگئے از راستی در ایتلاف

قتل کی تدبیر دین اُسکی بتا — سرّ جو اُسکا مرے دل پر کھلا
کام کرنا چاہیے اُسکے خلاف — ہی یقین وہ جاے مارا در مصاف
چاہتا گر نفس ہو حلوا ے تر — تلخ رکھ کوئی چیز اپنی جیب پر
گر کرے خواہش کہ دے بہتر لباس — تن مین اپنے تو پہن برگ پلاس
جب کریگا کام تو اُسکے خلاف — دل ترا ہو جائیگا شیشہ سا صاف
رکھ تو کید نفس پر ہر دم خیال — تا ندے دھوکھا تجھے اپنی خوش خصال
گر کرے وہ روح کی خواہش بیان — یہ فریب اُسکا سراسر ہی میان
روح ہی دیدار حق کی خواستگار — ہو طلب دنیا نہ اُسکو زینہار
غیر ذات حق کرے خواہش نہ روح — اُسکی تو نظر و نمین دنیا ہی قبوح
در فراق ذات ہی وہ ناشکیب — تو سمجھ جا نفس کا ہی یہ فریب
روح کو ذات احد کا ہی فراق — ہر دم اُسکو وصل کا ہی اشتیاق
روح تو مشغول ہی در کار دین — طالب دنیا یہ ہی نفس لعین
بچۂ شیطان جو خنّاس ہی — دولت دل کے وہ رہتا پاس ہی
بچۂ ابلیس سُن منھ زور ہی — راہ باطن کا وہ پکا چور ہی
نیکیون کی بات سے بیزار ہی — اور بُرے کامون سے رکھتا پیار ہی
دے نکال اُسکے تئین تو جدل کر — ذکر ارہ سے اُسے تو قتل کر
تب تو ہوئیگا ترا غازی مین نام — نفس کافر پھر تو ہو تیرا غلام
اسطرح سے شغل مین تو رہ مدام — صوفیون مین تب گنان اپنا تو نام
نفس کافر جبکہ تیرا ہوے رام — تجھپہ فانی سرّ عرفان ہو تمام

حکایت اندر تصفیہ مذہب حقہ سنیہ صوفیہ

ہی حکایت مذہب صافی دلان — مذہب حقہ کا ہی جسمین بیان

علیہ الصلوٰۃ بہ امت

اس حکایت مین بیان ہی سرکی بات — از بیان صوفی عالی صفات
ایکدن فرمائے یون حضرت نبی — دوست ہی اللہ کا مرد سخی
سنکے مضمون حدیث مصطفےٰ — راہ حق مین مال وزر سب دے دیا
جس کسی کے پاس تھا جو کچھ کہ مال — راہ مولا مین دیے گھر سے نکال
پھر یہ فرمائے حبیب کبریا — جسکی جو دولت ہو دے نام خدا
علم والا درس دے بعلم کو — نام پر مولا کے دے جسکے جو ہو
اُسکے تئین دے جسکو جانے ہی عزیز — نام خالق پر سنو اہل تمیز
جب نہ بوجھا کوئی سرّ مصطفےٰ — اور سنکر کے تعجب سا ہوا
تب یہ فرمائے حبیب ذوالجلال — کوئی نہ لایا بات کو میری خیال
جان سے بہتر نہین ہی کوئی چیز — دو خدا کی راہ مین جو ہی عزیز
سنکے امر مصطفےٰ ہو دلسے شاد — جان گئے اُسکو کہ ہی امر جہاد
جانکر حضرت پیغمبر کی رضا — ہوکے آمادہ گئے بہر غزا
جان جا اس جا پہ تو سرّ جہاد — باطنی وظاہری سے ہی مراد
ہی جہاد اصغر جہاد ظاہری — اور ہی اکبر جہاد معنوی
فرض ہی اہل ظواہر پہ صغیر — فرض جانو اہل باطن پہ کبیر
مولوی سمجھے مجاہد سے مراد — مستعد ہوتے ہین بر اصغر جہاد
حضرت صوفی کا ہی ایسا بیان — در جہاد اکبر کرو قربان جان
نفس کافر سے کرو ہر دم جہاد — تب کرو دعویٰ براہ اتحاد
جان لے ہی نفس غیر المدعی — کر جہاد اُسپر تو کہلائے سخی
فتح پاوے جبکہ بر کافر لعین — تب کھلے دل پر ترے اسرار دین

لا حرب شریف
الشیخ حبیب اللہ
لو کان فاسقا

لا حرب شریف
لو حجوا امن بجہاد الاکبر
الی جہاد الاکبر

بخششین ایسی ہین فانی بے حصول — اس سخن پر گوش کر ہرگز نہ بھول
اسکے اندر دوستو ہر رمز اور — بوجھ لو اسکے تئین کر فکر و غور
بخل ہر دولت مین ہی اور ہی غرور — اس سے رہتے دور ہین اہل شعور
یار میرے سنلو اب اسکی دلیل — کون اہل کبر ہین اور ہین بخیل
مال والے ہوتے ہین اکثر بخیل — انکو جانین خلق ہین بمقال قلیل
اہل طاقت ہو تجاے جو جہاد — ہی بخیل زور رکھ تو اوسکو یاد
زور اسکو حق تعالی نے دیا — بخل سے رکھتا ہی زور اپنا بچا
اور جسے اللہ نے عالم کیا — درس طلبا کو ندے جی کو چھپا
جان لے ہی علم اسکا بدلیل — علم والا ہو کے کہلائے بخیل
اور جو درویش ہون صاحب کمال — وہ کرین پورا نہ طالب کا سوال
طالب مولا کو دین در سے نکال — در طلب اسکے نلاوین کچھ خیال
جان اس درویش کو ہیگا بخیل — جان کر کے علم حق دیتا ہی ڈھیل
ہی نہ وہ درویش کچھ صاحب کمال — گرچہ ہو ظاہر مین صاحب وجد حال
اور نہین لازم ہی ان سبکو غرور — نا روا ہی بات یہ نزد غفور
کب ہوا ابلیس کا عفو قصور — گر خدا کا خوف اور رہ اس سے دور
کبر بھی ان چیز کا ہی نا روا — پڑھکے تو مضمون قرآن جان جا
ہین یہ فرماتے نبی روے جمیل — جان تو دشمن خدا کا ہی بخیل
محترز ہو بخل سے مت کر غرور — حق تعالی نے دیا تجھکو شعور
ہو مطیع امر پیغمبر خدا — اور برے افعال سے تو باز آ
فانی ان باتون سے کر تارہ گریز — اور خدا کے عشق مین ہو اشک ریز

حکایت در بیان سخاوت بارشاد حضرت سرور کائنات

بوالبشر سے جو ہوا سرزد گناہ — ہوکے عاجز حق سے مانگی وہ پناہ
حق نے آدم کا کیا توبہ قبول — ناتوان ہین ہوگیا آخر خذول
اب حقیقت ہین کرون اسکی بیان — آگئی جو بات بر نوکِ زبان
گوش جان سے تم سنو اس بات کو — لو نپڑیگا کر مری سوغات کو
چند چیزین چاہیے دینا دکھا — اُسکے تئین ہرگز نہ سمجھو تم ریا
گر کوئی مسکین کو دیوے طعام — گرچہ دے در تخلیہ یا از دحام
ایک بھوکے کا نکالا اُن نے کام — در عوض اُسکے ہو درجنت مقام
اور جسکو شغل ہیگا درس کا — وہ سبق طلبا کو دین ہین برملا
اور جو دیوے جان در راہ خدا — در صف اعدا جہان ہی دیکھتا
کوئی جودے مسکین کو اپنا لباس — ہو نہین بہتر ستر جو اُسکے پاس
خالصاً للہ دے گو برملا — کسطرح اُسکو کہین ہم ہی ریا
خالصاً نیت کو دیکھے ہی خدا — ظاہر ادے یا کہ دے اُسکو چھپا
چاہیے اہل دول کو دین زکات — اُسکے آئے کام یہ بعد از ممات
جسکے تئین منظور ہو حق کی رضا — جان وہ بندہ ہی مقبول خدا
از پئے ہر عیب جو دیوے دکھا — جان تو ہرگز نہین اُسکو ریا
ہو یہ نیت ہون سخی جو ہین بخیل — ہی روا دیوے دکھا کر اے عقیل
اور کرین تعلیم جو در وجد حال — طالبونکو عارف صاحب کمال
غافلونکے واسطے ترغیب ہی — گرچہ یہ نیت ہی تو تصویب ہی
خودنمائی کی اگر ہو دل مین بات — جان یہ فیض ریا ہی بے ثبات
فی الحقیقت گر وہ ہو صاحب کمال — اُس سے اس نیت کا ہونا ہی محال
اور جو کوئی درویش ہو دے خودنما — اُسکے تئین تو بوجہ ہی صاحب ریا

دل سے رکھو صدقہ سے فانی احتراز | شوق سے کھاؤ دیا کی تو نیاز

اس حکایت مین بیان ہی سخاوت کا اور ریا کا اور مذمت بخل و تکبر کی ہی

ہی حکایت در بیان بخل و غرور | چاہیے انسان کو رہنا اس سے دور
ایک مجلس مین تھے بیٹھے اہل مال | ایک سائل نے کیا اُنسے سوال
ایک شخص اس بات کا کر کے خیال | جیب سے کچھ نقد زر لا بالکال
مین اگر دون کچھ اسے سب کو دکھا | ہی یقین ہمکو کہین اہل سخا
الغرض سائل کو اُن نے زر دیا | روبرو ے اہل مجلس خود نما
اور کہا اُنسے کہ تم سب ہو بخیل | مین سخی ہون یہ سخاوت کی دلیل
اہل مجلس ہو گئے سُنکر خموش | ایک کے یہ بات جو پہونچی بگوش
اُسکے تئین اُن نے جواب ایسا دیا | ہم کہین کیونکر تمھین اہل سخا
پارۂ زر تو دیا سب کو دکھا | ہی ریا ایسے ہی دینے کو لکھا
اور انجو یہ ہی اُسپر یہ سخن | جو تکبر تو کیا در انجمن
یہ سخی کا فعل سُن ہرگز نہین | دست چپ جانے اودے دست یمین
ہی سخاوت کی علامت دوستو | وے یمین ہے دست چپ آگہ نہو
خلق کو دیتا ہی جو کوئی دکھا | ہی لکھا اس جود کو بوجھو ریا
ہی ریا نزدیک حق کے ناپسند | بوجھے تو بات میری ہوشمند
ہی لکھا اسطور سے اندر کتاب | ہو نہ اس دینے کا کچھ ہرگز ثواب
اور تکبر کا سخن مذموم ہی | ہی بلاے سخت یہ ہر قوم ہی
جو ہوا ابلیس سے سر زد غرور | تھا مقرب ہو گیا آخر کو دور
اور دیا حق کے تئین اُن نے جواب | حشر مین پائیگا وہ بدتر عذاب

ہو نزد دل اُسکی ہدی اندر طعام — اُسکے عوض پاے راحت وہ تمام
جسقدر اُسمین سے کوئی کھائیگا — اُسقدر دل مین سیاہی پائیگا
کون لیوے بار اُس سیئات کا — کھاکے یک لقمہ میان خیرات کا
اطعمہ ہو جو کہ ولیون کی نیاز — ہو بھرا اُسمین خدا کا سترو راز
جسقدر رکھائیگا اُس سے نور ہو — یاد حق سے دل نہ اُسکا دور ہو
نعمتین ہو جو کہ ہون ولیونکے پاس — دل کرے اُن نعمتونکو اقتباس
جسکے دل مین بات یہ منظور ہو — شوق سے کھائے کہ دل پر نور ہو
دل کا ہووے دور بالخو لیا — کھالے جو کھانا نیاز اولیا
ہو یقین آخر کو ہو وہ اولیا — ولیہ اُسکے کشف ہو سترِ خدا
ہو تبرک سن طعام اولیا — جو اُسے جانے برا ہو ناسزا
کہتے ہین اُسکو تبرک اس لیے — کھانیوالونکے تئین برکت ملے
شوق سے کھاتے ہین اُسکو ہو شیار — تاکہ اُس کھانے سے ہو مطلب برار
دل سے رکھ تو از تبرک اعتقاد — فضل سے مولیٰ کے بر آوے مراد
رہتے ہین ہر دم وہ در قرب خدا — ہو نبی کے بعد اُنکا مرتبا
معتقد ہو کر کوئی با امتیاز — جو کیا کرتا ہو ولیون کی نیاز
دیوے اُسکے رزق مین برکت خدا — اور حصول اُسکا ہو سارا مدعا
کیون نہین اُسپر ولی ہون مہربان — ہین عقیدہ کی یہ ساری خوبیان
مخزن صدقے سے ہینگے اولیا — مستجب اُنکو ہو لینا نذر کا
کار ہو اُنکا یہ سنت مصطفا — ہر طرح سے ہین وہ صاحب اتقا
ہو تصدق جان ولیونپر حرام — کھائین وہ کیونکر یہ میت کا طعام
اس سبب سے اُنکو ہیگا احتراز — آگے اب مت پوچھ قصہ ہو دراز

ذات واحد ہی جناب کبریا | کر طلب تو ایک ہے سر خدا
جو کہ رکھے یاد فانی کا رموز | مثنوی باطن کا کھلے اُسپر کنوز

حکایت ہی بیان مین طعام میت عوام دنیادار و اولیا مکرام کے

یک حکایت آگئی اسوقت یاد | اُسکو لکھتا ہون سنو ذی اتحاد
ایک دنیادار سے تھا اہل مال | اُن نے عارف سے کیا ایسا سوال
تم نہ کھاتے کیون ہو میت کا طعام | دو جواب اسکا مجھے عالی مقام
اور جو ہووے فاتحہ اہل مزار | خوب سا کھاتے ہو اُسکو بار بار
ہر دو ہین میت کے اندر در شمار | یہ عوام الناس وہ اہل مزار
در جواب اُسکے کہے شیرین مقال | بات پر میری ذرا کر تو خیال
تو نہ مردہ جان اُنکو زینہار | زندہ ہین سب اولیا ذی اعتبار
عالم برزخ مین ہی اُنکا مقام | جسم اُنکا قبر سے رکھتا ہی کام
اسقدر رکھتے ہین قوت در مثال | اہل حاجت کا سمجھتے ہین وہ حال
اہل حاجت کی کرین حاجت روا | جو کرے مطلب بیان غریب یہ جا
اسقدر طاقت دیا اُنکو خدا | اُنسے نکلے کام حسب مدعا
روح کو موتی کی بھی ہی علم حال | مستغیثی کی کہان اُنکو مجال
وہ بچارے ہر طرح مجبور ہین | قربت حق سے بہت وہ دور ہین
ہر ولی کی زندگانی کا کمال | بعد مردن جو ہوا اُنکا یہ حال
تو نہین اسبات کی رکھتا ہی خبر | ہی طعام مردہ درویشون پہ جبر
ہین یہ فرماے نبی خیر الانام | دل سے مردہ کھاکے مردے کا طعام
جو کوئی مردہ کے حق مین دے طعام | اجر اُسکا پائے میت لاکلام
اتنا ہی ثبات اُوس سے دور ہو | باعث حسنات وہ مغفور ہو

فیض صحبت تجھکو ہوئیگا ضرور — لیک رہ ہر آن تو اُسکے حضور
دلمین رکھو سن نکتہ اسرار کو — چھوڑکر دنیا کے کاروبار کو
ہی یقین تجھپر کھلے اسرار حق — تب ہو فیاضی کا اُسدم مستحق
طالب مولا کو کر تعلیم جا — سر باطن کا بتا اُنکو پتا
لیک اسمین شرط بھی ہی در اصول — گرچہ مرشد سے خلافت ہو حصول
در نہین تجھکو خلافت ہو ملی — ڈھونڈھ اس رتبہ کا تو اُسدم ولی

پیر خلافت کی توصیف مین

سلسلہ والا ہو گر عارف کمال — خواہ کر اُس سے بیان تو عرض حال
ہی یقین تجھکو خلافت دے ضرور — جان کر تیرے تئین وہ پرشعور
ہو طریقہ مین جو مرشد کے قریب — نعمت عظمیٰ ہوئی تیری نصیب
خاندان اک ہی ملا اک ہی طریق — حال پر تیرے ضروری ہی شفیق
جان تو اُسکے تئین پیر مجاز — کر ادب تو دل سے اور رکھ اعتبار
در خلافت ہو گیا تیرا وہ پیر — جان اُسے پیر خلافت تو فقیر
اصطلاحی پیر خرقہ ہی یہی — جانتے ہین پیر بیعت کو سبھی
پیر بیعت کی طرح ان سبکو مان — تفرقہ وحدت و کثرت کا ہی جان
پیر خرقہ پیر صحبت اے فقیر — تربیت کے پیر بھی ہوئین کثیر
ہی لکھی جسطرح کی شرطین تمام — اُسطرح ممکن ہی کرنا لا کلام
پیر بیعت مین جو ہو چاروں صفات — ہو کے رہنا ایک ہی کا خوب بات
ایک کا ہو کر کے رہنا خوب ہی — گر تجھے راہ خدا مطلوب ہی
در بدر پھر نیکا پھر کیا ہی مفاد — بلکہ متروالزل ہوئے در اعتقاد
در رہ حق تجھپہ واجب اک سوئی — دفع کرنا طالبونکی ہی دوئی

صحبت و محنت بھی ہی لازم ضرور — گر نہ طالب اسمین تو ہرگز قصور
کر کے نصب العین رہ اسکے حضور — فیض کا چھرہ دیکھ اپنے دلمین نور
ایکدن ہوئیگا تو صاحب کمال — جائیگا کھل دلپہ سر وجد حال
چھوٹ جائیگی سب زبانکی قیل و قال — معتقد عالم ہو تیرا دیکھ حال
فیض مرشد سے نہو گرچہ نصیب — بیٹھ مرشد دوسرے کے جا قریب
لیک اُس سے ہو نہین بے اعتقاد — بھول مت سابق کا اپنے اتحاد
تھا نصیب اسجا نہین جو فیض کا — طلب باطن دوسرے سے جا گیا
گر ہوے ذرہ بھی تجھکو فائدہ — جا نہ مت جاے دگر بیفائدہ
مستقل ہو کر کے کر محنت وفور — پائیگا مرشد سے تو نعمت ضرور
گر نہ مترتب ہوئی تجھکو مفاد — کر نہ جلدی اسمین رکھو یہ بات یاد
غور کر اپنی تو محنت کا قصور — گر ہوئی تقصیر ہو جا اب نہ دور
دل مین تو اس بات کا کر لے یقین — تھی مری تقصیر پاؤنگا نہین
محنت اسمین شرط ہی اور اعتقاد — پاے نت طالب دلی اپنی مراد
گر کرے اسبات مین کوئی قصور — نام گنوانا تھا کیا اسمین ضرور
صحبت و محنت جو ہو سکتی نہین — کیون ہوس اسکی کیا ہی بے یقین
ہی طلب مولا کی سن کار عظیم — جب دنیا ترک کر دے لئیم
تب خدا کی راہ کو تو پائیگا — جب کہ پکا ہو کے اسمین آئیگا
غیر ان شرطون کے جسجا جائیگا — ہر یقین بکر و زر دھوکھا کھائیگا

پیر کی صحبت کے وصف مین

فیض حاصل گر ہوا مرشد سے ہو — اور نہین پائی ہو صحبت تو نے جو
جس سے رکھتا ہوے دلمین اعتقاد — کر تو اُسکی در ک صحبت یاد یاد

عہد خلفا راشدین مین تھی جواز — حق تعالی نے رکھا تھا اُسمین راز
گر نہوتی ہوتا رخنہ دین مین — مصطفے کا سر تھا اس تلقین مین
بیعت توبہ ہو اپنے پیر سے — دل سے کر توبہ تو اس تقصیر سے
گر ہوئے سرزد کوئی تجھسے گناہ — ڈھونڈھ دست پیر سے جاکے پناہ
بیعت توبہ کرے جاکے جدید — دست اپنے پیر پر صادق مرید
پیشوا سابقین کا ہی عمل — برخلاف راہ پیران تو نہ چل
پیر سے رکھیگا جو کہ اعتقاد — پائیگا دارین مین اپنی مراد
عہد کو اپنے کرے جو کہ وفا — دن قریب آیا ہی جو بخشے خدا

دربیان پیر تربیت مراد ہی پیر مرشد سے

پیر مرشد تربیت کا پیر ہی — فیضیابی اس سے در تقدیر ہی
دے توجہ جب تجھے وہ بحر نگاہ — ہی یقین تجھپر کھلے سر الٰہ
کچھ نہ بیعت کا یہان مذکور ہی — تربیت باطن کا یان دستور ہی
ہوگیا جو پیر سے پہلے مرید — اس جگہ بیعت نکرنا ہی جدید
گر کیا بیعت کسو سے ہو نہین — اس جگہ لازم ہی کرے گر یقین
خوب ہی جو پیر مرشد ایک ہو — ایک ہی تیرا ہوا جو پیر دو
ہی طریقت کا یہ مرشد پیشوا — ایکدم مین دے خدا سے وہ ملا
جب کرے تعلیم تجھکو ذکر حق — تب شگوفہ قلب کا ہوجائے شق
جب شگفتہ قلب ہو تیرا عزیز — اُسمین کر تو ذکر روحی کو تمیز
جب مراقب ہوکرے اُسکا بیان — تب کھلے اسرار حق سر نہان
جبکہ دے تیرے تئین وہ معا لقا — سینہ پر نور کو اپنے ملا
تجھپر ہوگا اُسگھڑی تب کشف حال — جائیگا دنیا کا چھٹ دل سے خیال

پیر[۱] ہیگا نائب خیر الورا — بات دیتا ہی شریعت کی بتا
دست پر اُسکے ہی دست مصطفےٰ — اور ید قدرت ہی اُسپر کبریا
اسکی تصریح دیکھ لے اندر قرآن — ہی ید اللہ[۲] فوق کا جسجا بیان
بیعت[۳] رضوان کا ہی جسجا بیان — ہی یہی بیعت وہی سنلو میان
جسکو توبہ گر ہوئی بیعت نصیب — ہو گیا وہ رحمت حق کا قریب
سب گناہونسے اگر تائب بچا — تھا وہ جیسا[۴] پیشتر ویسا ہوا
پیر بیعت ایک ہووے دو نہین — دوسرا کرکے عقیدت کھو نہین
کرکے بیعت جو کوئی اُس سے پھرا — ترک دین مصطفےٰ اسنے کیا
ملت و مشرب کے تئین تو ایک جان — پیر ہی نائب نبی اُسکو پہچان
پیر سے پھرنا محبو نا روا — جو پھرا اُس سے پیمبر سے پھرا
عہد کیا اُسنے خدا سے تھا کیا — دم کی اوپر اسکے اپنے جفا
کیا نہ تھی آیت قرآن کی اُسکو یاد[۵] — جو پھرا وہ پیر سے بے اعتقاد
آیۂ قرآن سے جو پھر گیا — جا گتے جیتے وہ اپنے مر گیا
جو کہ اپنے عہد پر ثابت رہا — کر یقین اسپر کہ بخشیگا خدا
فعل یہ بدتر ہی از ہر یک گناہ — کوئی ولی اُسکو نہین دیگا پناہ
کب ہون راضی اس سے پیغمبر خدا — حق تعالیٰ کب کرے اُسکا بھلا
مرتدی بدتر ہی از ہر معصیت — حشر مین کیسی بنے گی اُنکی گت
جو پھرے کوئی پیر سے مردود ہو — کب اُسے دارین مین بہبود ہو
وہ ہوا گر دوسرے سے جا مرید — وہ پھرا تو جان از دین حمید
بیعت رضوان مکرر ہی نہین — کھیل وہ کرتا ہی در ارکان دین
بیعت توبہ خلافت ہی صحیح — اب کہان وہ ہی یہ بدعت ہی صریح

اِس سبب سے پھیر کر منہ کو چلا — روے شیطان دیکھنا ہی نارروا
صبر بیگا جان توخیر العمل — بد کہے اُسکو ملک اُسکے بدل
تو نکر اسبات کا ہرگز خیال — گوشۂ خاطر مین تمسے ہو ملال
سن حدیث مصطفےٰ شاہ زمن — آگئے سکتہ مین اہل انجمن
اِسکو سمجھو غور کر ذی اتحاد — اس حکایت سے مری کیا ہو مراد
اسکے اندر بوجھ لو دو بات ہی — مندفع سیات کیا حسنات ہی
ایک تو ہی صبر کی ایسی جزا — ہو معین اُسکا فرشتہ کبریا
سُن ملائک جس کسیکے ہون معین — جان تو اُسکے تئین ارباب دین
دوسرے اصحاب کو جو بد کہین — اُسکے بدلے مین ملک دشنام دین
فضل ہی انپر خداوند کریم — اور تبرائی کو تم بوجھو لئیم
جس کسیکو دین ملائک گالیان — کیا کرون اُسکی عقوبت کا بیان
جسکا ہووے فعل ایسا ناسزا — ہر دو عالم مین ہوئے اُسکا بُرا
حکم ہے حضرت علیؑ مشکلکشا — اس حکایت کے تئین مین نے لکھا
یاد کرکے ما علینا الا البلاغ — بیٹھ جا غرلت مین فانی بافراغ
مومنو چھوڑو تبرا بولنا — ناسزا اعلیٰ پہ ہی لب کھولنا
جان لے قرآن ہی روے علیؑ — بہر کافر تیغ ابروے علی
ہی ہمارے پاس تو موے علیؑ — فیضیاب ہوتا ہون از بوے علیؑ
جسگھڑی ہوتی ہی ہمکو بیکلی — دیکھکر تسکین ہو روے علیؑ
ختم کرکے نقل ہو فانی خموش — تو تو ہی اصحاب کا حلقہ بگوش

حکایت ہی در بیان پیر بیعت و پیر تربیت و پیر صحبت و پیر خلافت کی

اس حکایت مین بیان پیر و کامل — جو کہ ہین چارون صفت کے باکمال

ہو در حضور مجلس خیر الورا — ایک تھا صدیق کو کہتا برا
ہو منافق یا کوئی از مشرکین — یا کہ کافر ہوا سے کر یقین
سن رہے صدیق تھے اور تھے خموش — سننے والون کے تئین آتا تھا جوش
باعث آداب ختم المرسلین — دوسرا ان بول سکتا تھا نہین
اور تبسم کرتے تھے حضرت رسول — ہو گیا آخر کو قصہ اسکا طول
آخوش صدیق کو آئی نہ تاب — اسکے تئین دینے لگے اسکا جواب
تب رسول کبریا ختم النبین — از تبسم ہو گئے اندوہگین
روے اقدس پھیر کر خیر البشر — قصد جانیکا کیا جاے دگر
تھام کر دامن نبی کا یار غار — یون کہے سن لیجیے عالی تبار
بات میری آپکو ہوئی ناگوار — خوش ہوے برگفتگوے نابکار
اٹھ چلے مجلس سے کیون ہمدم حضور — پہلے تو اس سے ہوا سرزد قصور
جبکہ پہونچا بات کا اسکے گزند — ہو گیا دل سنکے میرا دردمند
اسکے تئین دینے لگا جسدم جواب — خاطر اقدس مین آیا ناصواب
حضرت صدیق کا سنکر کلام — سرق فرماے تب خیر الانام
یون کہے انسے نبی خیر البشر — یار تو میرے سخن پر گوش کر
جب تلک کہتا تھا وہ تجکو برا — اور سنکر اسکو تو صابر رہا
یک ملک آیا فلک سے برمحل — اوسکو بد کہنے لگا تیرے بدل
سنکے اسکی بات مین مسرور تھا — تھا فرشتہ صبر کا تیرے جزا
بات پر آسکے کیا کرتا خیال — تھا سرور اسکا مرے دل پر کمال
جسگھڑی تجنے دیا اسکا جواب — ہو گیا غائب ملک یا نسے شتاب
آگیا مجلس مین تب شیطان لعین — دیکھکر اسکو ہوا اندوہگین

جنکا معصومہ ہوا حق سے خطاب — وہ جناب پاک ہین عصمت مآب
آپ مین اس طور کا تھا اشتباہ — مشتبہ ہی آپکی تربت مزار
کوئی بقیعہ مین کہے کوئی باپ پاس — اپنے اپنے طور پر سب کا قیاس
تھا نہ کھلنا جو تربت کے تئین — اس لیے مشکوک ہین سب دقیق
حضرت خیر الورا سرّ خدا — ہین جناب انبیا کے پیشوا
انکی عصمت پہلے ہی مرقوم ہی — ذات جنکی سید المعصوم ہی
نسبت کا جنکے ہی معصومہ خطاب — وہ محمد مصطفےٰ عالی جناب
دوازدہ فرزند دو نسبت و پدر — بیگمان معصوم ہین خیر البشر
بوجھ لے جیسا کیا مین نے بیان — بارہ اور دو چاردہ معصوم جان
گرچہ علما مین ہی اسکی قیل و قال — جانتے صوفی ہین اسکا خوب حال
چاردہ مین اور اندر پنجتن — عالمون مین رہگیا ہی کچھ سخن
لیک شیعونکا ہی اسمین اتفاق — سر سے پر فہم ہی بالائے طاق
جانے کیا وہ رمز اور اسرار کو — جانتے وہ خوب ہین تکرار کو
حجت مذہب تو کرتا ہی عبث — در محبت یار کرتا ہی عبث
اولیا ہین در نیابت آن امام — خلق کا تفویض انکے اہتمام
تا ظہور حضرت مہدیؑ دین — فیض ہے پر نور ہی انکے زمین
کر رموز اولیا فانی تمام — صبر کا اسرار لکھ ہی جس سے کام

حکایت ہی حضرت ابا بکر صدیق کی کہ یہ مجلس سرور کائنات ایک شخص اونھین کہتا تھا برا اسکے بدلے مین اسکو بد کہتا تھا ایک فرشتہ خدا وہ صابر تھے اور متبسم تھے رسول خدا

ہی حکایت جان نثار مصطفےٰ — ہی روایت صبر کی جسمین لکھا

کر صغیرہ اور کبیرہ سے بری — حق نے دی تھی اُنکے تئین پیغمبری
ذات ہے اُنکی مبرا از عیوب — اُنکی عصمت کی خدا نے ہے وجوب
اور ہے محفوظ ذات اولیا — ہر گنہ سے باز حق اُنکو رکھا
گر ہوئی ہو کوئی خطا در ابتدا — ہو عمل بہتر ولے در انبیا
کافر و مشرک و فاسق کے تئین — اولیا کرتا ہے رب العالمین
ظاہری ہین دور تھے وہ از خدا — در حقیقت تھے محب کبریا
اس صفت کے اولیا ہینگے کثیر — صاحب عرفان دلی روشن ضمیر
اور مطیع امر انیز بے خطا — اسطرح کے ہین بہت سے اولیا
ہو گئے کتنے جہانمین اولیا — مہد سے تا لحد عارف با خدا
مثل غوث پاک اور پیر معین — اور جناب قطب[1] دین و شرف دین
بطن مادر سے تولد ہو ولی — پیشوا ہین امت خیر النبی
اور فرزند نبی بالاختصاص — ہین امام اولیا[2] مخصوص خاص
ہر زبان کو اُنکی برکت سے قیام — مشتہر عالم مین ہین بارہ امام
اقرب حضرت محمد[3] مصطفےٰ — ہین امام اوّل[4] و اشیر[5] خدا
بعد ازان حسنین[6] و زین العابدین[7] — باقر[8] و جعفر[9] امام صادقین
موسیٰ[10] کاظم علی موسیٰ[11] رضا — اور تقی[12] اور نقی[13] با خدا
گیارھوین تو عسکری[14] مشہور ہین — اور محمد[15] بارھوین مذکور ہین
اُنکے تئین بھی جان لے معصوم ہین — پیشوائے امت مرحوم ہین
از بدایت تا بدور انتہا — کوئی نہین اُنسے ہوئی سرزد خطا
عظمت اُنکی جان مثل انبیا — باعث عینیت خیر الورا
اور جناب فاطمہ خیر النسا — بنت مخصوصہ محمد مصطفےٰ

[1] قطب دین و شرف دین
[2] اولیا
[3] محمد
[4] اوّل
[5] اشیر
[6] حسنین
[7] زین العابدین
[8] باقر
[9] جعفر
[10] موسیٰ
[11] موسیٰ
[12] تقی
[13] نقی
[14] عسکری
[15] محمد

قسم رابع حضرت سلمان بلال — تھے یہ دو اصحاب بھی نیکو خصال
خادم درگاہ حضرت مجتبیٰ — عاشق روے نبی خیر الورا
خانۂ نبوی سے تھے پاتے طعام — آستانہ عالیہ مین تھا قیام
کوئی نہین گھر تھا انھونکا دوسرا — خرد رعالی محمد مصطفےٰ
در حریم مصطفےٰ عالی جناب — تھا نہ ان دونون سے کچھ ہرگز حجاب
رہتے تھے ہر آن شامل اہل بیت — اسلیے کہلاے واصل اہل بیت
اصطلاح صوفیون کا ہی نقل — واصل و شامل اور داخل در اصل
دیکھ تو تفصیل اسکی در کتاب — لکھ گئے ہین اسطرح عرفان مآب
شامل اہل بیت حضرت مصطفےٰ — عارفون نے اسطرح پر ہی لکھا
پیر اور مرشد کے جو ہون اہل بیت — تو سمجھ اُنکے تئین جون اہل بیت
اُنکے اہل بیت کو کر لو شمار — انھین چارون قسم مین ہی ہوشیار
بے گمان اُنکو سمجھ ہادی کی شان — نایب خیر الورا تو اُنکو جان
پیر و مرشد کے خلیفہ کو فقیر — بوجھ خلفاے رسالت کی نظیر
منکر خلفاء کو بوجھو رافضی — موذی اہل بیت کا ہی خارجی
مغتنم تو جان صحبت کے تئین — ترک کر دل سے نہ عظمت کے تئین
فیض سے محروم ہوا نکا عدو — کسطرح مرشد کے ہوگا روبرو
دل مین رکھ فانی انھونسے اعتقاد — پر ثمر تیرا ہوئے نخل مراد

یہ حکایت ہی در بیان دوازدہ امام و چہاردہ معصوم کے اور ذکر اولیا مین

ہی حکایت در بیان اصل اصول — در ستایش اولیا نعت رسول
در کتاب مستند مرقوم ہی — ذات پاک انبیا معصوم ہی

اہلبیت پیر و مرشد

ہی حکایت در بیان اہلبیت — بوجھ تو اس سے نشان اہلبیت

اہلبیت مصطفےٰؐ ہین چار قسم — مرتبہ پر اپنے ہر کا ایک اسم

ایک تو ازواج پاک مصطفےٰؐ — یعنے ہمسر حضرت خیر الورا

جنکا آیا ذکر ہی اندر قرآن — انکی ہی تطہیر کا اسمین بیان

شان مین آیت ہوئی جنکی نزول — زوجۂ محبوبۂ حضرت رسولؐ

زیب دہ کاشانۂ خیر الورا — رونق افزا خانۂ خیر الورا

جنکی ہی قرآن طہارت کا گواہ — ہی منافق جو کہ رکھے اشتباہ

قسم ثانی آل پاک مصطفےٰؐ — ابنؐ و بنت حضرت بدر الدجیٰ

اور خصوصاً جو ہوے داخل کلیم — جسکے اندر تھا بھرا ستر کریم

کرکے داخل پرہ لیے آیت قرآن — جسمین ہی تطہیر کا انکی بیان

وہ علیؑ و فاطمہ حسنینؑ ہین — درحقیقت یہ تو چارون عین ہین

درمیت تھا انھونکا جسم چار — عینیت مین ہین یہ واحد ذی وقار

پنجتن کی انسے ہیگی اصطلاح — معتقد انکا جو ہووے فلاح

در حدیث مصطفےٰؐ پاؤ نشان — ہو کیا ہی اس گھڑی مینے بیان

قول پیغمبر ہے جو کوئی پھرا — دو جہانمین اسکا ہوئیگا برا

قسم ثالث ابن عمہ و ابن عم — جنسے پیدا تھا نہین اندر رحم

خون انکا تھا پیمبرؐ سے ملا — تھے وہ پیغمبر کے فرزند چچا

ہین نہین یہ سب پیمبرؐ سے جدا — خریت مین ہیگا اعلیٰ مرتبا

بعد آل پاک انکا مرتبا — در صحابت در قرابت جان جا

اصطلاح انکی ہی شامل اہلبیت — مت سمجھ انکو ز فاضل اہلبیت

۱؎ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۲؎ یعنی علیہ السلام و زینب

۳؎ یعنی فاطمہ علیہا السلام ۱۲

مشکلون مین جب مجھے ہو بیکلی — حل کیا کرتے ہین مشکل کو علیؑ
عرض فانی کی سنو حق کے ولی — اب نکالو بحر غم سے یا علیؑ

حکایت ہی در بیان عینیت علیؑ با حضرت نبیؐ

ہی حکایت در بیان حب علیؑ — جسمین ہی مطلب مرا لب ولی
اس سے ہی ثابت علیؑ کی عینیت — یاد رکھو اسکے تئین تو بھول مت
ایکدن سلمان کیے ایسا سوال — از حبیب خاص یزدان ذوالجلال
کیجیے ارشاد سید نامدار — کسکو کرتے آپ زیادہ ہین پیار
در جواب انکے کہے نیکو خصال — جان سلمان در صفا نیکو رجال
دوست ہر سب سے ہی میرا یار غار — اور ہی فاروق اعظم نامدار
اور گر پوچھے دگر ز مرہ نسا — عایشہ کو ہون زیادہ چاہتا
جب سنے سلمان یہ حضرت سے جواب — یون کہے حضرت سے اے عالیجناب
کچھ نہ فرمائے بحق مرتضیٰؑ — اور بحق فاطمہ خیر النساؑ
در جواب انکے کہے خیر الوراؐ — تو محبت کو ہی سلمان پوچھتا
مین نے تبلایا تجھے الفت کا حال — جو کیا تھا مجھسے تو اول سوال
اور علیؑ و فاطمہؑ ہین جسم و تن — جان انکو تو مرا جزو و بدن
غیریت مین ہو محبت کا سخن — جسم تو در عینیت ہی یار من
مثل دست و پائے اعضائے رسولؐ — ہین علیؑ و فاطمہؑ اے ذی عقول
عینیت مین جسکو ہووے اشتباہ — ہی حدیث مصطفےٰؐ اسکی گواہ
شان مین جسکے کہے حضرت نبیؐ — لحمک لحمی وہ ہین حضرت علیؑ
اسکے اندر جو کہ لاوے گفتگو — اس سے اے فانی نہ ہرگز بول تو

حکایت در بیان اہلبیت نبیؐ و پنجتنؑ پاک و باتباع آنحضرت

مذہب و مشرب کے تئین تو ایک جان — فرق ظاہر اور باطن کا تو مان
مرتضی کی جو بہت کی ہی ثنا — شکر منعم کا کیا مین نے ادا
ہو نہ جس سے شکر انسان کا ادا — ہی نہ ممکن وہ کرے شکر خدا
ذکر ہی اندر زبان خاص و عام — ہی مثل یہ در حقیقت لا کلام
جو کوئی نعمت کسیکی کھائیگا — کیون نہ شکر اُسکا بجا وہ لائیگا
یون کہا قرآن مین رب الجلیل — ہین جہانمین بندہ شاکر قلیل
مدح کر شیعہ خدا کی شافعی — ہو گئے مقتول بر دست شقی
مجتہد مذہب ہوئے جسدم شہید — خلد مین پائے مراتب وہ مزید
در ثنائے مرتضی رتبا ملا — مدح کر فردوس کو تو جا چلا
خارجی کوکب ہی اس سر کی خبر — مرتضیٰ ہین لخت دل خیر البشر
ناکح خیر النسا ہینگے علیؑ — بضعۂ منی کہے جنکو نبیؐ
اہلبیت ہین کشتی ساحل مراد — پار ہو اُنسے جو رکھے اتحاد
نور چشم مصطفےٰ ہینگے حسینؑ — ہی تولا ہمکو اُنکا فرض عین
آل احمد کا وسیع دامان ہی — جو اُسے تھامے اُسے آمان ہی
میرے تئین کہنا یہی شایان ہی — تن فدا انپہ ہی جان قربان ہی
ناطق قرآن ہین مشکلکشا — مرتضیٰ سے سر حق مجھپر کھلا
شیعۂ مخلص علی ہون جو بشر — رحمت حق انپہ ہووے جلوہ گر
کیون نہ راضی اُنسے ہون خیر البشر — جو کہ ہون عاشق علیؑ کے نام پر
ہین سزاوار تبرا خارجی — کب تولا کے سزا ہین رافضی
حُب کی دولت نہین اُنکو ملی — گو لیا کرتے ہین وہ نام علیؑ
جس پہ ہو اسرار کی باتین کھلی — دل پہ اُسکے نقش ہی اسم علیؑ

اس نوع کا ہونگا مین تفضیلیہ — اور ہونگا مخلصانہ شیعہ

اور ان دونونکا مذہب ہی بُرا — مشرب اسکا کفر مین جائز روا

حب کے رکھنیکا ہی تمکو اختیار — بغض مین کہلاے مردم نابکار

تم کرو باتون کو میری اعتبار — ہین ولی برحق نبی کے دوستدار

چار یارون کے تئین تو ایک جان — جسم انکے چار ہین پر ایک جان

تن ہین انکے مختلف سینہ ہی صاف — کچھ نہین آپسمین اک ذرہ خلاف

جو کہ جانے چار یارونکو جدا — آسپہ کب نازل ہوئی رحمت خدا

بوبکر صدیق تھے پہلو نبی — قوت بازوے احمد تھے علیؑ

حضرت فاروق و عثمان باحیا — تھے یہ دو دست محمد مصطفےٰ

جسم سے اعضا کو جو جانے جدا — کور چشم اسکے تئین کہنا روا

مت کہو کوئی صحابہ کو بُرا — گر کہے کوئی کیا اُسنے خطا

ہین صحابہ کوکب فلک نبی — راہ حق پاوے جو ہووے مقتدی

چار یار مصطفےٰ تھے بر زمین — جنسے قائم ہی جہانمین سر دین

چار یار مجتبیٰ تھے بر فلک — مقترب درگاہ حق چارون ملک

حق تعالیٰ کی کتابین چار ہین — جسکے اندر دین کے اسرار ہین

پورب و پچھم و دکھن اور شمال — سمت بھی ہین چار تو کرلے خیال

ہو ممیز طفل اندر چار سال — در چہل آوے بشر اندر کمال

نفس بھی ہین چار کر تو تم تمیز — طبع بھی ہین چار سنلو تم عزیز

مذہب حقہ بھی سمجھو ہین چہار — مجتہد اسکے ولی ہین ذی وقار

چار ہی عنصر سے ہی جسم بشر — چار سے انکار تو ہرگز نہ کر

میرا مذہب ہی یہی جو کہ لکھا — لیک ہی مشرب مرا سرّ خدا

پیش حق جنکی زبان کا اعتبار — ہی لقب فاروق اعظم آشکار
عدل ہی اُنکا جہانمین مشتہر — نام نامی اسم پاک حضرت عمرؓ
جو نما حکم پیغمبر خدا — سر کیے تن سے عمرؓ اُنکا جدا
پایا تب فاروق اعظم کا خطاب — از جناب مصطفےٰؐ عالی جناب
برگزیدہ خاص حضرت کردگار — جامع قرآن عثمانؓ نامدار
صاحب جود و کرم عالی جناب — جنکا ذوالنورین حضرت نے خطاب
ہو سفیر حضرت خیر الورا — سوے بطحا کو گئے تھے باحیا
بے محابا دشمنون مین وہ گئے — خوف جان تھا کچھ نہین اصلا کیے
تھے نبیؐ پر جان و دل سے وہ فدا — تھا نبی کا خوف اور خوف خدا
رحمت حق یہ ہوئی اُنکے قریب — بیعت غنیمت جو ہوئی اُنکے نصیب
ہی علیؓ کے وصف سے سینہ بھرا — مختصر ہی جسقدر مین نے لکھا
اُنسے پائے فیض تھے دیس قرن — عاشق محبوب رب ذوالمنن
فیض روحی مصطفےٰؐ کا انکا تھا — فیض جسمی پائے تھی از مرتضےٰؐ
حضرت صدیقؓ کی تفضیلیت — در صحابیت ہی علیؓ پر فوقیت
اُنسے بہتر ہین علیؓ در عینیت — ہی یہ فرمودہ نبیؐ کا بھول مت
اور ترتیب خلافت ہی وہی — جسطرح واقع ہوی بعد از نبی
تھی وہی مرضی نبی حق کی رضا — جو خلیفہ وقت مین اپنے ہوا
ہی عقیدہ اہل سنت کا یہی — بوجھ لو اس سے نہ پھیرو تم کبھی
فضل حیدر در خلافت ہی فضول — اتباع سنت کا ہی اصل اصول
جو کہے ویسا وہ ہی تفضیلیا — مذہب تفضیلیا ہیگا بُرا
عینیت مین فضل رکھتے ہین علیؓ — یہ سخن ہی دل پہ مسکے منجلی

دل کو رکھو ہر آن و ریاد خدا — کر و فر ظاہر ہوا تو کیا ہوا
اسپہ مالک کب ہین ہوتے ہوشیار — جو ہوا مائل ہوا اُسکا شکار
مثل بچھو سانپ کے دنیا کو جان — دل گیا جب اُسطرف کاٹیگا مان
جو کوئی منتر ہوا اُسکا جانتا — اُسکے تئین ہرگز نہین ہی کاٹتا
فقر کیا ہی حق کے تئ رہنا حضور — ماسوا جو اُسکے ہو ہو اُس سے دور
گرچہ ظاہر مین ہوا سکے مال و زر — دید پر اُسکی ہی ہر دم اُسکی نظر
ہی بُرا دنیا مین اُسکا جسم و تن — دل کو خواہش دید رب ذوالمنن
جان لے یہ اولیا کی ہی صفت — دل کا ہی میلان سوئے آخرت
مانگتا تجھسے امان ہون ذوالجلال — موج دنیا سے مجھے جلدی نکال
پھنسگیا فانی ہی اب اس جال مین — کر نہ دیری رب تواب افضال مین

بیان مین ابیات مثنوی در عقائد سنیہ صوفیہ فانیہ کے

حق سے ہون مین مانگتا عشق نبی — اے نبی تجسے طلب عشق علی
مصطفےٰ کے نام پہ ایمان ہی — سن زبان مصطفےٰ قرآن ہی
کیا صحابہ مصطفےٰ کی شان ہی — حب ہے جنکی عیان عرفان ہی
آل ہینگے جسم و جان مصطفےٰ — سورۂ وحدت قرآن مصطفےٰ
ایکدن ایسا کہے خیر الوریٰ — کوئی نہین اسرار حق ہی جانتا
جو نہین دیکھا ہو مردہ کے تئین — چلتے پھرتے بر سر روئے زمین
دیکھے ان چشمون سے وہ صدیق کو — جو رفیق غار ہی سبرت نکو
یون کہا قرآن مین حضرت کردگار — تھا نبی کے ساتھ اندر غار یار
جسم و جان مصطفےٰ پر تجھے نثار — حضرت صدیق اکبر یار غار
جان نثار مصطفےٰ تجھے چار یار — تھا خدائے پاک کا اُنپر پیار

یاد کرنے سے ہوئے پیدا حضور — کر نہ اُسکی یاد مین ہرگز قصور
دل مین اُسکی یاد سے ہووے سرور — ہوش کر کے یاد کر اسکو ضرور
جو ہو غافل حق سے جاہلی ہوشکا — جال دنیا مین پھنسے کب ہوشیار
ہوش دردم تقتبلدی ای اطلاح — جا نجا اہی یا رتب یاوے فلاح
اس نصیحت پر ذرا رکھو اپنا گوش — دم سے غافل تو نہو رکھو اسپہ ہوش
سہروردی چشتیہ اور قادری — دم مین کرتے ہین عجائب نادری
ہی تعلق شغل کے ایجان جان — بوجھنے سے اسکے عاطل ہی زبان
دم مین کرتے ذکر ہین وہ ہر گھڑی — تا نہ غفلت مین وہ آجائے ذری
آرزو کرنے کی اسکے ہو اگر — جا نجا لکھا ہون اسجا مختصر
جو فرو ہو دم وہ ہی بہر حیات — جو نکلتا ہی وہ ہی تفریح ذات
ہر نفس[۱] مین لطف در موجود ہی — لطف دو پر شکر حق مقصود ہی
ہوش کر تو جان کیا مین نے لکھا — صوفیون کا ہی طریقہ شغل کا
جسم ہی فانی بقا انفاس ہی — بھول مت اُسکے تئین جو پاس ہی
نعمت عظمی یہ فانی سانس ہی — تو نہین رکھتا نظر بھر پاس ہی

حکایت ہی مذمت دنیا مین

کیا ہی دنیا جو کرے غافل یاد — غافلون کی زندگانی ہی برباد
سن لو تم مضمون حدیث مصطفے — حب دنیا ہر گنہ کا ہی سزا
حب دنیا جان لو جنجال ہی — اُسکا سہر نامہ زن و اطفال ہی
بعد اُسکے خواہش اموال ہی — اس سے پھر یاد خدا مشکال ہی
جب پھنسا اسمین تو چھٹنا ہی محال — جمع کرنے مال کا آوے خیال
ترک دنیا ہی عبادت کا سرا — ہین یہ فرماتے رسول کبریا

---

[۱] ما وقعت سکتۃ فی سکتۃ الا وقعت غفلۃ عن ذکر اللہ

دیکھکر اُسکو تعجب سا ہوا | گفتگو طائر کی تھا جو جانتا
بو الحسن کو ہو گیا کشف انکا حال | یون کہے درویش سے شیرین مقال
راہ مین تھا جو کہ بولا جانور | مر گیا نوری یہ سچی تھی خبر
یا دحق سے شبکو مین غافل ہوا | یون فرشتون نے فلک پر دی ندا
بو الحسن جو یاد سے غافل ہوا | فی الحقیقت اس جہانسے وہ موا
جانور نے جو سنی ہو گی ندا | خبر اُسکی پا کے وہ تمسے کہا
طائرونکو علم ہو اُس بات کا | جو ملک دیتے فلک پر ہون ندا
قرب ہی اُنکو بہ زیر آسمان | اس حقیقت کو کیا مین نے بیان
یاد سے اُسکے جو کوئی غافل رہے | اُسکا مرنا جان ہیچ ہی جو کہے
یاد مولا کے لیے ہی زندگی | خلق ہی مخلوق بہر بندگی
یاد سے انفاس جسکا ہوے کم | اُسکا مرنا جان ہوا ہی یار تم
جسکا دم یاد خدا سے فوت ہی | زندگی اُسکی بتر از موت ہی
یاد حق کے واسطے پایا ہی دم | حیف ہی غافل رہین جو اس سے ہم
ذکر حق جاری ز سر انفاس ہی | ہی عجب کرتا نہ اُسکے پاس ہی
ذکر کی دولت نہ جسکے پاس ہی | دولت بے سود ہی افلاس ہی
نت کیا کر سانس کو اپنے شمار | در صدائے ذکر ذات کردگار
عاقبت کی جان اس سے عاقبت | ذکر کے اندر جو ہووے خاتمت
جان لے محبوس ہی تیرا نفس | بولنے کے واسطے اندر قفس
بولتا کیا ہی تو رکھ اُسکی خبر | جان ہی ستر خدا اندر بشر
یہ بشر مخلوق انیز دخاص ہی | خلق کا باعث ہوا اخلاص ہی
تفرقہ مین آگیا اندر ظہور | ہو گیا اس رو سے اب قرب و بعد

حکایت دو درویش کی جو حضرت خواجہ ابوالحسن نوری کے ملنے کو چلے جانور نے اُنکے مرنے کی دی خبر

یک حکایت اور ہی اس راز کی — صوفیون کے حسب مطلب ہی لکھی
ایکجا پہ رہتے دو درویش تھے — بوالحسن نوری کے ملنے کو چلے
راہ مین بولا کہین یک جانور — آگہی تھی ایک کو اُس نطق پر
جو کیا گفتار کو اُسکے تمیز — ہوگیا سنکر کے ششدر وہ عزیز
یون لگا کہنے وہ اپنے یار سے — مین تو ہون آگاہ اس گفتار سے
جانور کی جانتا ہون مین زبان — جو کہا ان نے مین کرتا ہون بیان
بوالحسن نوری کے مرنے کی خبر — اس گھڑی مجھکو سنایا جانور
جانور نے یہ سنایا ہمکو حال — ہوگیا نوری کا دی شب انتقال
پھر کے چلنا چاہیے اپنے مقام — کچھ نہین جانیکا ہی اُسجا پہ کام
چاہتا تھا مین کرون جانکی دید — ہی عبث جانا بہ گفتار شنید
سنکے اُسکے یار نے اُس سے کہا — جانور کے بول پر تو اب نہ جا
جانور کے بول کا کیا اعتبار — کر نہ باور اس سخن کو زینہار
گرچہ ہو یہ راست بھی سن میرے یار — کیون نہ چل کر کے کرین زیارت مزار
ہی عبث یہ بات جو پھر کر چلین — قبر کی زیارت مناسب ہی کرین
زندہ ہینگے اولیا اہل مزار — فیض کی اُنکے ہی تربت پہ بہار
آخرش دونون چلے طے کر کے راہ — ہوگئے داخل بہ شہر دین پناہ
جب کہ جا پہونچے قریب خانقاہ — شست وشو کر ہر دو اپنی گرد راہ
جو ہوئے داخل درون آستان — زندگی کا اُنکے پائے وہ نشان
ہر سر سجادہ تھے نوری جلیس — گرد اُنکے ہمنشین اُنکے انیس

چند دن کے بعد گربہ پھر کہی — سگ سے سن لے بات تو میری ارے
بکریان آقا کی کل مر جائینگی — استخوان اُسکی ترے کام آئینگی
جب کہ بلی سے یہ سوداگر سنا — قصد اُسکے بیچنے کا تب کیا
روز دیگر بکریون کو بیچ کر — ہوگیا وہ منتفع از سیم وزر
اسطرح پر جبکہ گذرے چند سال — بیچ کر دی جان کیا پیدا وہ مال
کچھ نہ سمجھا عاقبت کا اُسکے حال — ایکدن حق مین مرے ہووے وبال
کچھ تلف ہونے دیا اپنی نہ چیز — سیم وزر دل مین رکھا اپنے عزیز
تھا سخی اگر ہوا تاجر بخیل — چشم مردم مین ہوا آخر ذلیل
کچھ نہین نقصان ہوا اُسکا جو مال — جمع کرنے مال کا آیا خیال
بخل ہو پیدا کرے جو جمع مال — جمع کے اندر سے دینا ہو محال
ایک شب بلی نے کتے سے کہا — بعد دو دن کے مرے آقا مرا
سنکے اُسکی بات بس حیران ہوے — یون کہے جی مین کہ جلدی ہم ہوے
ہو گئے تشویش مین آخر نڈھال — خواب و خور چھوٹا ہوئے اشفتہ حال
عرض جاکے پیر سے اپنی کیے — خیر میری کیجیے اب ہم مرے
یون کہا تب پیر نے غمگین ہو — کیا کہون تمسے سخن ہے گو مگو
جبکہ ہو نقصان بشر کی کوئی چیز — اُسکے بدلے بڑھتی ہے عمر عزیز
تو تلف ہونے دیا اپنا نہ مال — جمع کرنے سیم کا لایا خیال
ہوتی نقصانی ہے شے کی از بلا — اُس بلا کو تو نے اپنے سر لیا
اُس بلا کو کسطرح سے دیگا ٹال — اُسکے ٹلنے کا نکر دل مین خیال
حکم حق سے ہو گئی نازل بلا — صبر کر اب آگئی تیری قضا
ہوش کر فانی کہ پہونچی اب قضا — تو بقا کے وصل کی کر اقتضا

حدیث
کلف مالک موجب نقصان مال ہے
نقصان مال موجب مزید

عارف باللہ کا تھا وہ مرید — معتقد اُنکا دلون سے تھا مزید
باخدا تھا جانتا اُنکے تئین — تھے وہ مقبول خدا غلت نشین
ایکدن تاجر گیا اُنسے یہ عرض — آپکی خدمت مین ہی میری یہ غرض
ہی یقین مجھکو طفیل آنجناب — دل کا مقصد میرے بر آئے شتاب
آرزو اب رہگئی ہی یک ہمین — آئے بوی جانور کی فہم مین
بولیان سُنکر کے ہو پیدا سرور — آج اس مطلب سے آیا در حضور
عرض اُسکی سنکے وہ پیر ہدا — اُس سے یون فرمائے تو کہتا ہی کیا
آرزو اُسکی نکر تو زینہار — آخر الکدن ہووے تجھکو ناگوار
آرزو مینخواہ لیک اندازہ خواہ — م — بر نیاید کوہ را یک برگ کاہ
عمر گذرانی ہی عشرت مین مدام — اُسمین رہ مشغول تو ای عقل خام
جب مصر اسبات پر تاجر ہوا — پیر نے نکتہ اُسے تبلا دیا
ہوگیا آگاہ اُس گفتار سے — نکتہ اسرار ذی اسرار سے
بولیان سنکر کے وہ مسرور تھا — عاقبت کا سر اُس سے دور تھا
چند روزون اسطرح شادان رہا — آخرش اس سے پشیمان وہ ہوا
وہ تماق مین اُسکے ہوئی سم — اسکی فرحت ہوگئی آخر کو غم
جو بشر بوجھے نہ اپنا مال کار — عاقبت کو ہووے اُسکا حال خوار
ایک شب اُنپر یہ گذرا ماجرا — بلی نے کتے سے خوش ہوکے کہا
کل فلانا اسپ آقا کا مرے — گوشت اُسکا کھانے مین آئے مرے
بات گربہ کی جو بلی تاجر نے سن — بیچنے کی اُسکے کرلی دل مین دھن
تاکہ میرا مال کچھ ضائع نہو — جان کر ضائع کرین کیون نفع کو
صبحدم گھوڑے کو تاجر کر فروخت — ہوگیا خندان دل ہسکا تھا جو سوخت

تو عیادت کو نہ آیا میرے پاس
کسطرح کا تو ہی موسیٰ حق شناس

عرض یون حق سے کیے موسیٰ نبی
کبریا تو علتون سے ہی بری

سر تو اسبات کا مجھکو بتا
رمز سے واقف ہون تو تیرے خدا

حق نے فرمایا کہ یک درویش تھا
تیرے ہمسایہ مین وہ دلریش تھا

تو نہین پرسش کیا اُسکی ذرا
دوست تھا موسیٰ سے وہ باخدا

جو گذرتا دوست پہ ہی میرے حال
اُس حقیقت کو تو مجھ پر کر خیال

دوست میرا گر کبھی بھوکھا رہے
گر سنہ تو خاص مجھکو جان لے

اس جہانمین جو کوئی مسکین ہی
میری الفت مین اُسے تسکین ہی

جتنے اس عالم مین ہینگے اولیا
وہ نہین ہرگز خدا سے ہین جدا

ہی کلام قدس حضرت رب ناس
میرے تئین پاؤشکستہ دل کے پاس

جو کوئی ہو یاد کا میری انیس
نزد اُسکے پاؤگے مجھکو جلیس

جو کوئی کہ عشق مین میرے موا
خون بہا اُسکا اومین دیت ہوا

طالب فردوس ہو جو جان دے
اُسکے تئین جنت ملے جنت ملے

طالب مولا ہو جو کوئی مُوا
جان اُسکو واصل مولا ہوا

عشق حق مین جو کوئی فانی ہوا
در لقاء ذات ربانی ہوا

حکایت تاجر کی جو باستدعاے پسر کے گفتار طیور و درندکی اور خبر اپنی موت کی پاکے پچھتایا

ایک تاجر کے بہت سا مال تھا
صاحب افراس اور اقبال تھا

جانور کثرت سے تھے تاجر کے پاس
گربہ و سگ اور پرندہ بے قیاس

نغز گفتاری تھی ظاہر کی پسند
اُنکی بولی سنکے ہوتا دردمند

صاحب جود و سخا بذل و کرم
اُس صفت کا آدمی ہوتا ہی کم

آنکے تئین الہام ربانی ہوا — تو مخاطب قطب رحمانی ہوا
جو ترا اس شب کو دیکھیگا جمال — وہ بچے دوزخ سے ہو فرخندہ حال
سن کے یہ الہام مقبول خدا — وہ بہاردین محمد مصطفا
خلق کو چاہے وہ کرتے بہرہ مند — تا نہ پہونچے نار کا انکو گزند
وہ نبا بتی کو رکھو اندر چراغ — دیکے روغن کردیے انور چراغ
لے پھرے اُسکے تئین عالی مقام — ہر گلی کوچہ مین وہ شب بھر تمام
کہتے تھے خلقت سے بھائی دیکھ لے — روے میرا تا جہنم سے بچے
مجھپہ یہ صادر ہوا ہی امر رب — مین نہین پھرتا ہون اسدم بے سبب
رات بھر وہ روے اقدس کو دکھا — پر خطا کو کردیے اہل صفا
اولیا مین نائب خیر الورا — انکو بھی رہتا شفاعت کا ملا
اصلیت اسکی سنا عالی دماغ — نقل اِسکی ہی فقیرون کا چراغ
نقشبندی جو کہاتے ہین فقیر — نام لیوا عتبہ روشن ضمیر
گھر بہ گھر پھرتے ہین لے اپنا چراغ — تا مٹائین معصیت کا اُسکے داغ
برکت اسماے اعظم آن ولی — وہ محو ہوجاے معصیت دلی
بہر نفع کرتے ہین درویش کام — پختہ ہوجاتے ہین یہ دلریش خام
امین کرتے سیم وزر ہین وہ حصول — لیک یہ بھی نقل ہی اصل اصول
نقل کو اسکی لکھا فانی غریب — در تمنا اصلیت تا ہو نصیب

حکایت در بیان شکایت حضرت رب کریم بحضرت پیغمبر موسیٰ کلیم کہ عیادت کو نہ آیا تو مین تھا سقیم

حکایت در بیان سر خدا — جو کیا موسیٰ سے شکوا کبریا
ایکدن موسیٰ سے فرمایا کریم — مین تو تھا دو دن سے اے موسیٰ سقیم

گوش ہی معمور از گفت و شنید — کس طرح تجھپر کھلے اسرار دید
کسطرح ہو دید حق سے بہرہ ور — قلب مین تیرے بھرا ہیگا گدر
معصیت سے قلب تو ہیگا سیاہ — کرتے کرتے از خطاؤ از گناہ
ہون مین حضرت حدیث نے اوجو — کر مجلا قلب کو جو ہی سیاہ
جلوۂ حق اُسکے اندر دے دکھا — نام پر قربان ہون تیرے اے خدا
پنجرے مین ہون ولے ہی بند در — از کدورت ہو نہین اُس سے گذر
کسطرح دیکھو نہین اُسکو بھر نظر — ہو گیا حائل گدر بر رہگذر
پنجرہ جسکا ہو شیشہ کا میان — پنجرہ سے دید ہو اُسکو عیان
پنجرہ شیشہ سا اُسکا ہوے صاف — نفس کے جو کام کرتا ہو خلاف
یہ تو انسان آئنہ انسان ہی — آئنہ مین رنگ کب شایان ہی
کر مصفا رنگ کو تو اے میان — تب دکھائے تیرے تئین سر نہان
تم مٹا کر زنگ کو اے دوستو — اُسکے اندر جلوۂ حق دیکھ لو
ہین تو زنگ آئنہ کو محو کر — محویت مین ہون پڑا کر کے نظر
مجھ مین کچھ باقی نہین ہوش و حواس — عالم بیخود مرا کیجے قیاس
جو کوئی بیخود ہوا اندر دید حق — خلقت اُسکی دید کی ہو مستحق
رکھ تو فانی دید حق کا اشتیاق — جان جاتی ہی چلی اندر فراق

حکایت حضرت خواجہ مشکلکشا بہاؤالدین نقشبند جو شب کو چراغ لے پھرے بحکم الٰہی

ہی حکایت خواجہ مشکلکشا — اس جگہ لکھتا ہون حسب مدعا
پیر پیران سرور مردان درد مند — قطب رحمانی تھے خواجہ نقشبند
ایک شب مشغول تھے در دید حق — کشف انپر یہ ہوا سر آفاق

آجتک اسمین ہی یہ بیہودگی — اُسکو کہائین خلق از روسبدگی
سختگی بھگرے کی ایسی جان لو — آزمایش دانت سے کرمان لو
قدرت حق سے ہوا جو خود بخود — نام اُسکا اس لیے ہیگا بخود
امت موسی نہایت سخت تھی — حق سے کرتی آزمایش بخت تھی
قدرت حق کا نرکھتی تھی دھیان — معرفت تو اُسکی سب پر ہی عیان
ختم کرفانی لکھی جو داستان — کرتو سر معرفت کا اب بیان

حکایت در بیان معرفت ذات خدا ہر کسیکا عرفان حق موافق معرفت اپنی ہی

ہم نہین کہتے ہین تو انجان ہی — موافق اپنی عقل کے عرفان ہی
درجہ درجہ پر ہی حق کی معرفت — بوجھ مین آتی ہی جسکی جو صفت
ہر کا موافق فہم کے عرفان ہی — اُس سے غافل کوئی نہین یکسان ہی
معرفت کا تپلا یہ انسان ہی — سبقت اُسکو سب سے در عرفان ہی
جانتا اُسکو بھی ہر حیوان ہی — یاد دلا اُسکا ہر ذی جان ہی
کیا نبات و کیا جماد و کیا فلک — اختر و شمس و قمر جن و ملک
یاد سے غافل نہ اُسکی یکزمان — اُسکو جانے ہین خداوند جہان
سن کلام سعدی شیرازکا — کس تپے کا وہ سخن ہی راز کا
دیکھ عارف برگ ہر بستان کا — ورق جانے ہین اُسے عرفان کا
دیکھکر تو پھول پتون کی بہار — جان لے قدرت کا اُسکی اختیار
ہر رگ و ریشہ کے تن کو دیکھکر — معرفت سے حق کی ہو تو بہرہ ور
ظاہری کی معرفت کا تھا بیان — معرفت باطن تو ہی سر نہان

در بیان دیدار مشاہدہ حق درین جہان

جبکہ قطرہ زہر کا موجود تھا — اُس گھڑی مجھسے طلب تمنے کیا
اُسکو مین برسا دیا حسب طلب — تم نہین آگاہ تھے از سر رب
اپنے مطلب پر طلب باران کی — سیکڑون کی اس طلب مین جان لی
ہوگئے سر خدا سن منفعل — اور بے رزقی سمجھکر مضمحل
ہوگیا یہ زہر سب کھائینگے کیا — بھول گئے وعدہ ہی حق سے رزق کا
حضرت رب کی ہوئی نازل وحی — بر جناب حضرت موسیٰ نبیؑ
اپنی امت سے کہو کر کے یقین — چور کر ٹھیکرے کو بین در زمین
حکم کے موافق اگر ایسا کرین — تب پذیرا اُسکا ہم تو یا کرین
فضل کے میرے رہین امیدوار — اُس سے پیدا ہو ثمر کیا خوشگوار
حضرت موسیٰؑ کہے سب اُنسے حال — وہ نہ لائے بات اُنکی در خیال
مرزنش موسیٰ نبی کرتے رہے — وہ بھی کہتے تھے یہ کیونکر ہوئیے
ٹھیکرون سے کسطرح ہوگا ثمر — مین کرون اوقات ضائع کھیل کر
پھر کہا موسیٰؑ سے یون پروردگار — وہ نہ مانے تم کرو تعمیل کار
سنکے موسیٰؑ ٹھیکرون کو چور کر — بو دیے اندر زمین بہر ثمر
فضل کے اُسکے رہے امیدوار — اور برسا اُسپہ ابر نو بہار
ہوگیا پیدا زمین پر سبزہ زار — پتیان نکلین زمین پر شاخسار
حکم آیا از جناب کبریا — پتیون کی تم کرو اسدم غذا
وائقہ پتی کا جدم سب کیے — تب تو جان و دل سے ساکھوش ہوئے
شاخ مین جب سبز ہو دانا بنا — حکم رب سے اُسکے تین کھانا بنا
جبکہ سرسبزی سے وہ پختہ بنا — ہوگیا موسوم تب تو وہ چنا
معجزہ موسیٰؑ سے یہ دانا ہوا — جسکے تین ہلوگ کو کھانا ہوا

سنکے موسیٰ جب گئے بر کوہ طور — عرض امت کی کیے حق کے حضور
حق تعالے نے کیا اُسکو قبول — عرض امت کی گیے جو کچھ رسول
خالق رازق جناب کبریا — بارش باران کیا بر مدعا
ویسی ہی بارش ہوئی برکشت زار — جسطرح پر وہ ہوئے تھے خواستگار
وہ نہین تھے جانتے اسرار رب — جو کیے خواہش یہ باران کو طلب
ہوگیا شاداب اُنکا کشت زار — آنکھ سے دیکھی وہ پھولونکی بہار
ہوگئے مسرور دیکھ اُسکا ثمر — دل سے بولے ہوگیا مین بہرہ ور
کثرت دانہ کیے جسدم شمار — حکم صادر یہ ہوا پروردگار
جانور کو دو اسے پہلے کھلا — بعد اُسکے تم چکھو اسکا مزا
سُنکے فرمان جناب کبریا — جانور کو وہ دیے پہلے کھلا
جن نے کھایا وہ ثمر فورًا موا — دیکھکر اُنکو تعجب سا ہوا
ہو در استعجاب تھے موسیٰ نبی — اُنپہ یون نازل ہوئی حق سے وحی
امتونکا تھا تمھارے یہ خیال — بارش باران جو ہووے حسب حال
چین سے گذرے مرا لیل و نہار — نام غم کا پھر نہ لین ہم زینہار
چاہیے بندونکو نت ڈھونڈھین رضا — مرضی حق ہے نہون یکدم جدا
طالب باران ہوے بر اختیار — اسمین بوجھے کچھ نہ سر کردگار
وہ کیے جسوقت بارش کی طلب — اُسکے تئین برسا دتا مانگے وہ جب
وہ نجا نین کسطرح کا ہے وہ آب — آب رحمت ہے وہ یا زحمت کا آب
آب رحمت کا کیے سب پر قیاس — آب سم سمجھے نہین وہ میرے پاس
اپنی حکمت سے مین برساتا ہون آب — بوجھ اُسکی مصلحت امر صواب
زہر کا بھی ہے بھرا قطرہ ہزار — اُسکو رحمت مین ملا دُتم شمار

گر نہ باور ہی تو دیکھو غور کر — چشم مردم مین سمایا ہی بشر
جو کدورت کو کرے کوئی صفا — ہوئے وہ آگاہ از سر خدا
مرکب تن کا تو ہی ہی ناخدا — آندھی و طوفان سے لے اُسکو بچا
ہو نہ حاکم جو کہ در عالم صغیر — کب مسخر اُس سے ہو عالم کبیر
جسکے دلسے دور ہوئے احتیاج — جانیو اُسکو کہ ہی قادر مزاج
میرے تئین مجبور اور محتاج کر — کر دیا مجبوس در چشم بشر
جگہ ہی اس قید سے تمھاین چھوٹ — اُسکھری تمھا خود بخود مالک بنا
گرچہ اُسنے سب دیا ہی اختیار — لیک ہون مجبور اندر کاروبار
کیا کہون آنے کو ہون یا اختیار — سر ٹپکتا ہون اگرچہ ہین ہزار
کوئی نکلتا ہی نہین اپنے سے کار — اِسپہ ہوتا خلق سے ہون شرمسار
بے بسی مین جو کرے کوئی زور شور — جان تو اُسکے تئین ہی سینہ زور
ذکر کر کے تصفیہ کر قلب کا — دل کو اپنے مثل آئینہ بنا
بعد اُسکے سر حق کو کر طلب — خود بخود منکشوف ہووے سر رب
ختم کر فانی بیان سیر سلوک — کر بیان تو امت موسیٰ کی چوک

حکایت در بیان نافرمانی اُمت موسیٰ علیہ السلام بارش طلب کی از حضرت کبریا حسب مدعا و نمود نخود

ہی حکایت حضرت موسیٰ نبی — اور شکایت اُمت موسیٰ نبی
امت موسیٰ کہے یون از نبی — ہو جیے از حق تعالے ملتجی
بارش باران کردن جسدم طلب — اُسکھری مجھکو ملے از فضل رب
جب ہو خواہش ہووے جبکہ کشت زار — ہوئے پیدا ثمرہ ہاے خوشگوار
چین سے ہووے بسر لیل و نہار — نت کرونگا شکر مین پروردگار

مجتمع ہو سب گئے نزد عمرؓ — حکم خالق سے دیے اُنکو خبر
مسکرا کے وہ کیے تقصیر معاف — ہو گئی اُسکی سیاہی جلد صاف
یہ لکھی ہی نقل اندر رنج گنج — جو رسالہ چشتیہ ہی نکتہ سنج
عفو جب اُسکا ہوا یار و قصور — از تصرف اُنکے پایا پھر وہ نور
دوستوں کی چاہتا ہی حق رضا — چاہتا ہی دوست کا کب وہ بُرا
جو کہ اُسکے دوست کا ہو مدعی — نزد حق ثابت ہوا بیشک شقی
یہ خدا کی ذات سے مانگو مراد — گور تک جائے نہ اُنسے اعتقاد

در بیان زہد و ریاضت در اصطلاح سالکین

ہو ریاضت سے کرامت کا ظہور — زہد سے ہوتا میان ہی دلمیں نور
زہد ہی اہی دوستو اُس شی کا نام — نفس ہو مغلوب جسکا الدوام
جو کہ تابع نفس ہو زاہد ہی کب — واقعہ ہی ڈھونڈھتا ہی اُسکا لب
لیک زاہد خشک صاحب کشف ہو — وصف اُسکا ہی یہی سیرت نکو
صاحب معنی جو ہو زاہد کوئی — ہی تصرف اور کرامت کا ولی
زہد کا تو جانتا فانی ہی نام — کب ہوا کوئی زہد کا تجھسے ہی کام

حکایت در بیان اسرار سلوک کہ اصطلاح صوفیان صافی ضمیر ہی در سر چشم سلوک

ہی حکایت در بیان سر سلوک — ہو مصفا قلب از اسر سلوک
خالق دوران جناب کردگار — مالک و جن و بشر شہر و دیار
جو کیا پیدا ہی در عالم کبیر — ہی عیان در برزخ عالم صغیر
ہی کبیر عالم یہ ساری کائنات — ہی صغیر عالم بشر کی عین ذات
انجم و شمس و قمر سا توں فلک — اس بشر مین ہین نہان جتنی ملک

اندرون صحن مکان حضرت عمرؓ — ستیے تھے خرقہ کو جو تھا پر اثر
تھا وہ خرقہ حضرت خیر البشر — جسکو ستیے تھے صحابہ نامور
پشت پر پہونچی جو تاب آفتاب — اُسکی گرمی کی نہین آئی جو تاب
دیکھے سوے شمس از چشم غضب — نور اُسکا گم ہوا از حکم رب
یون فرشتون کو ہوا فرمان رب — شمس اسدم ہوگیا ہے بے ادب
دوست میرا اس گھڑی اندر صحن — سیتا تھا پیوند دے در بیر مین
قدر اُسکی جو نہ سمجھا آفتاب — نور اُسکا چھین لو اسدم شتاب
حلقہ سورج ہوا جسدم سیاہ — دیکھ تاریکی ہوئی خلقت تباہ
ہو پریشان لوگ گئے حضرت کے پاس — بولے یہ کیا ہوگیا اے خیر ناس
دیکھ ایسا حال ہو کے بے حواس — گھر سے دوڑے آئین ہین حضرت کے پاس
کیا قیامت ہوگئی اسدم بپا — یا مرے اعمال کی یہ ہے سزا
روشنی شمس لی جو اُن نے چھین — ہے کسوف شمس کیا اے شاہ دین
دیجیے اسکی ذرا ہمکو خبر — ہوگیا عالم ہے یان زیر و زبر
آ گئے سنکے تامل مین نبیؐ — آپکو تھی انتظار ہی وحی
از جناب پاک رب العالمین — لاے یہ پیغام جبریل امین
لیجیے سُن اے نبی خیر البشر — شمس نے دی تاب بر پشت عمرؓ
اُنکے تئین گرمی کی آئی جو تاب — ہے غضب دیکھے بسوے آفتاب
حکم خالق کا ہوا اُسدم صدور — روشنی لو چھین تم اسکی ضرور
چھین گئی جب روشنی آفتاب — ہوگیا تاریک عالم بیحساب
گر کرین اسدم عمر عفو قصور — پائیگا فی الفور اسدم شمس نور
جو ہوا میرے تئین حکم خدا — ہین دیا وہ امر حضرت کو سنا

تھا مین غافل ہو گئی اسدم خطا — کر عفو تقصیر میری اے خدا
سچ کہا یہ بات مردم ہوشمند — یہ سخن ہیگا ہمارے حق مین پند
تو بھی فانی مانگ لے حق سے پناہ — چھوڑ ایسا فعل چل نیکی کی راہ
غیبت مردم نہایت ہی بلا — تو نہ بدگوئی مین اپنا دل لگا
ہین یہ فرماتے نبی خیر الورا — ہیگی غیبت بدتر از فعل زنا
اور کہا ہی عالم اسرار غیب — جو کوئی بھائی کا کرتا ہوئے عیب
گوشت کھاتا مردہ بھائی کا ہی وہ — پڑھکے قرآن تو نہو اب عیب جو
جان تو مکروہ ایسے فعل کو — گوشت مردہ جو تجھے کھانا نہو
غور کرکے جان لے اسکے تئین — فعل غیبت کا میان ہی بدترین
کار خود کن کار بیگانہ مکن — م — بر زمین دیگران خانہ مکن
گر کہے کوئی عیب تھا اُسکو کہا — واقعی کو گر کہا کیا ہی بُرا
سنلے میری بات تو اے ہوشمند — بات کو میری سمجھ تو مثل پند
واقعی کا جان لے غیبت ہی نام — جو اصل مین ہو نہین تہمت ہی نام
اس سخن پر رنج مت ہو ہوشمند — آگئی ہی بات لب پر ہی یہ پند
ہون مین کرتا دل کو تیرے نقشبند — تا نہین غنا اس کا پہونچے گزند
اور اگر بوجھے گا اسکو مثل پند — تو بھی ہو یکروز تجھکو سود مند
ہون غلام خاص شاہ نقشبند — ہر کسیکا مین تو ہونگا دردمند
گر تمام اس جا یہ فانی مثنوی — لیکہ حکایت در کرامات ولی

حکایت در بیان کرامات حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ
بہ تصرف نور آفتاب بامر خدا

اس حکایت مین تصرف کا بیان — حضرت فاروق اعظم ہی میان

ایک نے اُنسے کہا کرتے ہو کیا — کہتے ہو کیا بات در خانہ خدا
جانتے گر ہو نہ اُنکو متقی — اتنا تو ہو جانتے اُنکو سخی
کیا نہین تمنے میان قران پڑھا — صاف فرماتا ہی در قرآن خدا
کرتی ہی نیکی برائی کو فرو — صاف اب ہم پوچھتے ہین تم کہو
لیگئی نیکی برائی کو اوڑا — اب کہو تم وصف اسمین کیا رہا
جانتے ہو خوب اُسکو تم سخی — جان کر کے کرتے ہو تم کیون بدی
صاحب اخلاق ہی عالی تبار — تبع اُسکی ہین خلقت بے شمار
پرورش پاتے ہین مفلس بیشمار — یعنے نوکر اُسکے ہین چندین ہزار
نیکیون نے دی ذمیمہ کو بدل — دور اُس سے ہوگیا سارا دغل
تو بدی کرتا ہی کیا اُنکی میان — اُنمین تو کثرت سے ہینگی خوبیان
گر زنا کرتا ہی وہ گھر مین کرے — اندرون پردہ کسی جانے ندے
جو کوئی پردہ سے کرتا ہو میان — چاہیے کرنا نہ عیب اُسکا عیان
آپ کیون پردہ کیے ہو وقت فاش — دوسرے کے عیب کی کیون ہو تلاش
پوچھتے تمسے ہین ای عالی جناب — دیجیے اس بات کا میری جواب
جو کوئی مسجد کے اندر گر زنا — ہوئے کرتا اُسکے تئین کہتے ہو کیا
بولے کیا کہتے ہو تم ایسا میان — گر کوئی ایسا کرے کاٹین زبان
تب وہ بولا کاٹ لو اپنی زبان — پھر حقیقت مین کرون اُسکی بیان
ہین یہ فرماتے رسول کبریا — جان تو غیبت ہی بدتر از زنا
وہ زنا کرتا ہی اپنے گھر کے بیچ — بدتر اُس سے تم کرو اُس کو رکبیچ
حالت سکتہ مین سنکے آگئے — بولے حق کہتے ہو یہ فرما گئے
بدترین ہر زد ہوا مجھسے گناہ — اندرین مسجد عفو کر ای آلہ

سن کلام حق کو سارے اہل شام — بوجھ گئے ان دو کی غیبت کا کلام
بیٹھے آپس مین کیے یہ دل لگی — بات بھی ان دو نے ہی سچی کہی
بولہب انکا چچا تھا وہ چچی — اور پھوپھا انکا تھا اور وہ تھی پھوپھی
ہیگی دو نو مین قرابت لاکلام — یہ قرابت دار ہین خیر الانام
بعد چندے کے انھین والی شام — اُنکے تئین رخصت کیے با احترام
شام سے یثرب کو جب آئے چلے — بھائی سے اکر کے تب بھائی ملے
نقل سے غیبت کے فانی کی مراد[۱] — ہی بیان جزئیت اور اتحاد

حکایت در رموز خود بین و عیب بین

جو کہ خود بین ہوتے ہی دلکو یقین — لامحالہ ہو ضروری عیب مین
ہوتے حق بین وہ جو ہو درویش بین — سر حق کیونکر کھلے بر خویش بین
ہیگی خود بینی نہایت نعل بد — پر ہی خود بینی کا بر ابلیس[۲] حسد

در رموز عجز و انکسار سے مقبول باری

عاجزی خالق کے تئین ہیگی پسند — جو کہ ہی بندون کا اپنے دردمند
عاجزی سے تو نکلتا کار ہی — عجز سے اپنا تو ہیرا یار ہی

حکایت ہی ایک شخص مسجد مین غیبت ایک عالم کی کرتا تھا ایک نے جواب اُسے خوب دیا

ہی حکایت در بیان عیب گو — اندرون مسجد کیا غیبت تھا جو
اندرون مسجد کے تھے یک کس جلیس — کرتے تھے عالم کی غیبت از انیس
لیک ظاہر مین بھی وہ تقوی اشعار — سننے والے بھی نہین تھے کچھ گنوار
کہتے تھے کہلا کے عالم با خدا — از زن تجبہ وہ کرتے ہین زنا
ہین نہین مفلس بہت ہی انکے مال — صاحب اخلاق صاحب وجد و حال

[۱] فنا سے غیبت کے فانی کی مراد
[۲] ابلیس پر حسد

علم ظاہر حق مین تیرے ہی پہاڑ — ہوگیا ہی علم باطن کا وہ آڑ
کر تو ایسے علم کی بستی اُجاڑ — علم باطن کے علم کو اُسپہ گاڑ
تب بدولت علم کے ہو روشنی — دل سے تیرے جاے تب کبر و منی
مین نے یہ باتین بزرگونسے سنی — علم پاکے دل ہوا میرا غنی
دیکھ شرف الدین بہاری اولیا — علم باطن سے ہوئے ہین باخدا
علم سنجتہ کر طلب چھوڑ علم خام — جستجو کی اسمین رہ تو صبح و شام
کہتے مولانا ہین کیا عالی مقام — ہوش کر کے سُن تو عارف کا کلام
در نیابد حال پختہ ہیچ خام — م پس سخن کوتاہ باید والسلام

حکایت طیبت امیر معویہ کی حضرت عقیل سے

مجھکو آئی نقل یک طیبت کی یاد — اُسکو سنلو دلمین رکھکے اعتقاد
بھائی تھے حضرت علیؑ کے جو عقیلؓ — بھائی سے ناراض ہوکے بیدلیل
سیر آسایش گئے تا ملک شام — شام کے والی کیے بس احترام
کھاے دعوت مین وہان انفس طعام — آخرش چندے کیے اُسجا مقام
خوش طبع ہوا یکدن اندر کلام — اُنسے یون طیبت کیے والی شام
سن لو میری بات تم اے اہل شام — یاد ہی کچھ حق تعالی کا کلام
بولہب کے حق مین حق نازل کیا — در غضب ہو سورہ تبت یدا
بولہب تھا جان لو انکا چچا — بات ہی سچی جو مین نے یہ کہا
سنکے اُنکی بات قرآن کی دلیل — بولے اہل شام سے حضرت عقیل
قول حق مجھسے بھی سنلو مہربان — ذکر حمالہ حطب اندر قرآن
بادیہ مین سر پہ جو لکڑی رکھی — مونج کی رسّی مین پھنسکے جو مولی
جان اُسے انکی حقیقی تھی پھوپھی — در قرابت وہ ہماری تھی بچی

علم ظاہر پوست ہی اور استخوان
علم باطن کا تو ہی قرآن کی جان

پہونچے اسکے مغز کو پر مغز دوست
ورنہ جانو اسکے تئین ہی مثل پوست

سنکے مولانائے رومی کا کلام
مثنوی کی بیت ہی یہ لاکلام

من ز قرآن مغز را برداشتم
م استخوان پیش سگان انداختم

اور حدیث مصطفےٰ کا بھی قیاس
چاہیے ایسا ہی کرنا حق شناس

ظاہری معنی کو لیتے ہین عوام
باطنی سے کچھ نہین رکھتے ہین کام

جسکو ہوے علم ظاہر کا کھلا
ہی یقین باطن بھی دے اسکو خدا

اور جسکا علم ہو مملو بہ جہل
مفسدی کی بو جھنا اسکی ہی عقل

مانگتے اس علم سے ہین ہم پناہ
باز رکھ صحبت سے انکی ای الٰہ

ہیچ کہین ہین مولوی در مثنوی
عارف باللہ ہیر معنوی

صحبت صالح ترا صالح کند
م صحبت طالح ترا طالح کند

جو کہ ہو کافر طریقت سن ولا
وہ رہے محروم از علم خدا

کافر ظاہر تو با ایمان ہو
کافر باطن کو کب عرفان ہو

مین نہ کافر ہون ولے مخبوط ہون
شعر جو کہتا بلا مضبوط ہون

مین نہین خبطی ہون ہی دیوانہ پن
ستر باطن جو کہا مین در علن

علم ظاہر سے کھلے کیونکر یہ بات
اس جگہہ بر ہی بیان ذات صفات

علم ظاہر سے ترا اکثر حجاب
ہی یہ فرمودہ نبی عالی جناب

اور کہے ایسا ہی حضرت بوتراب
جو کہ ہینگے موجد علم کتاب

دیکھ فرماتے ہین کیا در مثنوی
وہ جناب مولوی معنوی

علم رسمی سر بسر قیل ست و قال
م نہ از و کیفیت حاصل نہ حال

عالم ظاہر کو مین دیتا ہونگا جھاڑ
مین چڑھا ہون علم باطن کا پہاڑ

آپکے خلفا سے پڑھکے یہ سبق — آپکے فیضان کا ہی مستحق
جانور کا سن توکل پر قیام — جان لے حق کو وکیل انپلدام

حکایت ہی در بیان توکل ذات خدا کہ کفیل رزق وہ اپنی مخلوق کا ہی

اس حکایت مین توکل کیا بیان — ہی یہ کرتا بوجھ لو اہی سالکان
چاہیے کرنا توکل بر خدا — اُسکی دے توفیق تجھکو گر خدا
اُسکو کہتے ہین توکل دوستو — غیر حق امید از دیگر نہ ہو
ذات پاک حضرت رب الجلیل — قادر و قیوم ہی نعم الوکیل
اسکے آگے ڈھونڈھ مت اتبو دلیل — جان اپنے رزق کا اُسکو کفیل
عرض گیر کرتا ہون تیری بندگی — جب تلک کی تو نے دی ہی زندگی
مانگتا ہون مجھسے مین ہر دم مدد — ترک کردے غیر سے اسکی سدد
سورہ الحمد مین اندر قرآن — حق تعالی نے کیا ہی خود بیان
ترجمہ کر اُسکا فانی یہ لکھا — نستعین و نعبد کو جان جا

حکایت در بیان علم ظاہر و باطن کہ سب علم قرآن مجید سے نکلا ہی اور حدیث نبی سے

ہون حکایت علم کی کرتا بیان — علم مستخرج ہوا ہی از قرآن
علم گر حاصل کرے کوئی میان — خود بخود اُسپر کھلے معنی قرآن
علم کر حاصل تو پاے علم حق — عامل کامل سے پڑھ اُسکا سبق
علم سب قرآن سے ظاہر ہوا — جانتا اسکو ہی جو ماہر ہوا
ہی نمونہ علم ظاہر اُسکا خاص — علم باطن کا ہی اُس سے اختصاص
علم ظاہر حرف کو قرآن کے جان — علم باطن ہیگا معنی قرآن

عربی سرخی: من توکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شی قدرا ان اللہ لکل شی علیم وان کان قلیلا ان اللہ لکل شی قدیر

عربی سرخی: ان للقرآن ظھرا وبطنا ولبطنہ بطن الی سبعۃ ابطن وفی روایۃ الی سبعین بطنا

سنکے یون فرمائے اُس سے باخدا — جسطرف جاتا چلا ہی جا چلا
ہی مرے جی جان کا حافظ آپہ — کیا بکا کرتا ہی تو لے اپنی راہ
مست گر ہی فیل مین ہون مستحق — دیکھکر مستی مری ہو رنگ فق
چشم وا کرکے وہ محبوب آپہ — پیل کو دے دی توجہ بھر نگاہ
نعرہ پر درد پھر ایسا کیے — حاضرین تو جسم و جان سے ہل گئے
پیل بھی چلّا کے سر اپنا جھکا — اُن ولی اللہ کے قدمون پر گرا
سر پر اُسکے ہاتھ اپنا پھیر کر — یون کہے اُس سے ولی باخبر
بہر عرفان خدا خلقت ہوئی — پوچھتا اس بات کو ہی ہر کوئی
اور نبی موذی کی جسکی شان ہی — وہ لعین ابلیس ہی شیطان ہی
بیٹھ جا یک جا پہ بر راہ خدا — یاد مین اُسکے رہا کر تو سدا
کہتے ہین دریا کنارے بیٹھ پیل — یاد حق مین کر بسر عمر قلیل
اپنے خالق کے تئین دل سے پہچان — ہو گیا عارف بلا شان و گمان
آدمی کو پشت پر کرکے سوار — دیتا کر دریا جبن سے اُنکو پار
حاجت کشتی نہ اُسجا پر رہی — معتقد اسکی ہوئی خلقت سبھی
لاکے چارا اُسکے تئین دیتے کھلا — تھا توکل پر یہ اُسکا معاملا
جانور کو ہو توکل بر خدا — ہم رہین اُس بات سے غافل سدا
رات بھر رہتا تھا دریا خدا — ذکر کرتا تھا ریاضت وہ سدا
پیر کا مقبول تھا مقبول حق — ہم سے بہتر تھا کہ تھا وہ ماسبق
روبرو حضرت کے پھر وہ مر گیا — نام اپنا اس جہانین کر گیا
کیجیے فانی کو فانی ذات حق — مست حق کا کشف سمد ادق
نام لیوا آپکا ہیگا فقیر — آپ ہین مرشد مرے روشن ضمیر

کیجیو اس بات پر میری قیاس — ہیگی اُسمین بھی سمجھ لے دوہی سانس
ایکدم گرمی کا ہی دوم ہی سرد — سرد سے آرام اور گرمی سے درد
رحمت حق جان لے سردی کی سانس — خدمت درویش ہے ہو تجھکو آس
اور زحمت بوجھ لے گرمی کی سانس — در غضب درویش ہو تو بیحواس
تو فقیرون کے تئین چھیڑا نہ کر — بد دعا کا اُنکے ہو تجھ پر اثر
بد دعا درویش کی ہی مثل تیر — ایکدم مین جسم وجان ڈالے وہ چیر
گر کرے خدمت انھونکی از بلا — ہو حفاظت اور ہو تیرا بھلا
اور دعائین اُنکی پر تاثیر ہین — کام وہ نکلین جو بے تدبیر ہین
رمز کی باتونکو کر فانی تمام — لکھ حکایت وہ کرامت التیام

یہ حکایت ہی در بیان کرامت حضرت میر سید ابو العلا قدس سرہ جو مست فیل کو عارف کیے

اک کرامت کی حکایت یاد تھی — اُسکے تئین لکھتا ہون اندر مثنوی
عارف حق میر سید بو العلا — جنسے ملتا ہی ہمارا سلسلا
نقش بندی چشتیہ ہینگے وہ پیر — داخل مولا دلی روشن ضمیر
ایکدن جاتے تھے وہ بازار مین — سارے بازاری تھے کاروبار مین
جسطرف جاتے تھے وہ صورت جمیل — آتا تھا اُس سمت سے یک مست پیل
اُسکی مستک پر چڑھا یک پیلبان — کہتا تھا لوگون سے بچ جاؤ میان
سنکے خلقت ہوتی تھی ایدھر اودھر — تھے مجاذی اُسکے حضرت دور تر
جبکہ پہونچا پیل حضرت کے قریب — دور سے وہ فیل کا بولا ادیب
مین کہا کرتا ہون ہر دم یہ پکار — راہ سے ہٹ جاؤ مردم ہوشیار
مست ہاتھی ہی ذرا اس سے ڈرو — ہو کے غافل تم نہ اپنی جان دو

اس طریقہ کے ہین جو کہ با تمیز — رمز کو رکھینگے وہ میرے عزیز
کیفیت ہی ان طریقون کی مجھے — جو سنایا اس گھڑی مین نے تجھے
بوجھ مین جو آئے اس بے سوجھ کے — اُسکو یہ نادان لکھا ہی بوجھ کے
ہوگیا مین پانچ یا کے طرق پانچ — جھوٹھ مین کہتا نہین بوبون ہو ساچ
کیفیت حاصل ہو جسکو پانچ کی — دُور ہی کب دوزخ کی اُسکو آنچ کی
گر لکھا ہی اسکو مین نے صاف صاف — پر ہی باہر فہم سے کیجے معاف
رمز کی کچھ مرے صافی خبر — اور کچھ بوجھیگا صوفی بھی مگر
یہ نشا پیکے تو یہ فانی فنا — ہوگیا در آن باذات بقا

حکایت در بیان صوفی و صافی و شمسی و قمری انفاس اصطلاح اہل سلوک

سن لے حال صوفی و صافی میان — اس حکایت مین ہون مین کرتا بیان
قوت صوفی تو ہی محتاج وقت — قدرت صافی کرے اخراج وقت
کام صافی کا تو ہی قدرت کے ساتھ — صوفیون کا کار ہی قوت کے ساتھ
شرح اسکی اب بیان کرنا ہی طول — با تمیز ونکا ہوا مطلب حصول
لیک صوفی بھی کوئی ہوے میان — ہم تو پاتے ہین نہین انکا نشان
ہین کہان اور زور و شور انکا کہان — کیفیت جیسی کیا مین نے بیان
دم مین صوفی کے تئین دو عید ہی — گہ قمر ہی رخ پہ گہ خورشید ہی
ہین کرون ہون کام در عہد قمر — لیک رکھتا شمس پر بھی ہون نظر
شمس کی خوبی سے پاتا ہون جلال — در قمر آتا نظر ہیگا جمال
شان تو میری ہوئی واقع رحیم — پر غضب جب ہون تو ہی قہر عظیم
مثل بھاتی ہی فقیرونکی مثل — جب دباؤ سانس آتی ہی نکل

---

۱ الصوفی ابن الوقت
وقت ست یا بر وقت غالب شود صوفی مخالج
وی قدرت صاحب نفس ۱۲
۲ الصافی ابو الوقت
صافی پیرو وقت صاحب
قدرت ست اخراج وقت غالب ۱۲
۳ خیال شمسی و قمری
بر انفاس ہی آرا نفاس گوئید
در ایست سر آنرا بیان کنید
در حبیب ربانیت گفتہ است
لطیفہ ہم ہی گفتہ است
ابن فقیر از انست انفس دارد ۱۲

اسکو کرتے ہین بیان تصریح سے — ہم نجانو اسکے تئین تفضیح سے
کیفیت اسکی بیان ہو برمحل — ہو طریقہ پانچ پر اسکی مثل
نقشبندی کیفیت مثل شراب — کیفیت چشتی کا تاڑی کا حساب
مین نے کیفیت طریقہ قادری — خشک میوہ سے لکھی جیسا کھلی
سہروردی کیفیت جون بنگ ہو — اور فردوسی عنبیت رنگ ہو
بے شعور ہوتا ہو مردم در افیم — بوجھ لے اس رمز کو میرے فہیم
جبکہ در تحقیق کی اسکی سند — ہر نشہ والون سے لی اسکی سند
کیفیت کو جب دیا مین نے ملا — مترتب اس رمز کا مجھپر کھلا
قادریہ عالم بالا کو جائین — جب کہ اندر کیفیت کے خود کو پائین
خشک میوہ کا نشا ایسا سنا — پینے والون سے مجھے جسنے کہا
جبکی ہوتے نقشبندی در سرور — قہقہہ کے ساتھ ہوا نکا حضور
اور شرابی کے نشہ کا ہو یہ حال — مسکرانے قہقہہ کا ہو خیال
کیفیت ہو سہروردی فرخناک — عشق مین اندر سے ہو دل انکا چاک
ہو نشا سبز یکا سن ایسا اصول — اس نشہ مین دل کا غم جاتا ہو بھول
چشتیہ ہو باؤلے پھرتے رہین — ہو ہڑق شورش مین مست کرتے رہین
پیکے تاڑی جھوم کر چلتے ہین لوگ — بے محابا نشہ مین بکتے ہین لوگ
ظاہری مین دیکھتے ہین باحواس — خوب پہچانین ہین جو بیٹھا ہو پاس
ہر تمیز انکو دلے ہین بیقرار — ہو گئے مجبور اندر اختیار
حال والونکا یہی ہوتا ہو طور — کیجیو ہرگز نہ طعنہ کر تو غور
مین کہا تا اسلیے ہون نشہ باز — ہو مرا مرشد میان عشق مجاز
تو صلاے داد مجھکو دیکے داد — تیرے حق مین ہو صلا رکھو اسکو یاد

ختک میوہ سے لکھی جیسا کھلی
دفادریہ نسبت طریقہ قادریہ ہست
کیفیت طریقہ قادریہ کی نسبت
کیفیت طریقہ نقشبندیہ کی نسبت

کہتے ہین کرتا ہی تو اب کام کیا — عہد شکنی گر کرے کب ہو بھلا
دیکھ کر وہ سور ہا مجھکو لپیٹ — ہو گئے غائب یہ پانونکو سمیٹ
چند روز رون اسطرح گذرا جو حال — پیر کو سمجھا وہ عارف باکمال
آکے خدمت پیر مین توبہ جدید — جب کیا تب ہو گیا صادق مرید
از توجہ پیر وہ کامل ہوا — جسم و تن اُسکا مثال دل ہوا
تو تو اے فانی نرا کاہل ہوا — جو نہ در ذات احد واصل ہوا
مین نہین پیتا کوئی ہونگا نشا — یک نشا ہو کب اُسے چھوڑون بھلا
ذی خمر پیتا نہین ماء الشجر — مستی حق ہی مری نوعد گر
دل پہ تو چھایا سرور رنگ ہی — بے پیے اس دل پہ اُسکا رنگ ہی
ہر نشہ کا دل پہ ہی ہر دم سرور — ہو کے مین کیفی رہون اُسکے حضور
رد بر و حاکم کے جائین با حواس — مین تو مدہوشی مین جاؤن کھو حواس
ہر نشہ کا دل پہ ہی میرے ترنگ — گاہ افیون گاہ گانجہ گاہ بنگ
دل تو ہی سرور از سکر خمر — ہون سراپا در نشہ ماء الشجر
گر نہ باور ہو تو سن لو اسکا حال — رمز کی باتونکو تک کیجو خیال
در سرور ظاہری گو در بطون — لے گیا ہون کھینچ در خدبہ جنون
اُسکو بالتصریح کرتا ہون بیان — کھینچ کر لایا ہون بہر عاشقان
خوش تر آن باشد کہ سر دلبران — گفتہ آید در حدیث دیگران

حکایت در بیان سر سرور جو پانچ قسم کے نشہ کو پانچ طریقہ کی کیفیت پر تمثیل دیا

ہی حکایت در بیان سر سرور — کیفیت سُننے سے جسکے ہو ظہور
ہر نشہ کی اسکے اندر باشد حیث — نوعگی شیطان سے بازی بارحیث

اس حکایت کے دوران شاعر نے ہوش کی اہمیت اور حضوری فقرا کے عالم پر روشنی ڈالی ہے

ہون اگر پیدا بظاہر از منی — لیک خلقت نور سے میری بنی
اُس سے پیدا ہون نہین میتا ہی جو — بات لب پر آگئی ہی گو مگو
کر فنا اپنے تئین در ذات حق — تب کہانے کا ہی فانی مستحق

حکایت ہی شرابی کی جو ایک صوفی کے دست پر توبہ کیا بعد امتحان پیر ولی کامل ہوا

ہی حکایت یک شرابی کی لکھی — ترک کرکے جو ہوا کامل ولی
ایک تھا فاسق کہ نت پیتا شراب — ترک کی اُسکے نہین تھی اُسکو تاب
وہ گیا اکدن کسی صوفی کے پاس — اُنسے بولا جاکے سن لو حق شناس
آپ کیجے اس گھڑی مجھکو مرید — لیکن اسمین شرط بھی ہی سخت شدید
مجھسے چھٹ سکتی نہین ہرگز شراب — ہون بدولت اسکے مین خانہ خراب
ممتنع اسکو نہین کیجے گا آپ — گرچہ مین ہون جانتا ہی سخت پاپ
چھوڑنے سے اسکے مین مرجاؤنگا — اور بُرے فعلون سے مین باز آؤنگا
اُس سے بولے وہ ولی باخبر — دون اجازت مین بھی تجھکو شرط پر
سامنے میرے نہین پینا شراب — ورنہ تجھکو ہو نہین پینے کی تاب
اس شرائط پر کیے اُسکو مرید — ہوگیا رخصت یہان سے ہو مرید
جا کلالی مین لگا پینے شراب — ہوگئے موجود وان عالی جناب
مضطرب ہوکر وہ بطخی چھوڑ کر — وہ گیا اُس جاے سے جاے دگر
جا کسی گوشہ مین پھر پینے لگا — وان ہوے موجود پھر وہ باخدا
نصف شب کو گھر مین جا پینے لگا — اور دروازہ دیا اپنا لگا
کر خیال اسبات کا اب اس گھڑی — کس طرح سے آئین اندر پیر جی
دیکھتا کیا ہی کہ ہین موجود پیر — واصل حق مرشد روشن ضمیر

انبیا اور اولیا کا ہی پدر — جد تا آدم صفی بوالبشر
حکم رد کو فعل نافرمان کہین — ہون سنا تا حال اُسکا مین تمھین
گر کہے کوئی کہ تم اِسکو کرو — حکم کرکے رد وہ ہوے حیلہ جو
ہو بہ بالایش سخن تقریر کر — حق مین اُسکے کیون نہین ہووے ضرر
فعل یہ صادر ہوا ابلیس سے — ہو مرید اُسکا جو کوئی ایسا کرے
جاہتا شیطان تھا تقریر کر — فوقیت لیجاؤنگا بر بوالبشر
سرّحق سے تھا نہ واقف بے تمیز — ہوگیا وہ اس سبب رد عزیز
جانتا آدم کو تھا ہی خاک سے — کب خبر رکھتا تھا سر لولاک سے
جانتا اپنے تئین تھا نار سے — وہ کیا سجدہ نہین اس عار سے
کب خبر رکھتا تھا وہ اسرار کی — علویت وہ جانتا تھا نار کی
وہ جو سرّحق سے گر رکھتا خبر — سجدہ کرتا اُن سبھون سے پیشتر
حق سے پاتا تب صلاے معرفت — مل گئی اُسکو سزاے شیطنت
دو تجلی نے کیا جسدم ظہور — یک جلالی و جمالی در حضور
حق نے آدم کو دیا اپنا جمال — سرّحق پاکر ہوا صاحب کمال
پڑگئی اُسپر تجلی جلال — ہوگیا ابلیس خسران مآل
طوق لعنت پڑ گیا اُسکے گلے — وہ پسر سو جان دوزخ مین چلے
خلد از شان جمالی ہی عیان — اور جلالی سے ہی دوزخ کا نشان
چاہیے تھی عاشقونکی جو سزا — اُسکے تئین ابلیس نے سر پر لیا
شان محبوبی کی جو کچھ ہی روا — پاے فردوس برین خیر الورا
خلقت آدم ہوئی ہی نور سے — جان لے آیا یہان ہون دور سے
گرچہ مدت تک رہا مستور مین — در حقیقت ہون اُسیکا نور مین

دل مین اُسکے ہر گھڑی ہی خوف نار — اور بھائی خلد کی بھی ہی بہار
اس ترصد اور تشتت مین وہ یار — بندگی حق مین ہی لیل و نہار
اور طاعت اُسکے تئین کہتے ہین جان — بترصد و خوف ہی حق کا دھیان
خلد سے دوزخ سے ہی اُسکو نہ کام — عشق مین لیتا ہی وہ مولا کا نام
از بہار خلد وہ فرحان نہو — سنکے نام نار بھی بے جان نہو
دید کی امید مین اور وصل کے — طالب دیدار نت شادان رہے
خوف ہی اُسکے تئین خوف فراق — درد گر اُسکو ہی درد اشتیاق
عابد دن کے واسطے ہی بندگی — عارفون کی یاد ہی تا زندگی

تسلیم و رضا کے بیان مین

امر پر عارف کے سر تسلیم ہی — در رضا ہرگز نہ سر کا بیم ہی
دل مین غم ہو اور رخ پر ہو سرور — کیفیت تسلیم کی یہ ہی حضور
ظاہر و باطن مین جو ہو غم مین شاد — ہی رضا کی کیفیت سے یہ مراد

در بیان عصیان و نافرمانی

فرق نافرمانی و عصیان مین ہی — مغز ان رمز و نکا میری جانین ہی
معصیت تو مخلو ہو کیدن ضرور — عفو نافرمان کا کب ہو قصور
معصیت آدم سے آئی در ظہور — حکم رد شیطان کیا نزد غفور
معصیت وہ ہی سنو اے دوستو — گر کہے کوئی اسے تم مت کرو
فعل وہ ناگاہ اُس سے ہو گیا — ہوش اُسکا تھا نہین اُسدم بجا
مرتکب فعل نہی کا جو ہوا — ہو گیا در معصیت وہ مبتلا
جب کہ سرزد ہو گیا توبہ کیا — قربت حق مین وہ اُسدم آگیا
نزد حق نادم ہوا جب بوالبشر — سر حق کی تب ملی اُسکو خبر

خرقہ اسرار پہنے تھے جنید — فیض کی جنکی ہی ہمکو نت امید
خرقہ نعمت پہن کر اولیا — خلق کا وہ عیب دیتے تھے چھپا
اب سنو اس سر کو میرے دوستو — تمسے کہتا ہون اگر ناخوش نہو
خرقہ پوشی عیب پوشی خلق ہی — شیر کا برقع میان یہ دلق ہی
عیب پوشی کار کھودل مین وہیان — تب کرو خرقہ کی پوشش تم میان
اب ہوتے پوشش سے اسکے عیب جو — بلکہ اُس سے بھی زیادہ عیب گو
جسکی آئی ہر طرح سے امتناع — بے تکلف ہی وہ در مجلس سماع
ہی نہ یہ خرقہ مگر ہی پیرہن — جسم صوفی مین جو ہی در انجمن
ہی بھری خرقہ کے اندر سر کی بات — برخلاف اُسکے ہو پوشش بے ثبات
یہ بھی خرقہ ہی میان تار کفن — جو کہ اب پہنے ہی فانی در بدن
اے خدا فانی کو کر از عیب پاک — پرسش محشر کی ہیگی دل مین باک
لکھ گیا ہون شعر بالا دو ہزار — ختم پایا تو نہ سر کردگار
چاہتا ہون مین کرون اسکو ختم — پر نہین لکھنے سے رکتا ہی قلم
ہی بھری معنی سے میری مثنوی — حکم سے مولا کے ہی مین نے لکھی
سرّ حق کو جو کریگا دل سے رد — کیا کہون اُسکو مین اللہ الصمد
جو کوئی طعنہ کرے مقبول پر — نزد حق مردود ہو وہ پیشتر
کہتے مولانا ہین کیا عالی سخن — ہوش کرکے مثنوی کی بیت سن
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد — م میلش اندر طعنۂ پاکان زند

یہ حکایت ہی در بیان سر عبادت و طالب کے

ہی حکایت کاشف سر نہان — لب پہ آئی بات کرتا ہون بیان
ہی عبادت وہ کہ در امید و بیم — بندگی کرتا رہے رب کریم

جب ہوا بخشش کا اُسکے مدعا — آپ نے یک روز یارون سے کہا
گر کرون مین خرقۂ نعمت عطا — کیا کروگے میرے تئین تم دو بتا
حضرت صدیقؓ بولے اے حبیب — ہووے یہ خرقہ اگر میرے نصیب
خرچ صدقات مین کرون کوئی نہ کام — صدق ورزی مین رہونگا مین مدام
بعد اُنکے یہ کہے حضرت عمرؓ — از جناب حضرت خیر البشرؐ
گر مجھے بخشین حبیب کردگار — عدل خلق اللہ کرون لیل ونہار
خرچ عدالت کوئی نہین بھاتا ہی کار — آپ کو انعام مین ہی اختیار
یون کہے تب عرض عثمانؓ باحیا — از جناب حضرت خیر الورےٰؐ
میرے تئین خرقہ جو یہ ہووے عطا — مین رہون مشغول در جود وسخا
بذل سے بہتر نہین کوئی کام ہی — خلق کو بخشش سے نت آرام ہی
بعد اُنکے یہ کہے شیر خدا — اے جناب پاک احمد مجتبیٰ
خرقۂ نعمت جو ہو مجھکو حصول — عہد مین کرتا ہون از حضرت رسول
دل سے مین افزون کرونگا قدر دق — پہن کر اسکو چھپاؤن عیب خلق
سُنکے ایسی بات حضرت مصطفےٰؐ — خرقۂ نعمت دیے اُنکو بٹھا
بعد اُسکے اپنے یارونسے کہا — جب ہوا تھا خرقۂ نعمت عطا
مجھسے فرمایا تھا حضرت کبریا — اُسکے تئین خرقہ کو تم کیجو عطا
جو کوئی اس سر کو دے تمکو بتا — سو علی مرتضیٰؓ نے وہ کہا
خرقۂ نعمت کو پائے از علیؓ — حضرت خواجہ حسن بصری ولی
مستند مجھکو روایت یہ ملی — جسکے تئین تحقیق کرین نے لکھی
بعد اُنکے صوفی عالی مقام — پہن کر خرقہ کیے ویسا ہی کام
خرقۂ سر کو پہن کر با نیاز — عارف کامل ہوے قطب وجید

حکایت معراج حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و ذکر خرقۂ نعمت مرّ خرقہ

ہی حکایت ذکر معراج نبی ... یہ روایت اولیا سے ہی لکھی
جب گئے معراج کو محبوب حق ... ایک پل مین طی کیے ساتون طبق
وان سے گئے بالاے ازعرش مجید ... وہ صفات پاک حق ذات وحید
پردۂ حیرت کیے قدرت سے دور ... تھی نہ غیبت خبر حضوری در حضور
اس جگہ پہونچے نبی خیر انام ... ذات حق کا جس جگہ پر تھا مقام
جسکے تئین کہتی ہی خلقت لامکان ... ہوگا یک عالم ہی خارج از بیان
ذات اُسکی ہم عیان و ہم نہان ... کوئی نہین اُسکے تعین ہی مکان
دید حضرت کی بھی ہی بیرون ز دید ... گفتگو بھی جو ہوئی بیرون شنید
سر معنی تھا ہوا تھا جو کلام ... غیریت بیرون ہوئی در التیام
ہی دلیل قربت حق در قران ... تھا وصال حق درون از دو کمان
تھا صفات ذات کا ایسا وصال ... ہی نہین ممکن ممیز ہو خیال
میرے تئین ہی اسقدر حق الیقین ... احدیت سے ہوگئی وحدت قرین
فرق کچھ باقی نہ تھا اندر وصال ... احدیت وحدت سے خارج تھا خیال
وصل سے جب فصل کی ہوئی اقتضا ... خرقۂ نعمت ہوا اُسدم عطا
ہو مخاطب سوے احمد مصطفےٰ ... یون کیا ارشاد حضرت کبریا
جو کوئی اس سر کو دے تمکو بتا ... خرقۂ نعمت اُسے کرنا عطا
سیر جنت کی ہوئی اک آن مین ... دیکھ دوزخ کو لیے یک دھیان مین
لائے جب تشریف حضرت مصطفےٰ ... جسم مین تھا خرقۂ نعمت خدا
مدتون تک جسم اقدس مین رہا ... خوب خوشبوئی تن سے وہ بسا

پیر مرشد ہی تجلی سوم — مظہر حق جان لو اسکو بھی تم
ہی تجلی ظاہری اُستاد و اب — یہ تجلی بطون ہی سر رب
لطفہ باطن سے ہی اُسکے ظہور — جو بھرا سینہ مین مسترشد کے نور
باطنی اِسکا ہوا وہ تو پسر — جو ہوا فیض بطون سے بہرہ ور
قلب اور سینہ ملا کر چشم وا — اُسکے سینہ مین بھرا نور خدا
ہی خدا کا ہادی و مرشد بھی نام — یہ صفت اُسکی ہی مرشد مین تمام
دو تجلی کو یہ دنیا ہی بتا — کب کسے معلوم تھا اسکا پتا
تو جہاز ہیگا میان وہ ناخدا — ہو روان مرکب زِ امر باخدا
پیر مرشد کیا ہی سر معرفت — فہم کر وہ ذات حق کی ہی صفت
قلب طالب جیون صدف ہیگا غریق — ابر نیسان چشم مرشد کر تمیز
ہو اگر مرضی خدائے کردگار — ہو ترے سینہ مین دُر شاہوار
کب صفت مرشد کی ہو سکتی ادا — الغرض تو بوجھ اُسے سر خدا
وہ تجلی خاص ہی ذات خدا — بندگی اُسکی کیا کر تو سدا
مرتد مرشد کی مشرک ہی خبر — پیر کا منکر ہی کافر سر بسر
کافر نعمت کو کافر سب کہین — بات سچی ہی بُرا مت کہہ ہمین
کہہ گئے ہین یون امام دوجہان — جعفر صادق امام عارفان
ہیگی تولید پسر دو بار جان — ایک ظاہر ایک باطن کو پہچان
باپ سے پیدا ہوا ظاہر مین تھا — اور باطن مین یہ مرشد سے ہوا
پیر مرشد تو خدا کی شان ہی — پیر مرشد دین ہی ایمان ہی
جو کہ مرشد کو لیا پہچان ہی — حق تعالیٰ کا اُسے عرفان ہی
کر کے اس جا ختم غانی یہ بیان — کیفیت معراج کو اب کر عیان

اقوال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باپ کی لازم اطاعت ہی ضرور — ہی پدر کی شان باشان غفور
گر وہ سمجھے باپ کو لاعلم ہی — بوجھو اُسکو بھی نہین باعلم ہی
باپ گر جاہل ہی ہی رب مجاز — شان والدین یہ کہنا ناجواز
باپ کی بھی جہل مین اسرار ہی — بوجھنا اس سر کا مشکل کار ہی
ہی ممکن رمز کا دینا پتا — جانتے ہم ہین اور جانے ہی خدا
عارف کامل ہو اور ہو مولوی — زاہد و عابد ہو اور ہو متقی
حافظ قرآن ہو ہو حاجی اگر — باپ کو گروہ رکھے نوع دگر
اور یہ سمجھے مین ہون صاحب اتقا — باپ سے رتبہ مرا ہیگا بڑا
جان لو یہ سب رہیگا دان دھرا — جائیگا اعراف مین ہی یہ لکھا
جائینگے کیونکر میان باغ ارم — خلد ہی مان باپ کے زیر قدم
گر دعا دے خلد مین جاے چلا — جاے دوزخ کو اگر دے بد دعا
ہین یہ فرماتے جناب مصطفے ا — باپ کافر بھی ہو اُسکو ماننا
اور تجلی دوم اُستاد ہی — جس سے ظاہر علم کا ارشاد ہی
اپنے شاگردونکو دیتا ہی سکھا — علم جو اُسکے ہی سینہ مین رکھا
علم کے نقطہ کو لاکر از زبان — گوش مین شاگرد کے کرنا بیان
حافظہ اُسکا ہوا جو بہرہ ور — سیکھ کے عالم ہوا وہ مشتہر
یہ صفت بھی ہی خداے پاک کی — اُس سے پائے علم صورت خاک کی
مالک کونین ہی ذات قدیم — ہی سمیع و ہی بصیر و ہی علیم
جب ہوا خالق کی قدرت سے بشر — اُسنے بخشا علم و ہم سمع و بصر
باپ کے رتبہ سے رتبہ کم نجان — ہی یہ مولا حرف کا یہ بات مان
گر ہوئی تقصیر ہو کچھ اور خطا — عفو کی تو ڈھونڈھ لے اُسکی رضا

بے مدد فقرا نہ نکلا اُسکا کام — رہگیا محشر کا باقی انتقام
باپ کی ایذا وہی ہی ناصواب — حشر مین مولا کو کیا دیگا جواب
کہتے ہین وہ باپ کے گئے تھے حضور — عفو اُنسے اپنا کروائے قصور
مین یہ کہتا ہون رکھو یہ دلسے دور — حشر مین ہون داد خواہ نزد غفور
فانی اب قصہ کے تئین کر اختتام — لکھ رموز اسکا کہ ہیگا جس سے کام

اس حکایت مین بیان ہی سر ربوبیت پدر و مادر و اُستاد و پیر و مرشد بہر عرفان

یک حکایت ہی رموز داستان — جسکے تئین کرتا ہون مین اسدم بیان
اسکے تئین تو جان سر عارفان — سر نہان کو مین کرتا ہون عیان
خالق کون و مکان جن و بشر — ہی خدائے پاک جو ہی جلوہ گر
اُسکی قدرت سے ہوئی خلقت تمام — جانتے اسکے تئین ہین خاص و عام
جب تجلی نے کیا اُسکے ظہور — باپ نے پیدا کیا تب اپنا پور
ہوگیا پیدا یہ از قوت پدر — نطفۂ صلب پدر سے وہ بشر
ہی مربی جان لے رب مجاز — والدیت کا بھرا اسمین ہی راز
خالق و والد کے معنے ایک ہین — وحدت و کثرت کے معنی لیک ہین
وہ کیا پیدا جہان جن و بشر — یہ کیا پیدا فقط اپنا پسر
قدرت خالق سے ہی پیدا بشر — قوت والد سے ہی پیدا پسر
ہی بشر کا لفظ اور لفظ پسر — ایک ہی تجنیس مین با یک دگر
ہی پدر رب کی تجلی اولین — بوجھ لے جو بات سب مین نے کہین
رازق اسکا ہی خداوند جہان — باپ ہی رازق بنا اندر مکان
جو کوئی ہو باپ کا تقصیر وار — اُس سے راضی کب ہوئے پروردگار

حدیث شریف
الوالد باب من ابواب الجنة فان شاء فاضع هذا الباب او احفظه

معذرت کرآخرش عالی تبار — سر کے تئین روے زمین لائے آثار
دفن ہین یکجا یہ سہ دو اولیا — زیر مسجد انکا ہی مرقد بنا
جامع مسجد جو ہی شاہ جہان — اُسکے نیچے سوتے ہین سہ درمیان
کہتے ہین سوتا تھا جب بید اوگر — حضرت سرمد اُسے آئے نظر
سر برہنہ ہاتھ مین لے اپنے تیغ — کہتے تھے مارونگا موذی بید دریغ
یا کبھی وہ دیکھتا تھا بادشاہ — مجلس سرور مین اُنکو داد خواہ
کہتے تھے مظلوم ہونہین دین پناہ — مجھکو مارا اسنے بیگانہ گناہ
اسطرح چالیس دن دیکھا کیا — رات کو سونے نہین اُسکو دیا
جب ہوا مجبور وہ بید اوگر — اجتماع صوفی کیا وہ اپنے گھر
رات کا احوال سب اُنسے کہا — سنکے ہوش اُنکا نہین باقی رہا
یون لگے کہنے کہ مجھسے ہو نہ کام — ہیگا سرمد مقبل خیر الانام
لیک یک درویش ہین عالی مقام — مشتہر سید محمد اُنکا نام
در شہر قنوج ہی اُنکا قیام — اُنسے نکلے گا تمہارا شاہ کام
سنکے اُس بید اوگر نے خط لکھا — اُنکے تئین باشان و شوکت سے بلا
حال دل اپنا انھین سے سب کہا — وہ دے چادر اُسے اپنی اوڑھا
اور کہا چادر کو سونا اوڑھ کر — دیکھ تو آتا تجھے ہی کیا نظر
خواب مین دیکھا یہ اُس شب بادشاہ — جب ہوا حضرت سے سرمد دادخواہ
یون کہے سرمد سے تب خیر البشر — سرمدا بغصہ کو اپنے دور کر
اب مرا فرزند تو ہی درمیان — اس سبب سے مین نے دی اُسکو امان
از طفیل حضرت روشن ضمیر — عارف باللہ درویشون کے پیر
آفتاب دین ولی قطب زمان — بعد چلہ کے وہ شہ پایا امان

بادشاہ کا دل ہوا سنکر کے شاد — بن پڑی قاضی کی پھر مانگی مراد
آخرش سرمد کی پاکے بددعا — بعد قتل اُنکے گئی اُنکی قضا
اسطرح لگتے ہی سن ولیونکے تیر — اُس قضا کی تھی قضا آئی اخیر
بادشاہ کا حکم یون صادر ہوا — لاؤ سرمد کو پکڑ کر بر ملا
لیگیا اُنکو پکڑ شہ کا وزیر — مفسدہ اصلی کا بانی وہ شریر
زیر مسجد جاکیا اُنکو کھڑا — گرد آنکے خلق کا مجمع ہوا
ہوگیا سیّاف کو یہ حکم شاہ — قتل کرا اِسکے تئین ہی پر گناہ
اُسنے بھی سن حکم کر کے تیز تیغ — کردیا تن سے جدا سر بیدریغ
روے خلقت دیکھکر آنسو بہا — اور قوی شیطان کا نکلا مدعا
اس عطا کو اے جناب کبریا — حضرت سرمد کا ایسا دے شفا
یہ بھی ہوا اسطور سے اک دن شہید — پیش حق رتبا ملے مجھکو مزید
آخرش کو فرق اُس مظلوم کا — اس زمین سے عالم بالا چلا
جو چلا اوڑ کر کے سوے آسمان — رو دیے سُن حال کو شاہ جہان
دیکھکر نفرین کیے سارے ملک — شاہ پر موجود تھے جو بر فلک
آخرش یک آئے آسجا اولیا — یون کہے سرمد یہ تم کرتے ہو کیا
ہنسکے بولا سر نہین منصور ہون — عالمونکا ہین سمجھتا زور ہون
رنگ منصوری اگر دکھلائیگی — ایک عالم سے نہین اس جا بچی
مین تو ہون بندہ درعالی حسین — قتل والا پائیگا ہرگز نہ چین
سنکے یہ بیداد گر نے رو دیا — آئی اپنی عقل ساری کھو دیا
پھر قضا آئی قضا والے کی تب — ہوگیا مغزول قاضی در غضب
خوب دیکھا خون کرنیکا مزا — زندگی ہوئی تلخ در عزل قضا

اُنسے یون پوچھا وہ قاضی ہوشمند — تم ولی ہو گے ہوئے امرو پسند
عاشق اللہ ولی عالی جناب — رمز کی باتین کہے اندر جواب
کیا سمجھتا رمز کو وہ ناصواب — اُسکے دلمین تھا بھرا غصہ عتاب
یون کہے قاضی سے وہ مرد خدا — مجھسے تو یہ بات کیا ہی پوچھتا
ملتی عورت ہی نہین جسدم مجھے — دلکو بہلاتا ہون مین ان لوگ سے
بولا کیا کرتے زنا بھی ہو میان — بولے مستی کو نکالون مین کہان
بولا کیا پیتے ہو تم صاحب شراب — بولے جب ملتا نہین ہی مجھکو آب
پوچھا مجھسے ہی کیا حال شراب — دل ہوا ہی عشق مولا مین کباب
بولے اور چوری کا جو ہو مال ذر — چاہیے دینا اسی مین صرف کر
بولا کیا تم کھیلتے بھی ہو قمار — بولے ہی خناس سے نت جیت ہار
پھر کہا چوری بھی کرتے ہو میان — بولے ہون آنکھین چراتا از بتان
ہنسکے قاضی نے کہا اے سینہ زور — مین نے شرعی آج پکڑا تجھکو چور
ہی ڈر تجھکو ذرا شرع نبی — بولے ہون مجبور ہی شیطان قوی
نافذ شرع نبی غصہ مین آ — بول اُٹھا آئی ہی اب تیری قضا
اُس سے فرمائے ولی باخدا — گر قضا آئی ہی جائیگی قضا
روبرو بیداد گر ہو دادخواہ — بولا قاضی لیجیے سُن بادشاہ
سب طرحسے اِسپہ واجب ہی قصاص — ہی نہین ممکن کہ وہ پائے خلاص
ہی مرا فتوی اُسکے قتل پر — قتل کر جلدی اُسے دیری نکر
رمز فقرا کے ذرا بوجھا نہین — قتل کا فتوی دیا وہ اہل کین
جو بنائے اُسکے تئین شیطان قوی — مارے غصہ کے ہوا وہ مدعی
وہ تو بولے معرفت کے تھے رموز — بوجھنے سے عقل تھی اُسکی عجز

وہ ہوا مظلوم درجہ شدید — یہ ہوا درد درخود ثانی یزید
وہ خلافت کے لیے ایسا کیا — یان حصول سلطنت تھا مدعا
حشر مین دیگا خدا اسکی جزا — ہی یقین پائے یہان بھی ہو سزا
اسکے اوپر اور یہ طرہ ہوا — بیٹے جی بھی باپ کو ایذا دیا
ہو گئے محبوس در قید شدید — کھانے اور پینے کی ہوئی سختی مزید
وہ بچارا جو کہ تھا پیر ضعیف — شاہ دوران متبع شرع شریف
پھر کیا شدت کا اسپر بھی عذاب — ہو کے عالم کیا کیے کار ثواب
ہی نہ یہ توہین شہ بیداد گر — بات سچی تھی لکھا اسکو مگر
بادشاہ عادل وہی ہی بادشاہ — ورنہ سر پر اسکے عالم کا گناہ
اب یہان کا معاملہ اللہ پر — جھوٹ تو فانی خدا ہی داد گر
آئی اب اس شاہ کے دل مین یہ بات — لیجیے سر مدیان کی بھی حیات
جانتے تھے عارف باللہ انھین — ایک مارے خوف کے اب کیا کرین
دل مین انکے تھا برابر یہ دغدغا — تا ندین حق مین ہمارے بددعا
انکا یہ بھائی تھا منظور نظر — قتل کی پائینگے جسدم وہ خبر
دیکھیے کیا کیا مچائین شور و شر — چاہیے دینا انھین بھی قتل پر
پر نہ آتی تھی کوئی تدبیر ہاتھ — مشورہ آخر کیے علما کے ساتھ
ایک تھے قاضی قوی جو زشت خو — عارف و درویش کے پورے عدو
رو برو شہ کے لیے بیڑا اٹھا — حضرت سرمد کے بہر قتل کا
عالم ظاہر ولی کا مدعی — نام نامی جنکا تھا قاضی قوی
انکے دن پایا انھین جو راہ مین — مست حق تھے جو سبیل اللہ مین
جو برویان نوجوان تھے گرد و پیش — وہ تو تھے مدہوش بس در حال خویش

ہر حکایت یک ولی دین پناہ — پایۂ تخت ہند کا تھا بادشاہ
تھا خدا کی معرفت کا وہ تو کوہ — نام نامی اُسکا تھا دارا شکوہ
دی خوشی سے باپ نے تھی سلطنت — در حیات خویش آسے از کرمت
سلطنت ظاہر نے اُسکی جان لے — اور بہت عالم کا وہ ایمان لے
تھی میان سرمد کی منظور نظر — جن پہ تھی چشم عطا خیر البشر
عارف و کامل تھے وہ وارستہ حال — مشتہر عالم مین تھے صاحب کمال
تھے مولا ولی عالی جناب — شاہزادہ کو کیے عرفان مآب
باوجود ہونیکے در شہزادگی — معرفت حق مین کتابین کئی لکھی
اولیا کے ذکر مین تھی یک کتاب — مشتہر تصنیف ہی عالی جناب
مین نے تو دیکھا اُسے یکبار تھا — مشتہر جو ہی سفینہ اولیا
سلطنت کے واسطے ملحد بنا — ہوگیا بھائی عدوے جان کا
مسئلہ تکفیر علما نے لگا — سب نے اُسکے قتل پر فتوی دیا
اُس موحد کو دیے ملحد بنا — سُن لو اُن علما کا تم پاگل پنا
سیم و زر کے واسطے بیچے وہ دین — کر لو میری بات کو یار و یقین
آخرش بھائی نے اُسکے یون کیا — جو نہین لازم ہی غیر ونکی سزا
سیم و زر کی اُسکو زنجیرین پہنا — روبرو بھائی کے تئین بلوالیا
بھائی کو بھائی نہ اُسکی سلطنت — سر پر اُسکے چڑھ گئی جو شیطنت
عارف باللہ وہ کامل فقیر — روبرو جسدم گیا ہو کے اسیر
حالمان پر دغل فتوی سُنا — دے دیے فرمان اُسکے قتل کا
تھا کھڑا سیاف لیکر اپنی تیغ — سر کیا تن سے جدا کیا بیدریغ
لیگئے نعش اُسکی اُسجا سے گھسیٹ — اور تن مظلوم پر کی مار پیٹ

آپکے زیر زنخدان یک عصا — تھا ولیکن وہ عصا بلور کا
اُنکے تیئن ٹیکے کھڑے روشن ضمیر — غوث الاعظم پاک حضرت دستگیر
اُسگھڑی ہوتا تھا سبکو یہ یقین — ہین عصا سے زور دیتے ہیں زمین
روے اقدس مائل سرخی ہوا — اسقدر کہ عکس پڑتا بر عصا
رنگت سرخی عصا پر تھی نمود — کیفیت مین تھی ترقی زود زود
ایک نعرہ کرکے خواجہ قطب دین — گر پڑے سکتہ کی حالت مین وہین
وہ جو بیخود ہو ہوئے فانی بہ حق — چاہتی تھی یہ زمین ہو جاے شق
سنکے نعرہ ہاے اُس جان باز کا — چرخ کرتا قصد تھا پرواز کا
اسقدر تاثیر تھی وان بیخودی — حاضرین مجلس کی ہوئی حالت وہی
اسطرح مجلس رہی تا دیر پا — جو کوئی حاضر تھا وان بیہوش تھا
جب افاقہ پاے از حال اخیر — بیٹھ گئے مجلس مین تب روشن ضمیر
دیکھکر حالت کو خواجہ قطب دین — تک رہے خاموش تب حضرت معین
تب جناب غوث الاعظم محی دین — خواجہ قطب الدین کی دیکھی حالت ہین
از کرامت اپنی زندہ کر دیے — بعدہ حضرت معین سے یہ کہے
قطب عالم ہو اور یہ صاحب کمال — لیک رحلت پائی اندر وجد و حال
خلق کو ہوتا ہے اس سے فیضیاب — اس لیے زندہ کیا اسکو شتاب
اولیا ہونے مین اسکے شک نہین — دو خلافت جلد اسے بھائی معین
تو برس کے تجھے جناب قطب دین — جو خلافت پائی از پیر معین
کر تمام اس جا یہ فانی داستان — عارفون کی کر شہادت کو بیان

حکایت در بیان شہادت شاہزادہ دارا شکوہ و حضرت سرمد رضی اللہ عنہ بظلم شاہ بیداد گر

بہر ضیافت خادم عالی مقام — خادم محبوب پکوائے طعام
الغرض دعوت رہی جب روز چند — حضرت خواجہ کیے دعوت پسند
ایکدن فرمائے اُنسے شاہ دین — ضیافت خاص اتبلک ہوئی نہین
دعوت اصلی تمھاری ہی سماع — گرچہ ہی نزدیک میرے امتناع
پر نہ اُس سے اسقدر ہی احتراز — مجھکو کیفیت ہی عشق بے نیاز
اب مجھے لازم ہوئی دعوت ضرور — کیفیت سے دل ہو بھائی کا مسرور
اب ہی بھائی دل کو اہی بھائی معین — مین بھی ہون جلسۂ سماع کا ہمقرین
ہوئی قوالونکی آخر جستجو — ڈھونڈھتے پھرنے لگے سب کو بکو
آخرش یکجا ملا مرد ضعیف — تھی ولیکن اُسکی آواز لطیف
جب ہوا حاضر بجا لایا سلام — حاضرین کرنے لگے تب اہتمام
حکم محبوب خدا اُسکو ہوا — اندرون حجرہ کے گاے یانسے جا
جب گیا حجرہ مین خادم ہوشمند — کر دیے حجرہ کے دروازہ کو بند
اندرون حجرہ کے ہوے خوفناک — وہ لگانے بالحان دردناک
غزلہاے نعت حضرت مصطفا — اور غزلین در تعشق کبریا
جب ہوا مضمون معارف دلنشین — وجد کی حالت ہوئی پیدا وہین
حضرت خواجہ اُٹھے ہو بیقرار — کرکے نعرہ ہاے چندین بے شمار
کیفیت مین آچلے جو چند گام — حضرت خواجہ معین عالی مقام
اُنکے نعرہ سے زمین ایسی ہلی — ہوئی پیدا حاضرین کو بیکلی
وجد کی تعظیم کر عالی مقام — حضرت غوث الصمد کیتے قیام
مجلس حالت ہوئی جب تک تمام — تب تک استادہ رہے عالی مقام
لیک بحر کیفیت مین تھے غریق — حالت سکتہ مین تھے سارے رفیق

اُس مکان کی اوسکو خواہش ہو ضرور — مین نہ دون اُسکو بلا عفو قصور
جب سنے یہ حال از رب غفور — دل پہ اُنکے ہوگیا پیدا سرور
ہوکے شاداں آئے تب سوے مکان — پھر رہے تا زیست اپنی شادمان
حق تعالی کا نبی پر پیار ہے — انبیا کے دل مین اسرار ہے
انبیا کی ذات ہیگی بے خطا — ہے درون یک خطا صدہا عطا
جو کہ ہون غافل خدا سے یکزمان — یاد کا غفلت کے اندر ہے نشان
ختم کر ظاہر کی فانی قیل وقال — لکھ تو سیّر اولیا در وجد و حال

حکایت در بیان ملاقات حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہما کی

یک حکایت ہے بزرگون سے سنی — جو حکایت نظم کرمین نے لکھی
قطع کر منزل اور قطع رنج راہ — حضرت خواجہ معین الدین شاہ
پہونچے جب بغداد مین عالی جناب — رہبر دین قدوۂ عرفان مآب
ساتھ آئے اُنکے خواجہ قطب دین — جو مرید خاص تھے اہل یقین
گرچہ تھے وہ عمر و سن مین خرد سال — لیک تھے اُس عمر مین صاحب کمال
آخرش آئے درون خانقاہ — از پئے دیدار محبوب الٰہ
غوث کے جسدم ہوئے خواجہ حضور — آپ اُنھے دیکھ اُنکو از فرط سرور
جب ہوا آپسمین یار و معانقا — سر ربانی کا دروازا کھلا
جب ملے آپسمین ہر دو دین پناہ — حلقہ مردم تھا گرد مہر و ماہ
تھام کر بازو بٹھائے اپنے پاس — خواجہ پاکان کو حضرت خیر ناس
مسند عالی پہ تھے حضرت محی — قرب حق مین تھے بیٹھے متکی
اور محاذی مین ہوئے مسند نشین — عاشق حق حضرت خواجہ معین

حشر تک تم کیون نہو یون اشکبار — صورت عفو نہین ہو زنہار
جب تلک راضی نہوگا اوریا — عفو ہو تقصیر یہ کیونکر بھلا
اوس نبی اُس سے کیے تھے تم فریب — مین بھلا کیونکر ہون اُسکا اب مجیب
قبر پر جاکے اُسے راضی کرو — گر کریگا وہ عفو تب عفو ہو
قبر پر جا آخرش زندہ کیے — اُس سے تب امر رضا اپنا کہے
سنکے بولا یہ نبی سے اوریا — مین ہون راضی تمسے پیغمبر خدا
مین ہوا حکم نبی سے یان شہید — امر کے باعث ملا رتبا مزید
حضرت داؤد سنکے اُسکی بات — ہوکے خوش آئے مکان عالی صفات
حضرت باری سے پھر آئی وحی — ہو گئے تم اس رضا پر خوش نبی
اُس سے جاکے سب کہو تم اپنا حال — فکر ہے میری ہو تیرا انتقال
جب کہوگے حال اُس سے صاف صاف — دیکھتے ہین جب کرے تمکو معاف
بار دوم جب کہے صاف اوس سے حال — وہ کیا خواہش کو اُنکے جو خیال
عرض اُسنے تب کیا اے پاک دین — ہون تمہارے زور سے راضی نہین
سنکے اُس جا سے چلے ہو بیقرار — جانب صحرا ہوئے پھر اشکبار
سالہا یون ہی رہا حال نبی — گھاس تک پلکون کے اوپر جمگئی
وحی آئی پھر زسوے کردگار — صبر کر داؤد مت رو بے شمار
استون کو جاکے تو تعلیم کر — آہ وزاری سے تو اپنی درگذر
یہ کیے تب عرض اے بار الٰہ — خیر ترے در کے نہین ہمکو پناہ
خصم تو راضی نہین ہم سے ہوا — صبر آوے دل مین کیونکر کبریا
حکم آیا ہے نہ اب زاری ضرور — حشر مین بخشیگا وہ تیرا قصور
خلد مین ایسا بنا ہوگا مکان — اوریا عاشق ہوا سپہر بے گمان

اس مسرت مین رہا کرتے دوام — بھول گئے اس وصل مین فرقت کا نام
یہ بلا آئی تھی تھی یہ ابتدا — اب بلا آتی ہی جون کوہ بلا
صبحدم مسجد مین تھے بیٹھے نبی — ہر طرح مسرور تھے شاداں تھا جی
اُس گھڑی دو شخص آئے غیب سے — ہی یقین ہونگے ملک لاریب سے
پاس اُنکے آئے بہر امتحان — حکم سے رب کے وہ آئے تھے وہان
تھے وہ صورت مین مثال دادخواہ — جان کر آئے تھے انکو دین پناہ
ایک نے اُسدم کیا انسے سوال — سنیے کرتا عرض ہون فرخندہ حال
بکریان ننانوے تھین اسکے پاس — میرے تو ایک ہی تھی کر لیجیے قیاس
میری یک بکری کو لی ہی ان نے چھین — پوچھیے اس سے شمع شرع مبین
جھوٹ مین کہتا ہون یا ہی راست بات — سنکے اُس سے پوچھے تب عالی صفات
اسکی یک بکری کو تو نے چھین لی — تیری تو ننانوے کثرت سے تھی
چاہیے ہونا تجھے اب حق شناس — اسکی بکری دے جو ہیگی تیرے پاس
بولا کرتا ہون مین تمسے عرض حال — آپ اپنی پر نہین کرتے خیال
آپ کی ننانوے تھین بیبیان — اور یا کے ایک ہی تھی اے میان
اُسکو چھینے آپ کر اُس سے فریب — آپ کے لائق نہ تھی یہ بات زیب
حضرت داؤد سنکر اُس سے حال — ہو گئے افسردہ دل اور پُر ملال
دونو تو پیک خدا کے چل بسے — آہ کر کے یہ تو سجدہ مین گئے
آخرش کرتے ہوئے شور و فغان — گھر سے نکلے جانب صحرا دوان
سالہا اسطور پر روتے رہے — آنسوؤن سے مُنھ کو دھوتے رہے
اشک سے صحرا مین یک دریا بہا — اور چشم پاک پر سبزہ جما
پھر کرم کی جو ہوئی حق کی نگاہ — وحی آئی انبیہ از بار اکہ

اک مہم ہے سخت امر ناگزیر — تجھکو لشکر کا مین کرتا ہون امیر
تجھکو جانا چاہیے بہر غزا — مستعد ہو جا تو در راہ خدا
مارنے مرنیکا ہیگا اُسمین کام — گر شہادت ہو تو ہو عالی مقام
پاؤگے گر فتح تم کفار پر — ہوگے در ہر در جہان تم نامور
کہتے ہین وہ جاے تھی بس پر خطر — پھر نہ آیا کوئی وانسے فتح کر
اس لیے بھیجے تھے یہ اسکو وہان — تا نہ آئے پھر وہان سے یہ یہان
جب نہ آئیگا وہان سے پھر امیر — ہوئیگا مطلب مرا فی الضمیر
اوریا نے انکی باتین کین قبول — جان کر واجب وہ فرمان رسول
بیکہ رخصت ہو گیا بہر غزا — یان تو پھر حضرت کا دل شاداں ہوا
اُس جگہ بھیجا اُسے بہر جہاد — جو پھرا وان سے نہ کوئی بامراد
ہو گیا مارا گیا ہو کر شہید — اور وہ تھی جاے اس جا سے بعید
جب وہان پہونچا لڑا کفار سے — آخرش مارا گیا تلوار سے
جب خبر پہونچی شہادت کی اُنھین — ہو کے خوش دل سے کہے ارجعون
پہلے رسم تعزیت جاری کیے — بعد عدت اُسکے پھر طالب ہوے
آخرش یاروں سے اپنے کر صلاح — اُس عفیفہ سے کیے اپنا نکاح
ہو گئے مسرور جام وصل سے — تھے بہت بیتاب اُسکے فصل سے
اوس زن امت کو کیا رتبہ ملا — ہو گئی آخر کو زوجہ انبیا
تھے سلیمان اُسکے بطن پاک سے — ہو گئی وہ پاک جو تھی خاک سے
ایک سر اس عشق کا مجھکو ملا — تھا یہی جسکے تئین مین نے لکھا
سر سے خالی نہین لغزش میان — پر جہ جا مین کیا کرون اسکو بیان
حضرت داؤد زیب انبیا — آگئے فرحت مین گئی سر سے بلا

ایکدن مسجد مین پڑھتے تھے زبور — اور کے آیا رو بر و اُنکے طیور
اسطرح کا خوش نما تھا پر صدا — جان و دل سے ہو گئے اُسپر فدا
آن خیال اینکہ دام اولیاست — م — عکس مہ رویان بستان خداست
لاے دل مین اپنے وہ شیرین نفس — ہم کرین محبوس اسکو در قفس
یہ خیال آتے ہوئے وان سے اوڑا — اُسکا دام عشق تھا اُنپر پڑا
جسطرف جاتا اور اُڑا تھا وہ طیور — یہ بھی جاتے تھے دوان از دور دور
بام کے نزدیک جا کے اور گیا — بام تھا وہ در مکان اوریا
وہ فرشتہ تھا خدا کا جان لو — انکو بتلایا وہ راہ عشق کو
بام پر جسدم گئی انکی نگاہ — دل پر انکے کھل گیا سر الٰہ
دیکھا اُسپر ہی پری رو یک حسین — لیگئی دل کو نبی کے وہ تو چھین
تھی قبیلہ اوریا بطشار نام — چشم آہو مہ جبین شیرین کلام
عاشق روے جمال اُسکے ہوے — نالہ پُر درد کر آخر پھرے
ہر قدم پر کرتے تھے نالہ و آہ — بیقراری مین تھی ہوتی قطع راہ
آخرش پہونچے جو وہ اپنے مکان — کرتے تھے فریاد و نالہ اور فغان
بیقراری مین گزارے روز و شب — دل کی بیچینی سے تھا شور و تعب
ایک کس تھا معتقد اُنکا بڑا — جس جگہ روتے تھے وہ تو آپڑا
دیکھکر انکے تئین وہ خستہ حال — اُسکے تئین بھی غم ہوا انکا کمال
حال دل اپنا دیے اُسکو بتا — اُس سے پوچھے اپنے دلبر کا پتا
اُنسے اُسدم وہ بیان ایسا کیا — نام بطشا ہی قبیلہ اوریا
وہ تو ہی مخصوص اُمت آپ کا — آپ پر وہ جان کرتا ہی فدا
امتون مین اوریا تھا خوش صفات — اُسکو بلوا کر کہے یون باکذات

مین ہی آارہ تھا لوآمہ بھی تھا | اندنون ہی ملکمہ سے دل لگا
مطمئنہ کا بھی دن آیا قریب | ہو طمانیت تو ہو وہ بھی نصیب
کر تمام اس نفس کا فانی بیان | لکھ حکایت دوسری تو اہی میان

حکایت لغزش حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کی پیدا ہونا عشق کا بر جمال بطشار زن اوریا

ہو حکایت زلت داؤد کی | ہوئی مرضی جیسی اُس معبود کی
حضرت داؤد پیغمبر خدا | در عبادت مشتغل رہتے سدا
اس طرح کے تھے فصیح و خوش بیان | مشتہر ہی لحن داؤدی میان
ہوتے جب مشغول در ذکر خدا | کس خوش آوازی سے وہ کرتے ادا
بلبل نغمہ سرا مدہوش ہو | ہوتے تھے مدہوش سن آواز کو
تھا خوش آوازی کا اُنکی معجزا | یہ صفت مخصوص تھی در انبیا
دوسرا اک معجزا اُنکا یہ تھا | ہوتا آہن نرم اُنکے ہاتھ جا
ہاتھ سے لوہے کو جب دیتے دبا | نرم مثل موم ہوتا ہی لکھا
زہد مین اوقات ہوتی تھی بسر | تھا نہ کچھ ظاہر کا اُنکے کرّ و فر
ایکدن کرتے تلاوت تھے زبور | اُس گھڑی خالق کا تھا اُنکو حضور
دیکھتے کیا ہین کہ ہی اُسمین لکھا | ہی مقرب وہ جو ہو اندر بلا
پڑھکے وہ آنکھو نسے آنسو کو بہا | حضرت باری مین یہ مانگی دعا
میرے تئین کر مبتلا اندر بلا | تا کہ مین ہون مقرب تیرا خدا
وحی یون آئی ز رب ذوالجلال | کب بلا کا ہو سکے تجھسے سنبھال
جب کیا اصرار ایسا بار بار | حکم یون آیا ز حضرت کردگار
جانتی ہی اسدم ترے اوپر بلا | تو تحمل کر سمجھ تیر قضا

نفس امارہ ہی گھوڑیکا سوار — کہتا ہی نیکی نہ کیجو زینہار
تبع اُسکے ہین فساق زمان — حال اُسکا کیا کرون تمسے بیان
تابعدار ونکو وہ اپنے دے لگام — ہر گھڑی لیتا ہی اُس سے کام
مطمئنہ سے یہ قلب ہی مطمئن — ترجمہ قرآن کا ہی یہ من وعن
مطمئنہ ہی وہی پہچان لے — شان اُسکی من عرف ہی جان لے
نفس امارہ ہی کافر اسکو جان — مارنا اُسکا روا ہی بات مان
نفس امارہ ہوے جسدم فنا — تب یہ لوامہ رہیگا درمیا
جبکہ لوّامہ بھی پائیگا فنا — ملہمہ ہوگا ترا مشکل کشا
دمبدم دیتا رہے تجھکو خبر — از امور این جہان ہر خیر وشر
ملہمہ کے سرّ سے آگاہ ہو — ہو علیم رمز سے گو مگو
عارف باللہ پھر ہو جائیگا — مطمئنہ کو بھی اسمین پائیگا
خواہش اپنی نفس امارہ کو جان — بوجھ اسمین ہی خودی کا امتحان
مطمئنہ ہی مشیت انیزدی — واقف اسرار ہو در بیخودی
سرّ نفسونکا مین کرتا ہون بیان — جان لے اسکو رموز عارفان
چار نفسون کا ہی ذکر اندر قرآن — در حقیقت ایک ہی ہیگا میان
ہیگا واحد اور صفت اُسکی ہی چار — حکم ہی کر ایک انکو مار مار
مختلف ہیگا میان اُنکا زمان — جسطرح سے پیر و دو مو اور جوان
جو کوئی ہو طفل پھر ہو وہ جوان — بعد دو ہوئی کے پیری کا نشان
ہر زمان اسکا ہوا یار و فنا — سب ہوا جسدم فنا یک رہگیا
باقی جز باقی نہین ہی کوئی شی — ذات ہی جسکی بقا وہی تو ہی
تھا وہی مردم زمانہ چار تھا — اب کہان تک ہم لکھین تو بوجھ جا

دیکھکر تو مجھکو در شکل اُداس — گم کیا تو عشق اپنا ناسپاس
اُسکو یہ پہچان کے ہوکر خجل — دل مین اپنے ہو گئے بس مضمحل
معذرت کرنے لگے اُس سے بہت — وہ لگی کہنے کہ تو اب بول مت
عاشقی مین تو گنا ہے نہ نام — ہی میان صاحب تمہارا عشق خام
یہ بہت اُسکو منائے ہاتھ جوڑ — عاشقی حق ہوگئی دل انسے موڑ
پاگئی عشق خدا کی پھر وہ راہ — عشق مولا مین گیا بخشا گناہ
جس کسیکا ہوئے یار و عشق خام — کب ہو منزل عشق کی اُسکی تمام
عاشقون کا یہ نہوتا طور ہی — عاشقونکا تو چلن کچھ اور ہی
عشق کی لذت میان کچھ اور ہی — کر تو عشق رب یہ آخر دور ہی
فانی اب تو یہ حکایت کر تمام — غرض قصہ سے نہ تھی تجھسے کام

حکایت در بیان نفس امّارہ و نفس لوّامہ و نفس ملہمہ و نفس مطمئنہ کی مع رموز اُسکے

اس حکایت مین بیان ہی چار نفس — جو کرتے ہر جسم کا ہیگا عکس
ہی بیان فرقان مین چار ون نفس کا — اُسکو ہم دیتے ہین تصریحاً سُنا
نفس امّارہ تو ہی امر دوام — تجھسے لیتا ہی وہ بد فعلی کا کام
اور لوّامہ ملامت کر تجھے — باز رکھتا ہی بُرے افعال سے
ملہمہ دیتا ہی یہ ہر دم خبر — ہو تغافل اُس سے اُسکو یاد کر
مطمئنہ ہے تو اطمینان ہی — عارفون کا مطمئنہ جان ہی
مطمئنہ نفس ہی عالی مقام — با ولی کوئی دم بنے گو بالدوام
ملہمہ ہی اولیا کو للہ دوام — ہی نکلتا عارفونکا اُس سے کام
اور لوّامہ ہی زاہد کی صفت — پھیرتا اُنکی ہی بد فعلی سے مت

وعدۂ دیدار حق ہو دار پر — دیکھنا لازم نہین ہو دار پر
اسکو کہتے ہین میان دار السلام — دار پر ہو بہرہ دیدار سلام
جو کہا فانی ہو از چشم عطا — عفو کیجیو عفو کیجیو یہ خطا

حکایت ہو ایک عاشق عشق نما در بیان عشق و لبا و دعوی کا کھانا عاشق کا

یک حکایت ہو رموز عاشقین — اب بیان کرتا ہون مین اسکے تئین
ایک عاشق تھا روئے زیبا نگار — اُسپہ کرتا جان و دل اپنا نثار
اپنی معشوقہ سے وہ کہتا سدا — جان و دل سے مین ہوا تجھپر فدا
تو نہین آتی کوئی دم میرے پاس — عشق مین تیرے ہوا مین بیحواس
میرے دل کی ہو نہین تجھکو خبر — دل سے پچتا تا ہون تیرا عشق کر
اس حکایت اور شکایت مین دوام — عاشقی مین تھے گنواتے اپنا نام
ایک شب آئی جو اُس عاشق کے پاس — لیکہ کر تبدیل سب اپنا لباس
کچھ نہ زیور تن پہ تھا آراستہ — موے ژولیدہ و دل برخاستہ
تھا شکستہ اُسکا سارا پیرہن — خوش نما اُسکی نہ تھی اُسدم بھین
آکے جو لپٹی وہ اپنے یار سے — یہ اُسے سمجھے کہ ہو اغیار سے
بیخ ہو کر اُس سے بولا دور ہو — دل سے اپنے ہو کے بس منظور ہو
مجھکو بھاتا ہی نہین تیرا تپاک — نام اپنا تو بتا اے دردناک
تب وہ بولی ہاے تجھپر حیف ہی — عشق تیرا بادہ بے کیف ہی
مین بدل کر آئی جو اپنا لباس — غیر پر تیرا گیا میرا قیاس
عشق میرا ہی نہین تیرے تئین — ہی لبا سی عشق تیرا ہی یقین
عشق میرا مجھکو ہوتا گر میان — تو نکرتا اس طرح سے تو بیان
تو ہی عاشق زیور و زر اور لبا — جو ہوا تو دیکھ مجھکو ناشناس

دیکھتا جو عالم بالا مین ہون
در حقیقت وہ بیان تمسے کرون

دوستون مین کسطرح سے چپ رہون
خامشی سے اور بڑھتا ہی جنون

گر کہے فانی کے تئین کوئی رافضی
کیا کہون اُسکے تئین ہی خارجی

ہر دو مذہب عہد مین اُنکے ہوئے
اک عدو اور یک محب اُنکے بنے

مین تو ہون سنی و شیعہ سے جدا
جان مذہب ہی مرا سرّ خدا

ملت عشق از ہمہ دینہا جداست
م عاشقان را مذہب و ملت خداست

مثنوی مین سرحق ہیگا نہان
پردہ پردہ سے کیے مین وہ بیان

علم کے پردہ سے دے اُسکو چھپا
رمز کی باتین دے سبکو بتا

علم ظاہر تو مجھے اتنا نہ تھا
کون سے پردہ سے مین دیتا چھپا

تھا علی کے ہاتھ مین جام شراب
اُسکے تئین مین پی گیا ہون بیحساب

کسکی طاقت ہی اُسے جو لے اُتار
حشر تک جائے نہین اُسکا خمار

بول بالا عالم مستی کا ہو
جو ازالہ فانی ہستی کا ہو

بولنا عاشق کے تئین ہیگا سزا
ہی سزاوار سزا دینا سزا

مین تو اس گڑے اور جھگڑے سے ہون پاک
عشق ہی مذہب مرا ہون دردناک

مین نہین کرتا ہون تمسے کچھ طلب
تم سنو مین بولتا ہون سر رب

ہی علی کے نام مین سر کریم
پڑھے تو آیہ قرآن کی تا عظیم

سرّ کو بوجھے وہی جو ہو علیم
عقل تو مستی سے میرے ہی یتیم

جو کہے کافر مجھے کوئی فہیم
اُسکو مشرک جان باللہ العظیم

مین عقیدہ مین نصیری ہون نہین
رمز کی باتین تجھین وہ مین نے کہین

سر اگر جاوے مرا اس سر کے ساتھ
نعمت رحمت خدا آئیگی ہاتھ

دست بردار ہو گیا مین فرق سے
تیری فکر ہی زیادہ برق سے

مثنوی حضرت مولانا روم
قونیہ سرو است ۱۲

بر سر سجادہ جسدم ہو مقام — در حضوری جانیو اپنا مقام
تلفت ہونا نہ کوئی کار مین — تو سمجھ ہی حاضری دربار مین
بات کرتا تمسے ہی وہ پاکذات — سنکے دیتی ہی جواب اُسکا صفات
خوف اُس دربار کا ہیگا ضرور — اُسگھڑی حاضر ہی تو رب کے حضور
گر کوئی ارکان مین ہووے قصور — دیکھتا الحق ہی وہ خالق غفور
اسطرح کرتے نماز ہینگے ولی — ہی نماز اولیا مثل علیؑ
ذات باقی مین جو فانی ہو وصال — قال سے گذرے سراپا ہو وے حال

حکایت ہی در رموز اسم علی و مسئلہ وحدت وجود

عین علی کو جان تو عین علوم — ہی علیؑ کے علم کی عالم مین دھوم
لام علیؑ لب سخن ہی ہر علوم — اپنی آنکھون اور لبونسے اُسکو چوم
یا علیؑ ہی یافت کی سن ای عزیز — یا علیؑ کے سرّ کو تو کر تمیز
یا علیؑ مین اور جو ہین دو حرف جان — وہ بھی سرّ حق ہی کر اُسپر دھیان
ہین یہ ہر دو حرف کے گیارہ عدد — فہم کر اُسکو تو مانگ اُنسے مدد
تھے برس گیارہ کے جب حضرت علیؑ — پائی تھی تعلیم از حضرت نبی
اس عدد مین ایک نکتہ اور ہی — رمز والونکی یہ جاے غور ہی
اک سخن کی شرح تو دس طور پر — کر دیے حضرت علی عالی گہر
میرے تئین جو نکتۂ باطن کھلا — کہہ دیا یارون سے اپنے برملا
حکم سے حضرت علیؑ بوتراب — مین نے ای یار و لکھی ہی یہ کتاب
جب بتاے سرّ حق مجھکو علیؑ — رمز کی باتین مرے دل پر کھلی
جو ہوا خدمت مین اُسکے باریاب — بنگیا اُسدن سے ہون لب لباب
عروۃ الوثقی کی پاکے نردبان — رمز کی باتین کیا فانی بیان

در اینجا مراد از علم لدنی علم است کہ حق تعالیٰ بر قلب بعضی از بندگان خود القا فرماید و بواسطہ ملائکہ یا بدون واسطہ بایشان تعلیم نماید

اسطرح پیکان تھا اُسکا چبھا — جسکا صدمہ جسم عالی مین ہوا
چاہتے تھے لین اُسے تن سے نکال — پر نکلنے کی نہ تھی اُسکی سنبھال
تھا نکلنا اُسکا یک کار مہیم — جسم اقدس پر تھا یک بار عظیم
ایکدن فرمائے یون خیر البشر — اپنے یارون سے کہ تم یہ اگر
سہل ہے جائے نکل وہ تن سے تیر — اور نہو جسم علی اُسکا نخچیر
یعنے جسدم ہون علی اندر نماز — اور پڑھین اُسمین کوئی سورہ دراز
اُسگھڑی پیکان کو لیجو نکال — تن کو اُنکے کچھ نہو رنج و ملال
اسطرح سے ہے کیا راوی بیان — ذکر پاک واقف سر نہان
ایکدن مشغول تھے اندر صلوات — وان صحابہ تھے کوئی عالی صفات
اُنکو ہوئی حضرت کی اُسدم بات یاد — پا گئے اُسدم دلی اپنی مراد
پائے جو حضرت علی کو در قیام — تیر کا پیکان لیے دانتونسے تھام
ہو گیا تھا زخم سا زیر بغل — اُس سے پیکان سہل سے آیا نکل
کچھ نہ علم اُسکا ہوا اندر نماز — تھے وہ مستغرق بذات بے نیاز
در حضور حضرت ذات غفور — بے شعوری ہے ولا کامل شعور
حق سے تھا اُنکے تئین اُسوقت راز — کسطرح سے اُسکا ہوتا امتیاز
تھا صفات و ذات کا اسدم وصال — علم کا اس علم کے تھا انتقال
ہین یہ فرمائے رسول پاکذات — ہے عروج اولیا اندر صلوات
گر ادا اُسکو کرے جسمین ہو حضور — گر شعور اُسکا ولے ہے بے شعور
بزبان تیری تو التحیات ہے — ہے لگی دل سے تو اور ہی بات ہے
کر صلوٰۃ ایسی ادائے پاکباز — جسطرح کہتا کسی سے کوئی راز
دھیان رکھ اُسکا جو ہے بندہ نواز — ہو ضروری از حضوری سرفراز

خان بہادر مولوی حکیم محمد یحییٰ صاحب
دفتر ریاست اسلامیہ رامپور

بات میری سنکے رکھو خوب یاد — ہی نہ اس مرنے سے فانی کی مراد
موت ظاہر ہی نمونہ باطنی — در کرو تو جسم سے اپنے منی
یان تو لذت دنیوی دل پر تھنی — کس طرح سے دور ہو تن سے منی
زندگی مین جو کرے مرگ اختیار — کیون نہ اس عالم مین پائے وصل یار
مار کر تو نفس کو ہو جا فنا — در مقام احدیت ذات بقا
راہ مولا مین ہوا جب تو فنا — زندگی مادام پائے دربقا
ہی گواہ اس بات پر فرقان حمید — سب ہین زندہ بعد مرنیکے شہید
مرتبہ عارف کا شہدا سے مزید — ہین وہ اس عالم مین غازی و شہید
نفس کو کرتے ہین روز و شب وہ قتل — اور شہید ہوتے ہین اندر جنگ و جدل
اولیا سے پوچھ جا اسکا رموز — سینہ اُنکا معرفت کا ہی کنوز
ورنہ جا کے پوچھ از عاشق مزاج — پوچھنے کی گر تجھے ہو احتیاج
ہی فنا کا سر اک اُنپر کھلا — بیخودی مین ہین وہ رہتے مبتلا
اُنکی صحبت مین کھلیگا اسکا راز — ہی عیان سر اسکا در عشق مجاز
بیخودی مین آ خودی کو دے نکال — مثل مردہ جبکہ ہو پائے وصال
کرکے فانی ختم یہ سر دلی — لکھ حکایت حضرت مولا علیؑ
کسطرح پڑھتے تھے وہ حضرت نماز — کسطرح کاٹی سے تھا راز و نیاز

حکایت در بیان غزوہ حضرت علیؑ و مجروح ہونا جسم شریف پیکان تیر سے و نکلنا پیکان کا اندر نماز کے

اس حکایت کا سنا ہی یون بیان — ہون رقم کرتا بیان را دیان
جب گئے بہر غزا دلدل سوار — قتل کافر کو کیے از ذوالفقار
در غزا کوئی مشرک و کافر شریر — پہلوے حیدر مین مارا ایک تیر

تھا قفس مین باعث نطق زبان		ہوگیا اسدم رہا ہو مردہ جان
بند گویائی نے تھا مجھکو کیا		مخلصی پائی جو بند اسکو کیا
بے موے پہونچے نہین کوئی وطن		اس سخن کو فہم کر ایجان من
پیر مرشد تھا وہ اُسکا جانور		اُسکو بھیجا اُسنے تھا تعلیم کر
یعنے اے مطرب شدہ با تمام خاص	م	مردہ شو چون من کہ تا یابی خلاص
دانہ پنہان کن بکلی دام شو	م	غنچہ پنہان کن گیاہ بام شو
ہر کہ غافل باشد از کشت بہار	م	او چہ داند قسمت این روزگار
در پناہ لطف حق باید گریخت	م	گو ہزاران لطف بر ارواح ریخت
یکد و پندش داد طوطی بر بنداق	م	بعد ازان گفتش سلام والفراق
اُڑگیا طوطا نصیحت کر اُسے		دیگیا یکدا غ غم دل پر اُسے
خواجہ گفتش فی امان اللہ برو	م	مر مرا اکنون نمودی راہ تو
خواجہ با خود گفت این پند من ست	م	راہ او گیرم کہ این رہ روشن ست
گوش دل سے تم سنو ایجان من		اس قفس سے تم کرو قصد وطن
بے موے ہوتا نہ کوئی یان سے رہا		اس سخن کو یار میرے جان جا
غور کر دیکھو جہان کا معاملا		سب چلے جاتے ہین در ملک بقا
کوئی رہنے کو یہان آیا نہین		گرچہ کہتے سب ہین اپنے کو مکین
جب کوئی مرتا ہی دین گھر سے نکال		خانہ اصلی مین جا پائے وصال
واسطے مرنیکے آیا ہی بشر		لیک ہوجاتا ہی غافل جان کر
مشتغل یان ہووے در کار دگر		بھول جاتا ہی کہ کرنا ہی سفر
پاکے اس عالم مین دنیا کا مزا		غفلت آگین ہووے از یاد خدا
جو نہ لذت پاے دل سے انتقال		جیتے جی کسطور پائے وہ وصال

گفت آن طوطی خوب و خوش چنین م انچه بوده خود چرا گشت انچنین
حالت غم مین وہ تاجر یون کہا اے مرے طوطے تجھے یہ کیا ہوا
کرتا ہون نفرین مین اس پیغام پر اور ہون روتا خیال خام پر
اے دریغا مرغ خوش آواز من م اے دریغا ہمدم و ہمراز من
اے دریغا مرغ خوش الحان من م راح و روح روضۂ رضوان من
اے دریغا طائر شیرین مقال م من شدم اندر فراقت خستہ حال
گر سلیمان را چنین مرغی بدی م کی خود او مشغول آنمرغان شدی
ایکہ جان را بہر تن مے سوختی م سوختی جان را و تن افروختی
اے دریغا اے دریغا اے دریغ م کان چنان ماہی نہان شد زیر میغ
دیر تک اسطور یہ کہتا رہا اے دریغا اے دریغا حسرتا
جان کر مردہ اسے آشفتہ حال اسکو پنجرے سے دیا آخر نکال
طوطی مردہ چنین پرواز کرد م کآفتاب از چرخ ترکی تاز کرد
ہو رہا اندر قفس سے خوش بیان بیٹھ کے جا شاخ پر کھولا زبان
دیکھکر تاجر ہوا حیران بحال جان مردہ نے کیا اسدم کمال
روے بالا کرد و گفت اے عندلیب م از بیان حال خود مادہ نصیب
چشم تا از مکر خود برد و ختی م سوختی ما را و خود افروختی
گفت طوطی کو بفعلم پند داد م کہ رہا کن نطق و آواز کشاد
زانکہ آوازت ترا در بند کرد م خویش را مردہ بپے این بند کرد
مجھسے سن آقا مرے سر نہان جو کہ دیکھا حال تمھا در بوستان
حال میرا سن ہوا جو مردہ جان اے مرے خواجہ اسے تو زندہ جان
پند کو میری وہان مردہ ہوا سنکے اسکی پند کو یان مین موا

دیکھ کر تاجر سے طوطے نے کہا — تم مرا پیغام کچھ لائے نہ کیا
سب کو دی سوغات تم راضی کیے — حال وانکا کچھ نہین مجھسے کہے
تم گئے جب مال لے ہندوستان — کیا نہ گئے تم بہر سیر بوستان
خیریت سے ہین تو میرے دوستان — حال کچھ انکا کرو ہم سے بیان
بولا سوداگر کہ من شیرین مقال — کیا کرون تجھسے بیان مین وانکا حال
سن نہین سکتا ہی حال دوستان — کیفیت وانکی نہ ہو سکتی بیان
ہون پشیمان کہکے مین تیرا پیام — عقل کے باہر کیا جو مین نے کام
گفت ای خواجہ پشیمانی زچیست — م چیست آن کین خشم وغم را منتہی ست
گفت گفتم آن شکایت ہاے تو — م باگروہ طوطیان ہمتاے تو
آن یکے طوطی زدردت بوے برد — م زہرہ اش بدرید ولرزید وبمرد
سوختہ ہیگی بیان ہے یہ زبان — پر کرون اصرار پر تیرے بیان
جب کیا پیغام کو تیرے بیان — اور قصر بجا دیا تیر افشان
طائرون سے ایک طائر سنکے حال — ہو گیا پژمردہ دل اور پر ملال
شاخ سے گر کر زمین پر مر گیا — مظلمہ سر پر ہمارے دھر گیا
من پشیمان گشتم این گفتن چہ سود — م لیک چون گفتم پشیمانی چہ سود
نکتہ کان جست ناگہ از زبان — م ہمچو تیرے وان کہ جستہ از کمان
جو بیان مین بات آوے از زبان — جان اُسکو تیر نکلے از کمان
چون شنید آن مرغ کان طوطی چہ کرد — م ہم بلرزید و فتادہ گشت سرد
جب سنا تاجر سے وہ سر زہان — مار کر دم ہو گیا وہ نیم جان
بند کر اپنی زبان شیرین نفس — مثل مردہ ہو گیا اندر قفس
موت کو دیکھ اُسکے تب تاجر میان — بھول گئے دنیا پیام ارمغان

ایک طوطا آن سجھو نسے سنکے حال — نعرہ زن ہوکر ہوا وہ پُر ملال
آخرش وہ شاخ سے گر کے ہوا — اُسکا مرنا انکے دلمین غم ہوا
شد پشیمان خواجہ از گفت خبر م — گفت رفتم در ہلاکت جانور
اور کی وہ بات یہ دل مین تمیز — تمھا مقرر یہ وہ طوطے کا عزیز
جان اسکی اور اسکی ایک جان — لیک دو قالب ہوا ہر نشان
ہے یگانہ یہ وہ طوطے کا ضرور — پر نہ اُس طوطے کا سمجھے دلمین زور
سنکے فرقت کا بیان وہی ان نے جان — حیف ہے مین کیون کیا اس سے بیان
این چرا کردم چرا دادم پیام م — سوختم بیچارہ را از گفت خام
سنگ و آہن کی مثل ہے یہ زبان — آے جنبش مین تو ہوا خگر فشان
سنگ اور آہن سے مت تو آگ جھاڑ — آگ جب نکلے تو جل جاے پہاڑ
سننے والون کی ہے نیہ کی مثل — وہ شرارہ بات سے جاتا ہے جل
ظالم آن قومے کہ چشمان دوختند م — زان سخنہا عالمے را سوختند
گر سخن خواہی کہ گوئی چون شکر م — صبر کن از حرص واین حلوا مخور
چاہتا ہے تو کہ ہو شیرین زبان — صبر کر از حرص اور رکھ سر نہان
کھانا حلوا یکا کرے تجھکو زیان — یہ مقرر ہے غذاے کودکان
صبر باشد مستہاے زیرکان م — ہست حلوا آرزوے کودکان
ہر کہ صبر آورد بر گردون رود م — ہر کہ حلوا خورد واپس تر شود
صاحب دل راندارد آن زیان م — گر خورد او زہر قاتل را عیان
گر تجارت کو وہ سودا گر تمام — آیا واپس ہند سے اپنے مقام
وہ جو ہندوستان سے آیا در وطن — شست وشو کرکے وہ اپنا جسم و تن
دے عزیزو دوستونکو ارمغان — ہر کسی سے معذرت کرتا بیان

بعد اُسکے وہ گیا طوطی کے پاس — اُس سے بولا تم کہو اے حق شناس
لاؤن کیا تحفہ تمہارے واسطے — مین بجا لاؤن وہی جو تو کہے
گفتش آن طوطی کہ آنجا طوطیان — م — چون بہ بینی کن زحال من بیان
یہ کیا آقا ہے وہ طوطی بیان — تم جو پہونچو جس گھڑی ہندوستان
جب دکھائی دے تمھین کوئی بوستان — شاخ پر اکثر ہون بیٹھے دوستان
اُن سبھونکو تم مرا دینا نشان — اور حال شوق کو کرنا بیان
اُنسے کہنا حال درد اشتیاق — مر رہا طوطا ہی یک اندر فراق
کان فلان طوطی کہ مشتاق شماست — م — از قضاے آسمان در حبس ماست
یعنے یک طوطا ہی میرا خوش بیان — چھوڑ اُسے پنجرہ مین آیا ہون یہان
بر شما کردہ سلام و داد خواست — م — وز شما چارہ رہ و ارشاد خواست
تمکو ہی منظور یہ در اشتیاق — در قفس مرجاؤن مین اندر فراق
این روا باشد کہ من در بند سخت — م — گہ شما بر سبزہ گاہے بر درخت
مین رہون پنجرہ مین بند ہو کر نہان — تم کرو ہر آن سیر بوستان
اینچنین باشد وفاے دوستان — م — من درین حبس و شما در بوستان
ہی یہی شرط وفا اے دوستو — ہم رہین محبوس اور تم خوش رہو
سنکے سوداگر پیام خوش بیان — ہو کے رخصت تب گیا ہندوستان
بیچ کر اسباب جب فارغ ہوا — یاد کر پیغام صحرا کو چلا
خوش نما یکجا یہ دیکھا بوستان — مجتمع تھے اُس جگہ پر طوطیان
جانور مشغول تھے در نالہ زار — ایکجا بیٹھے ہوئے بر شاخسار
اپنے گھور یکو کیا یکجا کھڑا — تاکہ دین پیغام طوطے کا سنا
اُن طیور و نسے وہ طوطے کا پیام — کہ سنائے اور کہے اُسکا سلام

در عدد ہی تیس بو جھو حرف لام — اور ہیگا تیس خرچ کا کلام
دل علی کا جان تو قرآن ہی — در حقیقت معدن عرفان ہی
ہین یہ فرماتے امیر المومنین — مین تو ہون ناطق قرآن کریو یقین
یاے ہی یاے[۱] ہی یاے ید اللہ در علیؑ — دست حق ہی جان لو دست ولی
دست حق ہی وصل از دست نبیؐ — ہی ملا اُس دست سے دست علیؑ
دست حیدر سے ہی قدرت آشکار — ہو گیا زندہ نصیری بار بار
در تجد ہوا امیر المومنین — شیر سے چھوڑوا ے سلمان کے تئین
توڑ کر ایوان خیبر کے کنوار — وہ دیے دین کا علم اُسجا پہ گاڑ
حق نے کی قرآن مین اُنکی ثنا — یاد کر مضمون سورہ ہل اتی
جو ید قدرت سے ہی قدرت عیان — کب زبان فانی سکے کرنے بیان

[۱] یا علی

حکایت ہی در بیان قصہ طوطی تاجر کے بہ نقل مرغ رہائی پانا طوطی کا بہ سوے شہر ہندوستان

یک حکایت یاد آئی فی المثل — مثنوی عالی سے کی اسکو نقل
ایک طوطا تھا کسی تاجر کے پاس — اُس سے بہلاتا تھا دل جب ہوتا اداس
تھا وہ طوطا اس طرح کا خوش بیان — نغز گفتاری مین تھا شکر فشان
قصد تاجر کا ہوا لے مال و زر — انتفاع کو جاے در شہر دگر
بہر نفع قصد ہندوستان کیا — منفعت کا مال ساتھ اپنے لیا
مال سے پر بار کرا اپنا جہاز — بہر رخصت گھر مین آیا دلنواز
ہر کسی سے پوچھتا مسرور ہو — مجھسے مانگو جو تمھین منظور ہو
لاؤن کیا سوغات تم سبکے لیے — جسکو جو خواہش ہو وہ مجھسے کہے
ہر کسی نے دل کا اپنے مدعا — حسب کہنے اپنے آقا کے کہا

ہو مصفا ذکر جاروبی سے دل — بوجھ جا ہو جلد اسمین مشتغل
جان جانو سالکون کی اصطلاح — ہو ضروری تیرے تئین اس سے فلاح
قلب پر خناس کا ہیگا مقام — اس جگہ اپنا بچھایا ہی وہ دام
قلب کے رہتا ہی ہر دم پاس پاس — ذکر سے ہوتا ہی کوئی دم وہ اداس
ہر گھڑی دیتا ہی دلمین وسوسا — اُسکا ہی خرطوم سن دلمین پھنسا
قلب کے ہین باب دو توجان لے — وسوسہ کے نیش کو پہچان لے
ایک در بالا ہی دوم در ہی زیر — ہی وہ رو با اُس جگہ جسبجا ہی شیر
ذکر جہری سے ہو در بالا سے وا — اور خفی سے زیر در تو بوجھ جا
ذکر کے حربہ سے اُسکو مار دے — چھین پاس انفاس سے ہتیار لے
روز و شب در یاد حق مشغول ہو — ہی یقین یکروز تو مقبول ہو
ہو نہ کوئی دم اسکی غفلت سے خروج — کر عمل اسپر تو ہو جائے عروج
پاسبانی دلکی کر تو روز و شب — ہی بھرا دلمین سمجھ لے سر رب
ہو مراقب دھیان کر ذات خدا — کر کے اپنی چشم بند یا چشم وا
کشف کا دلمین تلا ہر گز خیال — فکر پیدا کر ہو جس سے کشف حال
کر عمل اُسپر لکھا جیسا ہی تو — جان تو خالق کو اپنے روبرو
ہو فنا فانی بذات احدیت — پائے تب ذات بقا کی تو صفت

حکایت در بیان اسرار نام علیؑ حروف منجلی

یہ حکایت تم سنو از گوش جان — اسمین ہی نام علیؑ کا سر بیان
ہی علیؑ سے سر حق سارا بیان — عین ہین عرفان کے حضرت علیؑ
عین ہین عرفان کے حضرت علیؑ — فیضیاب اُنسے ہوے صدہا ولی
لام مین مکتوم ہی سر قرآن — دل علیؑ کا لام ہی صاحبدلان

سلہ ذکر جاروبی
براے تصفیہ قلب
سلہ بیاض نسخہ ۲
سلہ بیع الاخر سنہ ۱۲
سلہ ربباہ مراد از
فنا فی اللہ سنہ و شیراز
سلہ عرش اللہ تعالیٰ
سلہ عین علی عرفان
سلہ لام علی سر قرآن

جبکہ ہو یہ اسپ دلدل پہ سوار — رد کرے اپنا یہ عرصہ کارزار
ہاتھ سے جسدم اٹھائے ذوالفقار — مشرکین جائین گے مارے بیشمار
دیکھ کر کے مشرکین ہو جائین دنگ — خوف سے ہونگے سبھی اعدا کا رنگ
کافرون پر عرصہ عالم ہو تنگ — مارے ہیبت کے زمین پہر نام جنگ
غازیون کی صف مین ہی غازی وحید — ایکدن راہ خدا مین ہو شہید
ہی علی مقبول رب ذوالمنن — حشر مین اسکو پکارین بت شکن
مین یہ کہتا ہون کرو اسکو یقین — در غزا اسکے ملائک ہون معین
جیسا فرمائے رسول کردگار — شیر حق ویسا کیے عالم مین کار
قتل ہو گئے مشرکین صدہا ہزار — کر دیئے دین نبی کو آشکار
تھا رسول اللہ کا اپنے پیار — وہ بھی تھے حضرت کے اوپر جان نثار
کر کے فانی ختم توصیف جناب — لکھ غزا کے رفرف کو اندر کتاب
ہر گناتا تو جو فرزندی مین نام — انکا ایسا کام کر تو ہی غلام
انکے ایسا جو کرے تو کوئی کام — ہون ضروری تجھسے تب راضی امام
راہ حق مین کر دل وجانسے غزا — شک نہین ہی جو بر آئے مدعا
تو عدو کو قتل کر حربہ نکال — تجھسے راضی ہو خدائے ذوالجلال
اپنے دل سے دور کر وہم وخیال — حال مین آترک کر تو قیل وقال
نقش کافر کے تئین پہلے تو مار — اور ہو خناس سے تو ہوشیار
اُن سبھونکی چاہیے کرنا سزا — دیتے ہین تدبیر اسکی ہم بتا
نفس کافر جو کرے تجھسے طلب — کر خلاف اُسکے تو پائے سر رب
جب کرے تو کام کافر کے خلاف — آئنہ دل ترا ہو جاے صاف
ہی کدورت کا بھرا دلمین جو رنگ — ذکر سے کر صاف اُسکو بید رنگ

حکایت در بیان ولادت شریف حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ درون خانہ کعبہ

یہ حکایت ہی محدثیون سے لکھی — ذکر تولید وصی خیر النبی
راویون سے یون روایت ہی ملی — اندرون کعبہ ہوئے پیدا علیؑ
دست آنکھون پر رکھے آئے ولی — تھی نہین چشم آپکی اُس رو کھلی
دیدۂ باطن تو تھا اُنکا کھلا — ہر کسیکو دیکھتے تھے سر بلا
نور تھا چہرہ پہ ایسا منجلی — مشرکونکو دیکھ آئے دلدلی
عرش سے ہر دم یہ آتی تھی ندا — اندرون کعبہ کے ہی نور خدا
جو صدا آئی بآواز جلی — ہو مسدت مین رہین ساتون ہلی
دیکھنے جاتا جو کوئی روے علیؑ — ہوتا وہ مدہوش از بوے علیؑ
تھا بھتا تھا جو کوئی دست ولی — مارتے پنجہ سے تھے اُسکو علیؑ
مار جو کھاتے تھے ہو در بیکلی — کہتے یہ تو شیر ہی بازو بلی
ابن بوطالب ہوا مانند شیر — مار پنجہ کے کرے ہی سبکو زیر
سن خبر تولید کی آئے نبیؐ — حضرت خیر الورا زیب وحی
گئے جو نزد مرتضیٰ خیر الورا — اُنسے فرمائے کہ ہو نمین مصطفیٰؐ
سن محمد مصطفےٰ کی وہ صدا — اپنے ہاتھون سے کیے چشمونکو وا
وہ علیؑ مرتضیٰ صاحب کمال — دیکھی روے مصطفےٰ صاحب جمال
دیکھنا پہلے تھا روے پاک کو — روے پاک صاحب لولاک کو
اس سبب سے وہ لئے تھے چشم بند — تا ہون روے محمدی سے بہرہ مند
مشرکون سے تب یہ فرمائے نبیؐ — شیر بیشہ کا نہین ہی یہ علیؑ
تم سنو کہتا ہون تم سے بر ملا — مرتضیٰ ہی سرحق شیر خدا

جو بچھائے عشق بازی کا بساط — وصل سے پاوے ضروری انبساط
کر اودھر رخ گر تو ہی مرد عقیل — ورنہ مارا جاے تو در جنگ پیل
پیل کیا خناس کا ہی وسوسا — دل کے اندر رئیس ہی اُسکا پھنسا
اسپہ وہ قائم ہو جو ہو بردبار — کرنہ استقلال دل ہو جاے ہار
جسکے دلمین درد ہی اور درد ہی — برد کی بازی کا اُسکا نرد ہی
شہ مین مت خناس کے رہ یار من — جیت کی بازی ہی سن میرا سخن
جاے پیادہ پا جو تو در راہ حق — ہو خدا کی عاشقی کا مستحق
جب کرے ادنی کو اعلی کردگار — خانۂ فرزین مین پیادہ ہو سوار
ہر گھڑی شطرنج مین ہی جیت ہار — رو وہ نہ اس بازی مین تو ہیل وزہار
ہو وہی اے یار جو ہو ہونہار — بوجھ لے مین نے کہا جو ہوشیار
لطف کی بازی یہ ہرگز ہی نہین — اس سے چھوٹا ہی ادب کرلے یقین
جو کہ دو با بازی شطرنج ہی — دوست کو دیکھے رچشم رنج ہی
نام مین شطرنج کے بھی رنج ہی — جو اسے بوجھے وہ نکتہ سنج ہی
شط کے معنی گھومنے کے ہین غریز — اور ہی دریا کے معنی کر تمیز
گھومنا شاطر کی آنکھو نمین ہی رنج — یا کہ دریا رنج مین ہی غوتہ سنج
سن لے نجم الدین کی تو بانیکا حال — مجد دین کو کردے صاحب کمال
کھیل دنیا ہو سزاے کھیل ہی — ورنہ یہ گاڑی دھونکی ریل ہی
ہو نہ میری بات پر اے یار رنج — نیند کی باتین تو ہوتی ہین ترنج
آستانہ عشق کی رکھ دلسے پیت — تو بدولت عشق کے ہو تمکو جیت
عشق کی برکات سے جب جیت ہو — بر در منصور پھر تو گیت ہو
دل لگا حق سے تو پوری گھات ہی — ورنہ اے فانی یہ بازی مات ہی

عشق کی برکت ملا مجھکو فراق — اُس کی ہی فرحت کا مظہر اشتیاق
سلطنت ہے عشق کی جیجان ہوا — در ظہور خویش آجسمان ہوا
ہی بدولت عشق کے پایا مراد — عشق کے باعث ہی پیدا اتحاد
عشق سے خواہش بیان کب ہی جدا — بندۂ خواہش کا ہو رہتا بھلا
آرزو خواہش جو ہو بر دل منیر — اُسکے تئین پاکر ہوا شادان فقیر
عشق کے باعث مین دیکھا ہون جمال — سر بسر ہی عشق باجاہ و جلال
عشق کو تو جان وجہ اللہ ہی — ہی بدولت عشق پیدا جاہ ہی
عشق کو تو جان ہی قاسم ازل — سب فروع عشق ہین عشق ہی اصل
عشق کو تو جان لے اے خواجہ جان — عشق کا پایان نہوتا ہی بیان
جسکے دل پر سر عشق ہو مستقیم — عشق کے برکات سے ہو وہ علیم
کب ہی آگہ سرحق سے خارجی — رمز سے واقف نہین ہین رافضی
سنی اہلحق بھی کب آگاہ ہین — جانتے اسکو ولی اللہ ہین
رمز کو فانی کے بوجھیگا وہی — ہو طریق عشق کا جو منتہی

اس حکایت مین بیان بازی شطرنج کا ہی اور سر اوسکا بہ حصول محبت الہی ہی

عشق کی کرتا تھا مین تو جستجو — بازی شطرنج آگئی روبرو
گرچہ بازی کی نہین تھی اسکی خو — دیکھکر کے چال اُسکی دوبدو
رمز کو بازی کے ہی اسمین لکھا — در بیان عشق ذات کبریا
اس حکایت مین بیان نرد ہی — جو کہ بوجھے رمز کو وہ فرد ہی
عشق حق جسکے تئین درات ہی — عشقبازی سے تو بازی مات ہی
فکر کا گھوڑا جو کوئی دوڑا گیا — راہ حق کی اس چلن مین پاگیا

تھے جگر گوشہ نبی کے نور عین — روے احمد تھے حسنؑ اور تن حسینؑ
تھے وہ آئینہ شبیہ مصطفا — مصطفےٰ آئینۂ ذات خدا
وہی ہر بشر بشر مین یار عین — بشرۂ خیر البشر مین چار عین
ہی سراسر نام چارون یار کا — عین ہی عین محمد مصطفا
ہی بشر یہ دیکھتا از ہر دو عین — گر نہو دو عین کب ہو اسکو چین
عین عنایت حق کی ہی یک سر بسر — دوسرے عین عقیدت ہی بشر
بے عقیدہ کے نہین باقی دو عین — نکتہ در یک نقطہ ہو کہیے وہ غین
کس طرح سے صاف دیکھے وہ بشر — ایک کی ضائع ہوئی اسکی بصر
بے عقیدہ تو ہی یک چشمی ضرور — پاس والونکو کہے ہی دیکھ دور
تھا کہان فانی گیا تو اب کہان — عشق پانے کی حقیقت کر بیان
عشق تو ہی خواجۂ مشکلکشا — عشق کو تو جان سر رب العلا
عشق تھا فرہاد کے اندر نہان — عشق تو فرہاد کا تھا عین جان
عشق کی برہانیت سب پر عیان — عشق کی برکات سے ہون خوش بیان
عشق کی برکات سے پیدا فراق — اُس سے ہی فانی رموز اشتیاق
عشق کے جلوہ سے ہی انور قمر — دی مرے مرشد نے ہی اسکی خبر
عشق کی برکات سے میرا ہی فقر — لطف ہیگا عشق کے ملنے کا فخر
چونکہ ہی اُس عشق کی ذات شریف — ہوگیا اُس سے عیان جوہر لطیف
ہو مبارک عشق سے جو تو ملا — عین عنایت عشق سے عقدہ کھلا
عشق تو حق مین مرے منعم ہوا — دیکھتا اُسکو ہون ہر دم چشم وا
یہ سخن ہیگا حسن جو کہ کہا — دل مین کر تسلیم ڈھونڈھ اسکی رضا
کیا حقیقت عشق کی لکھتے غلام — با حسین ہی عشق نت کرتا کلام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

اور زن قحبہ تھی جو کہ تیرہ کار — حب فاجر دل سے دی اپنے اُتار
ہوکے در عشق خدا وہ استوار — ہر گھڑی ہر آن رہتی اشکبار
آخرش وہ ہوگئی مطلب کو پا — عاشق اللہ مقبول خدا
فضل حق درکار ہی درکار ہی — ہو وہی مقبول جس پر پیار ہی
کیا بڑی اللہ کی سرکار ہی — ادنی سے اعلی کرے یکبار ہی
راہ مولا کی کیا کر جستجو — ایکدن ہونا ہی اُسکے روبرو
چھوڑ کر دنیا کا فانی کاروبار — عشق در ذات بقا ہو استوار

یہ حکایت ہی در بیان سرِ عشق اور ہر موز عشق بیان کیا نام پیران سلسلہ عالی مقام

ہی بیان کرتے حکایت یک زبان — وہ معما ہی بہ طور چیستان
قلب فیض عشق سے ہی کثر عشق — ہی مرا سینہ بھرا از زر عشق
عشق کا پاتا ہون ہر دل مین نشان — کیفیت ہون عشق کی کرتا بیان
عشق حق کا جو نہوتا جلوہ گر — خلقت احمد نہین ہوتی بشر
مظہر حق کب کہاتا یہ بشر — جو نہوتا عشق اسمین جلوہ گر
ہین محمدؐ عشق حق کی عین ذات — عشق احمد سے ہی پیدا کائنات
میم ہی مولائیت کے نام مین — حمد باحق رہگیا افہام مین
دال حق ہی حمد خاص و عام مین — اسکے منکر کے ہی شک اسلام مین
اُس عرب کو جان لے تو عین رب — عین عینیت کی ہیگی در عرب
نام پاک جو علی کی ہیگی عین — ہین دو عین مصطفےٰ وہ عین عین
لام علی کو جان لبہائے رسولؐ — ہو بیان اسرار لب سے ذی عقول
یا علی سین کے سینہ کو جان — بولے اُس روسے کہ ہون ناطق قرآن

تو زن قحبہ ہی کیا آنکھونکی کو بر — کتنا ہی مستی کا تجھ مین زور و شور
رکھ کے گئی لنبا قدم ہر جانماز — بھول گئی راہ خدا کا امتیاز
بولی مین ہرگز نہین آئی یہان — ہی نری تہمت تمھاری اہمیان
مین نہین رکھے مصلے پر قدم — یار کے سر کی مین کھاتی ہون قسم
سنکے بولے اُس سے عابد پاکباز — رکھتے دیکھا پانوُن مین اندر نماز
تیرے تئین آیا نہین اصلا خیال — یار کی تھی جستجو مین تو نہال
بولی قحبہ تم سنو صاحب نماز — مین بیان کرتی ہون تمسے دل کا راز
مین نہ دیکھی تمکو در عشق مجاز — کس جگہ پڑھتے میان تم تھے نماز
مجھکو دیکھے تم میان اندر نماز — ہو کے غافل از خدائے بے نیاز
در عبادت مجھکو دیکھے بھر نظر — مین نہ دیکھی تمکو در حب بشر
اب کہو مجھسے میان تم صاف صاف — بر سر سجادہ مت پو لو خلاف
عشق ہی سچا تمھارا یا مرا — دو جواب اسکا مجھے اسدم ذرا
مین تو خر مستی مین تھی آنکھونکی کور — تو خدا کی راہ کا پکا ہی چور
عشق مین مولا کے تو تھا باحواس — کسطرح کا تو میان ہی حق شناس
کر ادا دو ہر اکے تو اسدم نماز — بے ریا کر بندگی بے نیاز
مین تو کہتی تجھسے ہون اصل اصول — گوشۂ خاطر سے اسکو تو نہ بھول
در عبادت جو نہو حق کا حضور — کب عبادت ہی وہ مقبول غفور
بندگی حق کرے جو بے قصور — ہو پذیرا وہ عبادت پر ضرور
کب عبادت باریا ہووے قبول — حشر مین تجھکو خجالت ہو حصول
تھی وہ قحبہ کیا کہے وہ نیکبات — بازی عابد ہوئی سنکر کے مات
سن حقیقت کو ہوے عابد خموش — بھول گئے اپنا وہ سب جوش خروش

فضل کی گر اُسکے اوپر ہو نگاہ — پل مین بخشا جاے سب اُسکا گناہ
عاقبت کی خیر ہے ہی عافیت — دھیان رکھ ہر حال وقال خاتمت
ہون سگ درگاہ عالی دین پناہ — فیض کی اسپر بھی کیجے اب نگاہ
یہ زبان رکھے نہین ہی از بیان — کیا کرین ہی دل کے تابع یہ زبان
امر ہی دل کا زبان پر کر بیان — خلق پر سرّ نہان ہوتا عیان
ختم کر فانی اسے اور کر بیان — سرّ و اسرار عبادت کا نشان

حکایت ہی ایک عابد کی اندر نماز کے تھے ایک عورت کو اپنے مصلے پر جاتے دیکھا اُنکو پند دینا اُسکا

ہی حکایت من قبیل ما سبق — جسکے اندر ہی بیان فضل حق
اور ہی کچھ رفرز بھی سر ادق — یاد جو آئے لکھا ہی بر طبق
ایک عابد تھے کھڑے اندر نماز — رخ کیے جانب خداے بے نیاز
جانب صحرا مصلے کو بچھا — بندگی حق کی کرتے تھے ادا
گاہ کرتے تھے قیام و گہ سجود — گاہ التحیات پڑھتے گہ درود
جانب حق تھا لگا اُنکا دھیان — تسبیح و تہلیل تھی اندر زبان
در عبادت اسطرح تھے مشتغل — سوے حق جیسے لگا ہو اُنکا دل
آگیا عیار یک وان بر محل — پیش سجادہ گیا اُنکے نکل
بعد اُسکے یک زن قحبہ دوان — اپنے دلبر کی طلب مین آئی وان
عشق کی مستی سے تھی وہ بیقرار — طالب عیار فاسق تیرہ کار
عشق کا دل مین بھرا اُسکے خمار — اسقدر تھی شیفتہ روے نگار
رکھکے عابد کے مصلے پر قدم — ہو گئی جا یار سے اپنے بہم
جب کیے عابد نماز اپنی تمام — تب کیے وہ فاجرہ سے یون کلام

جائے ہو محروم اس دربار سے — شرم ہے میرے تئین اس عار سے
چاہیے انعام دنیا اسکے تئین — لطف خالی پھیرنے مین کچھ نہین
اتفاقاً خضر آئے حق شناس — جو مع عتبہ پاک بیٹھے آپ پاس
عرض اسنے یہ کئی شیرین مقال — آج یک ابدال پایا انتقال
مرضی خالق ہوئی ہے یہ صدور — ہو تعین اسکے جا کوئی ضرور
آیا ہون مین یان بفرمان غفور — ہو مقرر جسکو فرمائین حضور
سنکے فرمائے حبیب ذوالجلال — لائے کیا تم اس گھڑی ہونیکا فال
ایک آیا ہے مکان مین میہمان — اسکو کرتا ہون مین ابدال زمان
آیا تھا گھر سے مرا لینے وہ مال — مال تو پایا نہین جز سر حال
چاہتا تھا دولت ہو کر بے نصیب — وہ نجائے تم خبر لائے عجیب
حق مین اسکے ایسا ہی انعام ہے — خالی جانا مورد الزام ہے
پاس جا اسکے حبیب کبریا — اسکی آنکھون پر ملے دست شفا
دست خاص اپنا جو پھیرے چشم پر — چشم رحمت سے جو روئے خصم پر
عین نابینا کے تمکین بینا کیے — رتبہ ابدال پھر اسکو دیے
ہو گیا واصل بہ حق یکدم مین وہ — دولت بیحد ملی اس چور کو
در شریعت تھی روا اسکی سزا — مستحق کب تھا بھلا انعام کا
عاشق اللہ و محبوب خدا — ڈھونڈھتے ہینگے بھلا یت خلق کا
ہو گیا ابدال و مقبول خدا — جو کہ سارق تھا سزاوار سزا
نکتہ باریک ہے اک اسمین اور — دوستون کی ہے وہ جائے فکر و غور
جس کسیکا فعل دیکھو تم برا — جاننا بد اسکو ہیگا نا روا
تمکو کیا معلوم ہے انجام کار — در مشیت حضرت آمرزگار

ہی حکایت یک سفینہ مین لکھی — دستگیر پاک کے اعجاز کی
قدرت حق مین جنھین قدرت بھی نام — شیخ جیلی عبد قادر جنکا نام
اہل حاجت کا نکلتا اُنسے کام — اُنکے تئین حق نے کیا عالی مقام
کروفر جو ظاہری کا تھا وہان — شان و شوکت کا بھی تھا بہتر مکان
چور نے دل مین کیا ایسا قیاس — ہون ضروری مالور وہ حق شناس
مال وزر تو یان کبھی رہتا نہ تھا — دولت باطن تو تھی بے انتہا
الغرض یک شب کو وہ باطن کا کو — خانہ عالی مین آیا تھا جو چور
مال وزر دنیا تو یان پایا نہین — جسکا کرکے دل مین آیا تھا یقین
یہ تصرف آپکا پایا ظہور — نور چشم اُسکا ہوا آنکھونسے دور
خانہ نوری کو دیکھ اندھا ہوا — دست سے جسدم در عالی چھوا
ایک آئی بات دل مین نی الفور — اُسکو کہتا ہون حقیقت ہی اصل
ہوکے پُران شب کو شپر ہو عیان — از شعاع شمس ہودن کو نہان
مثل شپر شب کو وہ آیا وہان — نور دیدہ ہوگیا اُسکا زیان
شمس دنیا و دین کا تھا جو گھر — دیکھ نور اُسکا گیا نور ابصر
نور کی کب تاب ہی خفاش کو — قدر کب عارف کی ہی اوباش کو
شمس تھے عرفان کے وہ دین پناہ — اور تھا یہ دزد معمور از گناہ
خادم عتبہ کیے یہ عمل و شور — آگیا اندر مکان کے ایک چور
جب خبر پائی یہ محبوب خدا — سبکو فرمائے کہ اُس سے ہو جدا
اور دل عالی مین یون لائے خیال — لینے آیا چور تھا اس گھر کا مال
مال دنیا کچھ نپایا جو یہان — طرفہ تر اسپر کہ بینائی زیان
چاہیے دنیا سے جویان ہی مال — دولت باطن جو ہی وہ بیزوال

خزن سے گریہ سے ہمکو کام ہی — اس عزاداری مین میرا نام ہی
آب رحمت جان تو ہی آب چشم — دل سے گر ہو ورنہ یہ ہی آب رشم
ہی تبا کے نام تو اسکا نہین — جو دکھانے خلق کو روئے کہین
ذات پاک انکی میان معصوم ہی — انکی غم مین دل مرا مغموم ہی
ہوا اہانت کا سخن جسمین لکھا — بین ہی کا ہیکو ہی وہ مرثیا
گر روایت ہی صحیح تو ہی صحیح — گر روایت ہی اہانت ہی قبیح
یا علی تم ہو محمد کے ظہور — اہی علی کے نور تم ہو انکے نور
یا حسین ابن علی یا بو تراب — حل کرو مشکل کو میری تم شتاب
فیض سے اپنے کرو تم کامیاب — اہی شہید کربلا عالی جناب
مصطفے کے لاڈلے زہرا کے لال — کیجیے پورا اس عاجز کا سوال
التجا تمسے ہی میری یا حسین — ہو ادا جلدی ہمارا قرض دین
یہ عطا معمور ہیگا از خطا — کیجیے اس پر ترحم از عطا
کہتا ہی ہر دم بند کر شور و شین — یہ عطا ہیگا تمہارا یا حسین
آپکا مسکین عطا ہیگا غلام — نام اسکا ضم ہی با نام امام
ہی ضروری ہو غلام آقا کے ساتھ — راہ مولا مین بکا ہی انکے ہاتھ
فخر ہی اس بات کا میرے تئین — حشر مین بھی آپکے ہونگا قرین
لب پہ ہی ہر دم ہمارے انکا نام — مشغلہ دل کا ہی ورد ذکر امام
ہی نہین پایان رموز عارفان — کب تلک کرتا رہیگا تو بیان
کر تو فانی رمز معنی اختتام — یاد مین انکی رہا کر صبح و شام

حکایت کرامت حضرت غوث پاک کی خانہ برکت نشانہ مین آنا چور کا کور ہونا اور رتبہ ابدال پانا

مظہر حق ہین جناب مصطفےٰ — مصطفےٰ سے کب جدا ہین مرتضیٰ
ہین شہید رہین شہید کربلا — ہی وہی عارف اسے جو جانتا
ہونگا ہین بھی از عزادار حسین — کب ہی غم سے اُنکے میرے دل کو چین
تعزیہ کا ماننا ہیگا جواز — اُسکا پہلے بوجھ لو تم سر ور از
جس طرح سے ہم کہین مانا کرو — اُسمین ہرگز لفظ بدعت کا نہو
ماننا میرا نہ ہو مثل عوام — ماننا میرا تو ہی اُسکو دوام
لفظ بوجے کا تو یا رو پوج ہی — اصطلاح ہندیان کی سوج ہی
اب سنو باتین مری تم ہوش کر — مرعارف ہے جو رکھے ہو خبر
تعزیہ کے سر کو کب جانین عوام — دل ہی میرا تعزیہ مرقد امام
دل ہی میرا ذکر ہے اُنکے بھرا — دل کیا کرتا ہی اُنکا تذکرا
عشق ہے اُنکے نہ دل غافل ہو اُن — کرتا ہون اُسکی زیارت قبر جان
دیکھنے سے ہو علم کی نت الم — دل مین یہ رہتا ہی غم سُن دمبدم
ہوگیا سینہ مرا مثل سپر — من غم شبیرؑ مین ہون چشم تر
ہوگیا جب قلب یہ مثل ضریح — تب ضریح کا دیکھنا بدعت صریح
مرثیہ تو یہ نہین ہی ہی یہ بین — بین کو مانع ہوئے جد حسینؑ
فاطمہ بی بی نے پہلے تھا کہا — حزن ہے غم مین نبی کے مرثیا
بعد اُسکے پھر کہے حضرت علیؑ — پھر تبعیت اُسکی اصحابون نے کی
اس روایت پر کرو تم اعتماد — ہر جواز مرثیہ با اعتقاد
مرثیا کہنا و سُننا ہی جواز — بین ہے ہر دم رکھو تم احتراز
مین نے بھی غم مین شہید کربلا — از دل محزون کہا ہی مرثیا
وہ پڑھا جاتا ہی جسدم مرثیا — ہر مضامین اُسکے آتا ہی بکا

فرق ذکریا پر جب آرہ چلا | فرق اُس بے فرق کا دو ہوگیا
دی سروش غیب نے اُسدم ندا | دو ہوا تو کیا ہوا یکتا ہوا
از دوئی سر ہوگیا تیرا جدا | اب ہوا تو با خدا اے با خدا
ذات باقی مین تو اب فانی ہوا | جسم فانی جسم روحانی ہوا
ہر شہید دنکا یہ فانی مرتبہ | لکھ رموز ایسا کہ ہو تجھپر کھلا

حکایت در بیان سر غم و الم حضرت سید الشہدا علیہ السلام کی بر موز تعزیہ و ضریح و مرثیہ

آگئی ایسی حکایت بر زبان | تھا نہ کرنا مرد دل کے تئین عیان
ہوگئی ایسی ضرورت ناگہان | آخرش کرنا پڑا اُسکو بیان
کیونکہ ہی مسئلہ مین اسکے بحث و قیل | ڈھونڈھتے عالم ہین سب علمی دلیل
موقع ہی اس جا پہ ایسا آگیا | جو اس عاجز کو بیان کرنا ہوا
تھا مرا ایک یار صاحب جد و حال | تعزیہ کا وہ کیا ہمسے سوال
ہی بنانا پوجنا اُسکا صحیح | یا کہ ہی یہ سر بسر عمل قبیح
اُسکے تئین مین نے دیا ایسا جواب | ہو نہ ذکر تعزیہ اندر کتاب
پوچھو عالم سے وہ ہین مرد عقیل | تمکو تعزیہ کا بتا دینگے دلیل
یا بتائے جو بنائے وہ دلیل | پوجنے کا لفظ بولین ہین رذیل
جو بنائے تعزیہ جانے وہ حال | اسکے اندر ہی بہت سی قیل و قال
چاہتا تو ہی بنانے تعزیہ | اور ہی راغب بہ سننے مرثیہ
دیتا ہون مین سر اسکا اب بتا | رمز کی باتونکو میری بوجھ جا
میرا تو اسطور پر ہی اعتقاد | دل سے رکھو اس سخن پر اعتماد
مین تو ادنا سا ہون یک اُنکا غلام | چاہتا مولا سے ہون عشق امام
مظہر حق ہین جناب مصطفے | مصطفے سے کب جدا ہین مرتضے

ہوگیا جب وہ درخت سایہ دار — اسکی بھائی چشم مین سبکی بہار
اور اگر تم غور کر دیکھو ذرا — سر پر اسکے ہی دھرا آرہ قضا
تا نہ سرسبزی پہ وہ مغرور ہو — از رضائی حق نہ یکدم دور ہو
ہے پتے کی بات سن اے ہوشیار — دیکھ آرہ قدرتی ہی خاردار
ساتھ سرسبزی کے زاسر کردگار — فرق پر آرہ قضا ہی بے شمار
ہو کوئی آیا ہی زیر آسمان — ہو قضا کا فرق پر اسکے نشان
مدعی سے آخرش بولا لعین — تم کرو باتو نہ میری اب یقین
صورت پتی کو دکھلایون کہا — اس وضع کا آہنی آرہ بنا
جمع کر لوہے کو لائے اسکے پاس — آگ سلگائی لعین نے چہار طاس
ڈھال کر لوہے کو مردم نامنڈ — تشکل پتی پر ایسا آرہ بنا
دشمنون سے تب کہا شیطان پیر — پھر چکے تم اس پیڑ کو دو اس سے چیر
سنکے یہ تدبیر ہو در حال یاس — ہو گئے تب باخدا وہ بیحواس
انکو یون الہام آیا از خدا — غفلت حق کی یہی ہیگی سزا
پیر سے چاہا امان از خوف جان — کیون نہین چاہا بھلا مجھسے امان
صبر ہو در کار مت کر تو فغان — آگئی تجھپر بلائے ناگہان
ان اگر اسدم کریگا تو ذرا — محو ہو نام از صحیفہ انبیا
غفلت حق سے بلا ہوئے نزول — اس بلا کو سر پہ اپنے کر قبول
سنکے الہام خدا کو وہ نبی — مشتغل ہو گئے بہ تعمیل وحی
انکے تہین منظور تھی حق کی رضا — صبر کر خاموش ہو گئے باخدا
آخرش از حکم مردود شقی — عازم ایذا ہوئے جسم نبی
وہ عدوے دین شقی القلب ہو — چیرے آرہ سے درخت تیم کو

ہو فنا ملجاے در ذات بقا | نیستی فانی ملے ہستی مین جا
کس جگہ فانی تھا تو کس جاگیا | قصۂ باقی کو لکھ جو مدّعا
وہ نبی آخر کے تئین از بیم جان | گئے نکل گھر سے سوے صحرا دوان
تھک گئے چلکر جو پابستہ بلا | دور سے دیکھے درخت اک نیم کا
چھاگیا تھا دلپہ اُنکے خوف و بیم | دیکھ سایہ نیم کو ہو گئے مقیم
آخرش در حق آن قلب سلیم | سایۂ اش شد تلخ چون تلخی نیم
جاکہ اُس جاہو کے غافل از الٰہ | اُس درخت نیم سے چاہی پناہ
وہ درخت نیم آمادہ بلا | حکم پیغمبر کا سنکر شق ہوا
گھس گئے اُسمین رسول کبریا | تھا وہ جیسا پیٹر پھر ویسا ہوا
وصل ہوتا تھا انھین جو از خدا | وصل اُسکو بھی ہوا جیسا کہ تھا
قوم اُنکو ڈھونڈھتی آئی جوان | اُس جگہ ابلیس آیا ناگہان
اُنسے پوچھا وہ قبیح بدقماش | یان ملک آئے کسے کرتے تلاش
قوم نے بتلا دیا جو انکا نام | تب وہ بولا ہان جو تھا تیرا امام
ہے اسمین وہ چھپا تو کر تلاش | پائیگا اُسکو جو دے اُسکو ترش
مدعی بولے کہ اے ناحق شناس | ہے یہ تیری بات بیرون از قیاس
تیری تو ایسی نئی اک میٹر ہے | وہ تو ہے انسان یہ تو پیٹر ہے
اسکے اندر تو بتا کیونکر گھسا | تب لعین نے حال سب اُنسے کہا
مدعی نے تب کہا یہ ہے محال | اُسکو لین ہم پیٹر سے کیسے نکال
اُن نے دی تدبیر تب اُسکو بتا | توڑتی نیم کو دکھلا دیا
اس جگہ یک سر مین کرتا ہون بیان | ہوش کر سمجھو اُسے ایجان جان
جب درخت نیم حق پیدا کیا | سر پہ چتر سبز کا سایا دیا

چھوڑ کر انکا قدیمی اتحاد | دل سے انکے ہوگئے بے اعتقاد
قتل کرنا انکا جانے وہ روا | بوجھ کر آسان دینا خون بہا
وہ رسول حق خدا کے تھے نبی | انپہ قربان کرتے اپنا جان وجی
الغرض مقبول حق صاحب وحی | جبکہ دیکھے مدعیون کو شقی
قوم سے اپنی وہ ہوکر بدگمان | قصد مفروری کیے از بیم جان
گھر سے نکلے مضطرب ہوکر نبیؐ | حق سے غافل ہو بلا حکم وحی
یہ نہین باقی رہا دل مین خیال | ہی نگہبان جان رب ذوالجلال
وہ تو دیتا ہی بلا کو سر سے ٹال | ہو پریشان گر کوئی یا خستہ حال
گر قضا اسکی ہی پھر بھاگین کہان | ہوئے دامنگیر وہ جائین جہان
غفلت حق ہیگی ذل انبیا | ہی کتابون مین جسے لغزش لکھا
جب کہ غافل ہو نبی حق سے یک آن | کہتے ہین لغزش آسے تو اسکو جان
اسگھڑی نازل نبی پر ہو بلا | در بلا رحق وہ ہوئے مبتلا
ہووے بشریت سے فعل ایسا صدور | جو ہون غافل حق سے خاصان حضور
اسکے اندر بھی بھرا اسرار ہی | اسکو ہی معلوم جو ہشیار ہی
انبیا کو ہو نہین غفلت دوام | یکدو ساعت چند دن یا صبح و شام
اولیا کو اس سے غفلت ہی زیاد | مشتعل جب امر دنیا ہون زیاد
پر نہ ہم غافل سے ہی غفلت اونھین | جو خدا سے ہم اونھین غافل کہین
تر ہی غفلت مین اندونون کے یا | ورنہ ہین در یاد حق یہ ہوشیار
اور ہم تو ہین بڑے غفلت شعار | مشتغل دنیا ہو رہے دل کو ہار
تو بلا کو جان ہی سر خدا | لاتقی کا یا بلا ہیگا بلا
نیست اور نابود لا سے ہی مراد | تا وہ آوے در ثبوت اثبات یاد

تجھکو پایا مین نے جو با اتفا | زوجیت مین اُسکو تیری تب دیا
رمز اُسکے سن امیر زاہدین | اپنی زوجہ سے ہوئے جلکے قرین
اُس حدیقہ اتفاسے یک نہال | ہوگیا سرسبز پیدا نیک فال
اس سخن کو اے عزیز و دوستو | ہوش کرکے گوش جانسے تم سنو
جسکے ہون مان باپ ہر دو متقی | ولد اُسکا کیون نہین ہو متقی
عالم علم لدنی با کمال | نافذ امر شریعت سرِ حال
بو حنیفہ کنیت نعمان نام | حنفیہ مذہب کے جو تھے وہ امام
ہین پسر ثابت امیر زاہدین | بطن سے زان متقیہ کر یقین
جسکا مذہب مشتہر ہوگا تمام | ہند اور فارس سے لے تا روم شام
تابع مذہب ہین اُنکے خاص عام | جنکے سر پر سایۂ حق ہے دوام
مذہب حنفی کے ہین وہ مجتہد | رونق مذہب ہوا للہم زد
یہ حکایت تھی امام زاہدان | کر تو فانی سر حق کا پھر بیان

حکایت شہید ہونا حضرت ذکریا پیغمبر کا بہ ظلم قوم بنی اسرائیل اور رمز حق کی دلیل

مین حکایت ایک کرتا ہون بیان | جسمین سر حق ہے یا پیغمبران
تھے ذکریا جو زمانہ کے نبی | اُنکی ہے مین نے حکایت یہ لکھی
قوم اُنکی ہوگئی بانی فساد | پند پیغمبر نہ رکھی دل مین یاد
امر حق دیتے تھے وہ اُنکو سنا | کرتے تھے برعکس اُسکے ناسزا
چاہتے تھے دل کا اپنے مدعا | امر حق سے اُنکے تئین کیا کام تھا
بلکہ اُنکے ہوگئے سب مدعی | ظلم پر باندھے کمر اپنی شقی
اس شقاوت کا بھلا کچھ ہے حساب | بھول گئے نازل ہوئی حق کی کتاب

آخرش کر دل سے اپنے یہ صلاح — جانکر کے اسمین وہ اپنی فلاح
مستعد ہوگئے پی عقد و نکاح — ہوگئی تقصیر در تدبیر مباح
شبکو جب اُسکے ہوے وہ ہمقرین — عیب مذکورہ کو کچھ پایا نہین
ہوگئے دیکھ اُسکے تئین غرلت گزین — اپنی زوجہ کا نہین آیا یقین
سمجھے یہ کوئی عفیفہ دوسری — غیر محرم کب ہی لایق ہمسری
صبحدم اُنکے پدر سے شب کا حال — جا کہے وہ عابد نیکو خصال
یعنے مین شبکو ہوا جسکے قرین — وہ صفت زوجہ کی تھی میری نہین
بلکہ وہ تو خوش سیر تھی باجمال — عیب سے تھی وہ سراسر خوش خصال
غیر محرم جانکر خوف خدا — ہوگیا اُسدم عفیفہ سے جدا
عیب شرطی سے تھی بیچاری بری — کسطرح کرتا مین اُس سے ہمسری
اُنکی باتین سن عفیفہ کا پدر — یون لگا کہنے سنو لخت جگر
تم کرو باتو نہ میری اب خیال — اب بیان کرتا ہون تمسے صاف حال
استخوان بات پر رکھے ہو گوش — مغز کی باتو نہ کچھ لائے نہ ہوش
کور چشم اُسکے تئین اس سو کہا — شکل نامحرم نہ دیکھی خوش لقا
غیر محرم کوئی آجاتا کبھی — کیا مجال اُسکے تئین جو دیکھتی
اور سخن غیبت نہ گاہے وہ سنے — بلکہ اُنکو پاس اپنے جا ندے
اس سبب سے مین کیا تھا گر گوش — عیب جو تو وہ نہین ہی عیب پوش
اور سخن بیجا کبھی بولے نہین — غیر محرم پاس منھ کھولے نہین
گھر سے اپنے گئی نہ یہ باہر کہین — ورنہ پائے لنگ تو ہرگز نہین
اور نہ دست اسکا ہوا غیر دن سے مس — اور نہ تن اسکا چھوا ہی کوئی کس
متقیہ چونکہ تھی دختر مری — زوج بھی پائے ہی وہ تو متقی

دست بستہ اُنسے بولے اے حضور — عفو کیجیے اب مرا سارا قصور

ہو تعجب اُنسے پوچھے ماجرا — جو کہ گذرا حال تھا اُنسے کہا

سالہا کھایا کیا مین بافراغ — اُسکے میوہ کو جو ہی حضرت کا باغ

نہر سے بہ کر کے جاتا تھا انار — جان کر وقف اُسکو کھایا بار بار

وہ امیر باکرم عالی صفات — متقی جانا انھین سن انکی بات

دل سے اپنے وہ کہے ایسا کبھی — عمر بھر دیکھا نہ ایسا متقی

وہ کہے اُنسے کہ کیجیے صبر آپ — کیجیے اتنا نہ مجھ پر جبر آپ

سالہا کھایا کیے میرا جو مال — جانکر اُسکے تئین مال حلال

عفو ہم یکبارگی اُسے کیونکر کرین — اُسکا یہ پاداش ہی جانے ندین

گر کرو تم قول کو میرے قبول — ہی یقین تمکو معافی ہو حصول

سنکے اُنکی بات ششدر ہو گئے — عقل آئی کو بھی اپنی کھو گئے

تخلیہ مین جاکے مالک باغ کا — عرض اپنی اُنسے یون کہنے لگا

تجھسے مین یک راز رکھتا ہون عزیز — اُسکے تئین لو گوش دل سے کر تمیز

ایک لڑکی ہی مری بیدست و پا — پاؤن سے جسکے نہین جاتا چلا

بولتی بھی ہی نہین وہ از زبان — با وجودے ہی زبان اندر دہان

اور کسیکو بھی نہین ہی دیکھتی — سنتے بھی اُسکو نہین دیکھا کبھی

ہاتھ اُٹھاتے بھی نہین دیکھا اُسے — ہی عجب اس باتکا ہر دم مجھے

کہدیا سب حال اُسکا صاف صاف — گر کرو اُسکو پذیرا ہو معاف

سنکے عابد یہ سخن ہو کر خموش — آگئے حیرت مین اپنا کھو کے ہوش

دل سے بولے ہین قباحت ہمین دو — گر نمانون عفو کب تقصیر ہو

دوسرے لڑکی کے تئین محبوب جان — گر کرون مین عذر سمجھیگا یہ آن

آب یہ آتا ہی میرے دلمین خیال
ورک کرنا چاہیے کچھ اسکا حال

گر کسی کی ملک ہی نہری انار
حیف ہی ہمپر کہ کھائے صد ہزار

اذن سے مالک کے مین کھایا نہین
اور سراغ اُسکا بھی کچھ پایا نہین

کرکے ان باتونکا وہ دلمین خیال
درک کرنیکو چلے نیکو خصال

راہ طی کرتے کنارے نہر کے
متقی عابد تھے نت جاتے چلے

اسکے تئین بھی جبکہ گذرے چند ماہ
ہوگئی مشکل سے اُنکی قطعہ راہ

آخرش یکجا یہ وہ پائے سراغ
دور سے دیکھے وہ یکجا قطعہ باغ

باغ مین کثرت تھی اشجار انار
ہو نہ سکتا عقل سے جسکا شمار

ہر شجر مین تھے پھلے پھولے انار
ہی یقین بالائے ہو وہ صد ہزار

تھا بہت شیرین نہایت وہ انار
فائقہ جسکا زبان پر خوشگوار

اور حفاظت کے لیے یک باغبان
متقی صورت بنا بیٹھا وہان

دیکھتے کیا ہین یہ اُسدم خوش شعاع
یک شجر سے گر پڑا شیرین انار

نہر مین گرکر کے اُسجا سے بہا
جیسے نت بہتا تھا ویسے یہ چلا

دیکھ کر کے اُسکو یہ عالی ذہن
ہوگئے ساکت نہ بولے کچھ سخن

اتقا اپنا گئے اُسدم یہ بھول
ہوگئی شرمندگی اُنکو حصول

بولے دل سے حیف ہی مین عقل خام
سالہا کھایا کیا مال حرام

ہی کہان باقی رہا اب اتقا
گر خدا کا فضل ہو تو مین بچا

باغبان بھی وانکا تھا پورا فقیر
گرد اپنے جمع کر ہیزم کثیر

تبر سے اون لکڑیون کو چیر چیر
مزد لیتا سب سے تھا مافی الضمیر

اُس سے مالک باغ کا پوچھے پتا
اُس بچارہ نے دیا اُنکو بتا

کرتے کرتے آخرش اُسکی تلاش
مل گئے اُنکے تئین وہ خوش معاش

گوش دل سے تم سنو اے مومنین — ہے یہ فرمودہ شفیع مذنبین
جو کوئی کرتا ہے اکثر قہقہا — دل ہوئے مردہ اُسیکا جو ہنسا
جو کوئی روئے بہ خوف کردگار — اُسکا دل زندہ ہو جو ہو اشکبار
قلب ہوتا ہے بکا کرنے سے نرم — باعث عفو گنہ ہے آب چشم
یہ حکایت سُن کے رو لو زار زار — یاد کر اپنا گنہ ہو اشکبار
ذکر حق مین مومنو ہو استوار — تب مزا پاؤ رضائے کردگار
بندۂ فانی کی جبلی ہے خطا — کر عفو یارب طفیل مصطفا

حکایت تقوی کی عابد و زاہد ثابت کی جو پدر بزرگوار امام اعظم نعمان کے تھے

اس حکایت کو جو ہے مین نے لکھا — اُسکے اندر ہے بیان اتقا
دجلۂ بغداد سے یک نہر تھی — ہو کے جاری دور تک آئی چلی
تھے یک عابد جنکا ثابت نام تھا — خبر عبادت کوئی نہ اُنکو کام تھا
راہ مین مولا کے تھے ثابت قدم — بندگی کرتے تھے رب کی دمبدم
عابد و زاہد ولی با اتقا — تھے کنارے نہر کے رہتے سدا
تھے جریدہ کچھ نہ مطلب قوم سے — بندگی حق سے غرض اور صوم سے
شب تو جاتی تھی عبادت مین گذر — روز روزہ مین تھا ہو جاتا بسر
نہر سے یہ کر چلا آتا انار — وہ غذا تھی حضرت صائم نہار
اُسکے اوپر حق کے وہ مشکور تھے — بندگی حق مین وہ مسرور تھے
اسطرح گذرا جو برسون ماجرا — ایکدن عابد کے دل نے یہ کہا
کچھ نہین معلوم یہ یہ کرانار — ہے چلا آتا کہان سے بار بار
ہم اسے تو جانکر وقفی مال — سالہا کھائے سمجھ اکل حلال

بندگی سے ہر کوئی ہووے خلاص | بخشوانا معصیت ہی امر خاص
یہ ندا آئی تھی مجھکو نصف شب | تیری امت پر کرونگا مین غضب
اسقدر انکے ہوے ہینگے گناہ | شومی عصیان سے ہون حال تباہ
جب ہوا یہ حکم از پروردگار | استونکا مین ہوا اب غمگسار
جب تلک آوے نہین حکم خدا | مین نہون ہرگز یہان سے اب جدا
حضرت خیر النساءؑ سنکر یہ حال | چشم نم آئین مکان مین پر ملال
بادل پرغم وہ سجدہ مین گئین | با فغان و آہ رہتی تھین حزین
سوز دل سے تھین وہ اپنے اشکبار | جانب حق اسطرح کہتین پکار
ای خداوند کریم و کارساز | م از نیاز اہل عالم بے نیاز
بیکسان را چون توئی فریاد رس | م کی رسد غیر از توئی فریاد کس
ای بحق حرمت اشک پدر | م از گناہ امتانش در گذر
ای بہ اشک حسرت دل فاطمہؑ | م امتان را بر عفو کن خاتمہ
این کنیزک را خدایا شاد کن | از غم جرم گنہ آزاد کن
سن جناب فاطمہؑ کا وہ خروش | بحر رحمت آگئے حق کے بجوش
آن مین آئے فلک سے جبرئیلؑ | لائے پیغام خوشی رب الجلیل
گفت میگوید خدایت ای رسول | م سن دعا فاطمہؑ کردم قبول
عفو کردم امتانت را همہ | م امتان پر گناہت را همہ
چون شفیع آورد ما را از شتاب | م آب چشم فاطمہ بہ نشاند و خشم
چون شنید این مژدہ از روح الامین | روے خود برداشت ختم المرسلینؐ
فاطمہ بی بی کے گریہ کے سبب | حق نے بخشی معصیت امتی سب
عفو ہو جسکے سبب میری خطا | نام پر انکے نہ کیونکر ہون فدا

بعد ازان بولے علی مرتضیٰؑ — رحم کیجیے ہم پہ ای خیر الورا
جو کیا ہی راہ حق مین مین نے جنگ — مین ہون دنیا اجر اُسکا بیدرنگ
سہر بخشایش گناہ امتان — سب دیا مین نے سنوا ایجان جان
ما اسیران را مگردان نا امید — م تا ہمہ گردیم از تو مستفید
ای بہ لطف خویش سر بالا کن — م در مقام خویشتن ما را بہ کن
گفت پیغمبرؐ کز نہا سود نیست — لیک زین بخشش مرا بہبود نیست
کب ہوا ایسی بخششین یارو روا — کافی بہر عتاب کبریا
الغرض ہر کوئی اعمال تواب — پیش کرتا تھا بپاداش عذاب
ہر کوئی کرتا تھا جو تھا مجتمع — ہوتی ہرگز تھی نہین وہ مستمع
جب ہوے مجبور یا مصطفاؐ — تب کیا آپسمین ایسا مشورا
کوئی کہے جانیت حضرت سے یہ حال — ولولا دلپر نبیؐ کے ہی کمال
گر قدم رنجہ یہان پر وہ کرین — آہ وزاری باپ کی آکر سنین
ہی یقین دلکو مرے حضرت رسولؐ — عذر خواہی فاطمہؑ کرلین قبول
دیکھ کر حضرت نبی کی بیکلی — گئے بسوے فاطمہ حضرت علیؑ
سنکے حال مصطفاؐ بنت رسولؐ — گھر سے نکلین اوڑھ کر چادر بتول
سوے غار آئین چلی عالی نژاد — ہو سبکرو پاکدامن مثل باد
دیکھتی کیا ہین کہ روتے ہین نبیؐ — مار نعرہ کہہ رہے ہین امتی
گفت ای بابا چرا گشتے چنین — م از چہ بنہادے سر خود بر زمین
کس لیے ہوتے ہو اتنے اشکبار — کون غم مین تم ہوئے ہو بیقرار
صبر مے کردی ہمیشہ در بلا — م اینچنین در غم نبودی مبتلا
گفت حضرت کار طاعت دیگر است — م کردن امت شفاعت دیگر است

دیکھتے کیا ہین کہ ہو کے اشکبار — روز ہیہے ہین بہر امت زار زار
حضرت حق مین یہ کرتے ہین فغان — بخشدے یارب گناہ امتان
سر بہ سجدے ہو یہ سوے بے نیاز — التجا کرتے رسولؐ کارساز
زار مینالیدو می گفت اے الٰہ — م تا نہ بخشی اُمتانم را گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمین — م تا بروز حشر باشم این چنین
گر ز مادر وز پدر بگذشتہ ام — م ہر دو عالم اُمتان را گفتہ ام
سنکے فریاد و فغان مصطفےؐ — چشم سے یارون کی بھی آنسو بہا
اس قدر روئے نبی کے یار غار — فجلت آگین ہو گیا ابر بہار
حضرت صدیقؓ کا نالہ حزین — بولے حضرتؐ سے سنو اے شاہدین
عمر بھر جتنی جو کی ہے بندگی — اُمتان پر گنہ کو مین نے دی
آپ اُٹھائین سر زمین سے اے نبی — بولے حضرت وہ نہین ہے مکتفی
کب عتاب حق ہوئیگا اُس سے دور — ورنہ مین کرتا نہ پیرا اب ضرور
تب کہے حضرت سے یون فاروقؓ حق — اے رسولؐ حق امام ما سبق
عدل جو کچھ مین نے دنیا مین کیا — اجر اُسکا اُمتون کو سب دیا
اب زمین سے سر اُٹھاؤ اے رسولؐ — عرض اس بندہ کی اب کیجے قبول
گفت حضرت اینچنین نبود روا — م عدل تو این در دگر نبود دوا
اُنسے فرمائے نبی خیر البشر — عدل اسکی کب دوا ہے اے عمرؓ
بولے عثمانؓ اے امام مرسلین — سر اُٹھائین آپ از روے زمین
جو کیا خیرات مین نے در جہان — اور کیا جتنا کہ ہے ختم قرآن
آپکی امت کو اُسکا سب ثواب — مین نے بخشا تم سنو عالی جناب
اُنسے فرمائے شفیع مذنبین — ہے دوائے غصۂ رب یہ نہین

ملکے سب یارِ شفیع مذنبین — روتے آئے نزدِ امِ مومنین
اُنسے پوچھا ہین نبیؐ میرے کہان — بولین امِ مومنین کرکے فغان
حضرتِ حق سے ہوا اُنکو عتاب — چونک اُٹھے تب نیند سے عالیجناب
بہرِ بخشش امتانِ پُرگناہ — جب عتاب آیا لئی صحرا کی راہ
فرقتِ نبویؐ مین اُمِ مومنین — کرتی تھین اسطور سے نالہ حزین
ہی کہان محبوب تیرا اے خدا — تین دن سے ہوگیا ہم سے جدا
فاطمہؓ بی بی یہ کرتی تھین فغان — اے خدا ہی باپ میرا اب کہان
سبکے اصحاب نبیؐ ہوے منتشر — ڈھونڈھنے نکلے نبیؐ کو دربدر
مجتمع ہوکے نبیؐ کے یار سب — کرتے تھے فریاد و نالہ سوے رب
فرقتِ نبویؐ مین ہی ہم کو الم — ہی کہان تیرا رسولؐ محتشم
سبکے سب ملکر سوے صحرا چلے — تا کسی جانب سراغ اُنکا ملے
دیکھتے کیا ہین وہ اُسدم ناگہان — یک چلا آتا ہی صحرا سے شبان
دیکھ چوپان کو نبیؐ کے غمگسار — حال پوچھے وہ رسولؐ کردگار
بولا چرواہا نہین مجھکو خبر — ہی کہان احمدؐ تمھارا راہبر
لیک کہ آتی ہی صدا اُس کوہ سے — کوئی روتا ہی وہان اندوہ سے
تین شب سے ہیگی آتی یہ صدا — امتی کہکے وہ کرتا ہی بکا
ہم نجانین رو رہا ہی کس سبب — کون روتا ہی وہان کہکر کے رب
وحشیان از نعرۂ او خستہ اند — م از چرا کردن زبان را بستہ اند
ہر زمان از دیدہ خون ریزند آب — م بستہ اند از راہ دیدہ راز خواب
جبکہ اصحاب نبیؐ اُس سے سُنے — یا رسولؐ اللہ کہکے رو دیے
یہ تپا سنکے چلے سب سوے غار — جس جگہ روتے نبیؐ تھے آہ و زار

اُسکو اکثر جا لکھی دیکھی جدی — طرز موزون ہی مثال مثنوی
دل یہی کہتا اُنھین کا ہی کلام — آگے اب اللہ جانے والسلام
اس حکایت کے صحت پر کر یقین — ضعف تو کچھ اس روایت مین نہین
ہی مدینے مین وہی مشہور غار — جس مین بیٹھے تھے رسول کردگار
اُس جگہ حضرت کئے ہینگے دعا — مغفرت امت کی چاہی از خدا
از طفیل زاری حضرت بتولؓ — ہی دعا حضرتؐ کی حق نے قبول
ہی زیارتگاہ مردم خاص وعام — بہر زیارت جاتی ہی خلقت تمام
کی زیارت مین نے بھی اس جا کی — ہی صفت جسکی لکھی در مثنوی
ایک مسجد اُس جگہ پر ہی عیان — ہین نماز نفل پڑھتے زائران
اور حق سے مانگتے اپنی مراد — وہ جگہ مقبول ہی بہر عباد
دوستو اب اصل قصہ کو سنو — سنکے در حب نبیؐ تم خوب رو
جاگتے ہر شب کو تھے حضرت نبیؐ — ناگہان یکرات کو نیند آگئی
وحی آئی اس طرح کی باعتات — ای محمدؐ ہی نہین ہنگام خواب
تمکو بھیجا بہر آمرزش گناہ — امتان خستہ دل حال تباہ
تمکو لازم ہی نہین آرام وخواب — کسطرح ہوگے شفیع روز حساب
گر کروگے اس طرح آرام وخواب — امتون پر ہو عذاب بے حساب
سنکے فرمان خدا با حال زار — خواب سے اُٹھے رسول کردگار
گھر سے نکلے وہ رسول پاکدین — جانب صحرا گئے بیٹھے کہین
سر کو کر سجدے مین روتے تھے نبیؐ — امتی کہتے تھے ہر دم امتی
سہ شبانہ روز جب گذرا یہ حال — جستجو مین آپ کی نکلے بلال
کہتے تھے رو رو وہ ہو کر کے ملول — ہم نجانین ہین کہان بیٹھے رسول

ایک تھا خرقہ امانت کا عزیز — ولیس پائے اُسکے تئین تو کر تمیز
خرقۂ دیگر رسولِ کردگار — تھا خلافت کا وہ پائے یار غار
تیسرا خرقہ عنایت کا جو تھا — حضرت فاروق اعظم کو ملا
خرقۂ رحمت کو پائے یا حیا — خرقۂ نعمت کو پائے مرتضےٰ
پائے وہ خرقہ حسن بصری ولی — قلب اُنکا اس سبب تھا منجلی
خرقۂ برکت جناب مصطفےٰ — بعض اصحابون کو تھا اکثر ملا
مثل ان خرقون کے وہ خرقہ نتھا — وہ تو تھا معمور از سرِ خدا
یہ بھی تھا حضرت نبی کا پیرہن — لیک اُسمین تھا رموز ذوالمنن
صوفیان باصفا کا بھی لباس — ہی تبرک کی طرح بعضون کے پاس
وصف اُن خرقون کا جو مین نے کیا — کرتے ہین اُسکو شہ امتط سے عطا
جو شب معراج مین خرقہ ملا — اُسکو پائے تجھے علی مرتضیٰ
خرقۂ نعمت اُسیکا نام ہی — اُس سے نکلا عارفون کا کام ہی
اصل خرقہ گرچہ اب ہیگا نہین — سرخ بھی بھولتا ہیگا کہین
اتبلک بھی صوفیان باصفا — کرتے ہین خرقہ مین نعمت کو عطا
اور جس خرقہ کو دیتے ہین تمام — جان اُسے خرقہ عطا ہی بہر نام
فرق ہیگا نام سے اور کام سے — فرق جیسا ہیگا صبح و شام سے
میرے تئین مطلب تھا اس اعلام سے — درگذر مین ہون خیال خام سے
ہی نہ اس خرقہ کا اس جا پر بیان — اصل خرقہ کی حقیقت کی عیان
فانی اب اس گفتگو کو کر تمام — لکھ حکایت حضرت خیر الانام

حکایت در بیان مغفرت خواہی امت و بیان انحضرت از حضرت رب العزت جا کے درون عار ہوے تھے

یک حکایت ہی نبی کے راز کی — گرچہ پائی ہی نہ اندر مثنوی

اُسکے یان آتا جو کوئی میہمان — تھے کھلاتے اُسپہ رکھ قلیہ ونان
پشم سے بنوائی تھی اُسکے گلیم — تا حیات اپنی اُسے اوڑھے کریم
پائے وہ ملبوس حضرت اسمعیل — بعد اُنکے لیگئے پھر جبرئیل
عرش سے بالائے عرش اُسکو اُٹھا — مدتوں تک وہ امانت وان رہا
لائے پھر جبریل از حکم خدا — واسطے حضرت جناب مصطفےٰ
اُسکا بنوائے تھے حضرت پیرہن — تھا بھرا سر جسمین رب ذوالمنن
پائے اُس خرقہ کو تھے حضرت عمر — از جناب مصطفےٰ خیر البشر
ہی روایت اس جگہ پر دو لکھی — ویس جو پائے تھے خرقہ تھا وہی
مین یہ کہتا ہون کہ ہر دو ہی صحیح — یک سخن یا دو روایت ہی صریح
از رسول اکبر یا خیر البشر — پائے اُس خرقہ کو جو حضرت عمر
پیرہن کے وہ امانت دار تھے — ویس کو جا اپنے ہاتھون سے دیئے
پیرہن جو پائے تھے حضرت عمر — اُسکے تئین پہنے سدا وہ عمر بھر
وقت خرقہ تھا میان پیوند دار — اُسمین تھا پیوند بالا از ہزار
ریشمانی تھا سُتا ہی پیرہن — بعد رحلت لے گئے وہ با کفن
وقت حاجت اُسکے تئین عالی تبار — دیتے پیوند اُسمین تجھے تن سے اُتار
پارچہ وقفی جو ہوتا اُنکے پاس — اُسکے تئین سیتے بجیبہ خیر ناس
ہو گیا اتمام اب میر اسخن — سُن حکایت اب تو ستر پیرہن
ختم کر فانی تو اس منظوم کو — لکھ اُسے جو کچھ تجھے معلوم ہو

حکایت اسرار خرقہ

اب کرون اسرار خرقہ کو بیان — جو کھلا دل پر مرے سر نہان
ذکر ہی اندر کتاب اولیا — جو کیے حضرت نبیؐ خرقہ عطا

۱ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام خرقہ حضرت خضر علیہ السلام کو دیا
۲ حضرت خضر نے حضرت عمر کو دیا
۳ پیرہن مبارک حضرت رسالتمآب

جلوۂ حق ہی بہر سو در عیان — گم کر دتم آپ کو پاؤ نشان
تو خودی سے ہو گیا پابستہ حال — کر خودی کو دور تو پاوے وصال
یہ حکایت کر کے فانی اختتام — لکھو اُسے جبہین کہ سرد و انضمام

حکایت بیان مین دنبہ قربانی فدیہ حضرت اسمعیل کی کہ وہ دنبہ قربانی مقبولہ ہابیل بن آدم تھا

یک حکایت اب مجھے آئی ہی یاد — ہون مین مستفسر ز روے اتحاد
سرّ سے واقف اگر ہو دوستو — کبش قربانی کی کیفیت کہو
کون سا دنبہ تھا فدیہ اسمعیل — جسکو بھیجا خلد سے رب الجلیل
مین نے دیکھا یک صحیفہ مین لکھا — جو کہ ہی مشہور قصہ انبیا
جب کہ قربانی کیے ہابیل تھے — ایک دنبہ کے تئین گلہ سے لے
اُنکی قربانی ہوئی مقبول جب — ہو گیا قابیل پر رب کا غضب
لیگئے دنبہ فرشتے بر فلک — امر سے رب کے جو آئے تھے ملک
خلد مین پایا وہ دنبہ پرورش — پھرتا تھا وہ سیر کرتا در روش
اُسکے چرنے کو ملا تھا مرغزار — دیکھتا پھرتا تھا پھولونکی بہار
اس سوا کوئی نہین تھا اُسکو کار — شغل تھا اُسکا بذکر کردگار
ذبح کرنے جب لگے حضرت خلیل — اپنے بیٹے کو بہ فرمان جلیل
لائے اُس دنبہ کو حضرت جبرئیل — حکم حق سے بہر فدیہ اسمعیل
جب ہوا دنبہ بنام حق فدا — گوشت و پوست اُسکا ہوا اُس سے جدا
کھاے گوشت اُسکا وہ دونون گر کباب — حکم ہے از وحی رب مستطاب
کہہ گئے ہین مصطفےٰ عالی جناب — گوشت قربانی کا کھانا ہی ثواب
پوست کا سفرہ بنائے تھا خلیل — حکم پاکر حضرت رب جلیل

لہ قصہ ہابیل و قابیل از زبان حضرت آدم علیہ السلام
معروف بہ مقتل نامہ در کتاب
قصص الانبیا یا بیدریہ
ہابیل مقبول و قابیل
مغضوب و مردود

امیون کی ہی زبان اردو زبان — فہم بہت فارسی اُنکو کہان
در زبان اردو کیا قصہ بیان — تا کہ ہو آسان بہر اُمتان
گر بیان تو قصۂ چوپان کو — جو ملے موسیٰ اُس عاشق جان کو
آخرش اُنکو ملا عاشق اگہ — ایک جا کر تا بکانھا اور آہ
بولے موسیٰ اُس سے اے عاشق سنو — دل مین جو آوے تمھارے وہ کہو
کفر تیرا عین دین ہی اے غریب — ہی یہی آداب عاشق اور تمیز
ایسی باتین عاشقونکو ہین روا — گر کہے عاقل ملے اُسکو سزا
گفت اے موسیٰ ازان بگذشتہ ام — م — من کنون در خون دل آغشتہ ام
حال من اکنون برون از گفتنیست — م — آنچہ میگویم نہ احوال منست
بولا اے موسیٰ نہین ہی اب وہ قال — قال ہے گذرا سراپا ہو نہین حال
گفتگو سے حال میرا ہی برون — وصل جب پایا گیا دیسے جنون
نقش می بینی کہ در آئینہ ایست — م — نقش تست و نقش آن آئینہ نیست
آئنہ مین نقش جو ہی دیکھتا — کب ہی نقش اُسکا وہ نقش ہیگا جدا
مومنو اس رمز کو دل سے سنو — عاشق حق ہو تو تم اُس سے ملو
جب تلک کہتے ہو تم اپنے کو ہم — ذات سے اُسکے ہو کیونکر تم بہم
وصل جز عشق خدا ہوتا نہین — جا گنے والا جو ہی سوتا نہین
عشق حق پیدا کرو پاؤ وصال — وصل حق جز عشق حق ہیگا محال
ہجر مین جو کوئی ہوئے مبتلا — عشق دیتا ہی اُسے اس سے ملا
ہجر کا آخر نتیجہ وصل ہی — ہجر سے ظاہر فروغ اصل ہی
ہجر سے پیدا ہی یار و اشتیاق — جو نہوتا وصل کب ہوتا فراق
نبد کر اپنی زبان از قیل و قال — چشم دل سے دیکھ تا ہو کشف حال

در حق او مدح در حق تو ذم	م	در حق او شہد در حق تو سم
شہد ہی حق مین کسیکے فائدہ		بہر دیگر تلخ ہو اُسکا مزا
ہر کسیکے واسطے ہی اصطلاح		کوئی مرے اُس سے کوئی پاوے فلاح
در حق او نور در حق تو نار	م	در حق او ورد در حق تو خار
حق مین اُسکے نور اور تیرے ہی نار		حق مین اُسکے ہو گلاب اور تیرے خار
در حق او نیک در حق تو بد	م	در حق او ورد در حق تو درد
ما برون را ننگریم و قال را	م	ما درون را بنگریم و حال را
ہم نہین دیکھین ہین ظاہر قال کو		دیکھتا ہونگا مین باطن حال کو
موسیا آداب دانان دیگر اند	م	سوختہ جان و ردانان دیگر اند
علت عشق از ہمہ دینہا جدا ست	م	عاشقان را مذہب و ملت خدا ست
عشق کی ملت ہی سب دین سے جدا		عاشقونکا دین مذہب ہی خدا
جب کہ الہام خدا موسی سنے		مار نعرہ وہ زمین پر گر پڑے
چند بنجود گشت و چند آمد بنجود	م	چند پرید از ازل سوے ابد
سوے صحرا دھونڈھنے اُسکو چلے		تاکہ وہ عاشق خدا اُنکو ملے
بر نشان پاے آن سرگشتہ اند	م	گرد از تپہ بیابان بر فشاند
گاہ چون موجے برافراز ان علم	م	گاہ چون ماہے روانہ بر شکم
گاہ بر خاکے نوشتہ حال خود	م	ہمچو رمالے کہ رملے بر زند
گاہ حیران ایستادہ گہ دوان	م	گاہ غلطان ہمچو گوی صولجان
ترجمہ اسکا ضروری کچھ نہ تھا		اس لیے مین نے نہین اُسکو کیا
ترجمہ مین اُسکے ملتا لطف کب		شعر مولانا کا ہیگا سر بسر
ہی نہ ممکن ہو تتبع مثل رب		اتباع مضمون سخن کرتے ہین سب

جسنے مجھکو اور تجھکو دی ہی جان — ہی وہی خالق زمین و آسمان
مالک و خالق وہ ہی میرا تیرا — اُس سوا کسکے تئین زیبا ثنا
گفت موسیٰ ہائے خیرہ سر شدی — م — خود مسلمان ناشدہ کافر شدی
بولے موسیٰ سُنکے اُسکا یہ سخن — کفر کی باتین نکرا ہی یا رسن
کیسا بیہودہ سخن بکتا ہی تو — مشرکون کی سی ہی کرتا گفتگو
ذات بیگی اُس خدا کی بے نیاز — مثل مردم اُس سے تو کہتا ہی را
کھانے اور پینے سے وہ تو ہی بری — بہر انسان ہی دہن حلوا خوری
چارق پانا بہ لائق مرتر است — م — آفتابے را چنین ہا کے رواست
تو نہین جانے منزہ ہی خدا — اُس سے گستاخی ہی کرتا بر ملا
گر نہ بندی زین سخن تو حلق را — م — آتشی آید بہ سوزد خلق را
بند کر اپنا دہن اے ناسزا — ورنہ آگ آوے سبھونکو دے جلا
ی ادب لازم پئے ذات خدا — یہ سخن کرتا ہی اُس سے نا روا
لم یلدلم یولد او را لائق ست — والد و مولد را او خالق ست
دست و پا در حق ما آسایش ست — م — در حق پائی حق آلایش ست
گفت اے موسیٰ دہانم دوختی — م — در پشیمانی تو جانم سوختی
تھے اب موسیٰ زبان میری ستا — جانکو میری دیا اسدم جلا
چیر جامہ اون نے لی صحرا کی راہ — چشم سے پنہان ہوا عاشق الٰہ
وحی آئی سوے موسیٰ از خدا — میرے بندے کو کیا مجھسے جدا
تو برائے وصل کردن آمدی — م — نہ برائے فصل کردن آمدی
تمکو بھیجا تھا کہ دو مجھسے ملا — میرے بندونکو کہ دو مجھسے چھڑا
ہر کسے را سیرتے نہادہ ام — م — ہر کسے را اصطلاحے دادہ ام

شہر دہلی مین ہی اُنکا بھی مزار | اُنکی بھی زیارت کیا ہی خاکسار
حشر مین ہون یہ ہمارے دستگیر | اُنکے در کا یہ کہاتا ہی فقیر
ختم کرفانی تو اب اس نظم کو | عاشقون کے رمز لکھ جسمین کہو

اس حکایت مین بیان ہی جواب سوال حضرت موسیٰ کا چوپان سے جو بہ عشق خدا روتا تھا

یہ حکایت مثنوی مین ہی لکھی | قصہ چوپان اور موسیٰ نبی
دیکھا موسیٰ ایک چوپان راہ مین | بولا اُسکو تھا عشق اللہ مین
کر نگہہ اپنی بہ سوئے آسمان | کہہ رہا تھا ای خدا تو ہی کہان
چاکری تیری کرون مین ای خدا | بال جھاڑون اور سیون کپڑا ترا
پیرہن میلا جو ہو اُسکو دھوؤن | گر جُوئین جوئین تو مین اُسکو چنون
نوش گر فرمایئے دوہون دودھ اب | خدمتین تیری بجالاؤنگا سب
گر پڑے بیمار تو خدمت کرون | چاکری مین روز شب حاضر رہون
دست کت بوسم بمالم پایکت | م وقت خواب آید بروبم جاروکت
ہاتھ چومون اور ملون پاؤن ترا | نیند جو آئے تو جھاڑون بسترا
ہو کہان تو تا کہ ہون خدمتگذار | جامہ کہنہ سیون تو دے اتار
ای خدا ے من فدایت جان من | م جملہ فرزندان وخان ومان من
خان ومان اپنا کرون تجھ پر فدا | تجھپہ ہی فرزند قربان ہون خدا
میرے گھر آکر کرے گر تو قیام | مین کھلاؤن دودھ وگھی ہر صبح وشام
ہم نبیرونان ہاے روغنین | م خمہائے جغرات نازنین
تیرے صدقے بھیڑی اور بکری کرون | یاد مین تیری سدا دل سے رہون
اسطرح صحرا مین کہتا تھا شبان | بولے موسیٰ سنکے اُس سے ای فلان
ہو مخاطب کس سے تو کرتا ہی بات | بولا کی پیدا ہی جن نے کائنات

جنکی امت مین ہین ایسے اولیا — عارف وکامل ولی باصفا
ای خدا تجھسے ہی میری التجا — مین بھی ہون امت محمد مصطفےٰ
مین اگر ہون انبیا تو کیا ہوا — مرتبا پاتا ہون مین اُنکا سوا
التجا اُنکی کیا حق نے قبول — حشر مین وہ بھی ہون از امت رسول
پائی ہی مین نے کتابون سے خبر — سب نبیون مین نبی اثنا عشر
حضرت حق سے کہین ہین التجا — تاکہ ہو دین امت خیر الورا
حشر مین اُنکا بھی ہو ویکا شمار — در اُمم حضرت رسول کردگار
نام بالتصریح اُنکا ہی نہ یاد — یہ حکایت ہی وسیلہ اتحاد
نقل یہ بھی ہر جگہ مرقوم ہی — یہ کہانی امت مرحوم ہی
اور کہلاتے ہین یہ خیر الامم — امت خیر النبی والا حشم
آپکی امت کو حق کرتا ہی پیار — گر معاصی بھی ہون تجھسے کردگار
امت مذنب انھین اُن نے کہا — اور کیا ہی مغفرت کا وعدا
ای خداوند جہان آمرزگار — ہی اسی امت مین میرا بھی شمار
گرچہ کہلاتے ہین اس امت مین ہم — پر ہوا ہی خیر مجھسے کم ہی کم
یاد کر اپنا گنہ ہو چشم نم — مغفرت ہم چاہتے ہین تجھسے ہم
امت حضرت محمد مصطفےٰ — ای خدا تو بخش دے میری خطا
امت حضرت علی شیر خدا — محو کر عصیان میرا کر عطا
از طفیل حضرت پیران پیر — حشر مین بھی جاے بخشا یہ فقیر
خواجہ قطب الدین کا ہی یہ مرید — تھے خلیفہ جنکے مولانا فرید
بخش اسکو ایخدا اُنکے طفیل — حشر بھی میرا ہو ان پیرونکے ذیل
مرتبہ جنکا تھا محبوب خدا — تھے نظام الدین سلطان اولیا

اُنسے پوچھے پھر سلیمان باصفا — کون سا ہو دفن اسجا انبیا
بولے تم تو انبیاؤن کا مقام — جانتے ہو خوب ہیگا ملک شام
مدفن حضرت حبیب کبریا — ہی مدینہ در عرب مشہور جا
نزد حق مقبول ہی وہ جاے خاص — از زمین دیگر اُسے ہی اختصاص
اور مکہ ہی جہان بیت الحرام — دفن ہین وان بھی نبی عالیمقام
اور ہی مدفن نبی والاحشم — مشتہر جانا بسر حد عجم
یہ زمین ہی سر زمین ہندوستان — دفن ہون اہن جا خدا کے دوستان
دفن ہون یان اولیاء باکرام — دفن ہونیکا ہی اُنکے یہ مقام
غار یہ جسکو بھرون ہون نور سے — دفن ہوا کر یہان وہ دور سے
مولد اُسکا سر زمین اوش ہی — دفن ہونا اُسکا یان منقوش ہی
فخر پائے دفن سے اُسکے یہ خاک — اُسکو بھیجے غیب سے اللہ پاک
شاہد و مشہود حق ہی کر یقین — نام نامی جسکا خواجہ قطب دین
ہین وہ مقبول خداوند زمین — ہین وہ فرزند شفیع المذنبین
وہ ولی رتبہ مین ہی قطب جہان — اور ملقب ہی وہ تاج عارفان
اُنکے جو عادات حق کو ہین پسند — حق نے اُنکا کر دیا ہی سر بلند
پیر اُنکے غوث ہین للعالمین — نام نامی شیخ کا خواجہ معین
مدفن اُنکا سر زمین اجمیر ہی — پر ظہوری مین اُنھونکے دیر ہی
ہینگے یہ امت محمد مصطفےٰ — عاشق و معشوق و محبوب خدا
اے سلیمانؑ تم نبی ہو با خبر — اور ہین یہ امت خیر البشر
اُنکو کرتا ہی خدا کیسا پیار — واسطے جنکے بھرے نور و نسے غار
یہ حقیقت سن سلیمان نبی — حضرت حق سے ہوئے یہ ملتجی

مجھکو ہی ہر دم خدا سے یہ ندا — اس مین کچھ ذرہ نہین میری خطا
پھر ندا آئی بحد مرسلان — صبر کر تجھا حکم بہر امتحان
حکم خالق سے پھر آئے جبرئیل — کبش جنت لائے فدیہ اسمعیلؑ
آیا جو دنبہ تھا از خلد برین — ہوگیا مذبوح نام حق وہین
قول پیغمبر ہی اسکو دل سے مان — سنت ابراہیم قربانی کو جان
لکھ گئے ہین جسطرح سے راویان — نظم اردو مین کیا اسکو بیان
ختم کرفانی بیان سر نبیؐ — لکھ نبیؐ کے ذکر مین میر ولی

حکایت ہی حضرت سلیمان کی سیر زمین ہند مین فرشتونکو غار مین نور بھرتے دیکھا

تھے سلیمانؑ جو رسول کردگار — تخت پر جاتے تھے ہوا سیر سوار
تخت جاتا تھا انھین کا بر ہوا — حکم رب سے تھا یہ انکا معجزا
نقل ہی جاتے تھے ہوا کدن سوا — دور سے دیکھا انھون نے ایک غار
جو کہ دیکھے غور کردہ دور سے — غار کو بھرتے ملک ہین نور سے
ہو تعجب ایکدم ٹھہرے وہین — دیکھا تو ہی ہند کی یہ سرزمین
پوچھا انسے کرتے ہو تم کون کار — کس لیے تم نور سے بھرتے ہو غار
بولے تم جاؤ چلے ہو کے سوار — ہم بجا لاتے ہین امر کردگار
پھر کہا بتلاؤ مجھکو اسکا راز — واسطے کسکے ہی حکم بے نیاز
نور کے بھرنے سے کیا مقصود ہی — صاف بولو حکم جو معبود ہی
بولے ہی یہ جاے مقبول خدا — دفن ہوگا ایکدن اس جا یہ آ
حق کے تئین ایسا ہوا منظور ہی — جو بھرا تا غار کو از نور ہی
اس جگہ مقبول حق ہوگا دفن — آگے اسکے کیا کرون تمسے سخن

ہو ترا طالب کریم کارساز — بن نہین پرتی بغیر افشار راز
یا بُنَیَّ اِنّی اَرٰی فِی الْمَنَامِ — اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی اٰخِرَ کَلَامِ
خواب مین مجھکو ہوا امر خدا — نام حق پر سر کرون تیرا جدا
سنکے اسمعیلؑ گردن کو جھکا — بولے سر میرا بنام حق فدا
قلب حق نے اے پدر تمکو دیا — تا ہو لائق معرفت حب خدا
بہر قربانی دیا مجھکو بدن — ہے سزاوار ثنا وہ ذو المنن
پاؤگے صابر مجھے تم اے پدر — امر حق مین اب ذرا دیری نکر
اور کہا بیٹے نے تب یہ باپ سے — ہے وصیت مین کہون اب آپ سے
جب کرو قربان مجھے نام خدا — کیجیے مخفی مرا منھ از روا
مہر فرزندی نہ آوے تا تمھین — باز رکھو امر حق سے تا ہمین
اور برہنہ تن مرا تم کیجیو — تا یہ آغشتہ بہ خون کپڑا نہو
ہاتھ پانون باندھنا میرا ضرور — تا نہ بیتابی مین ہو مجھسے قصور
دینا مادر کو مری یہ پیرہن — اور تسلی صبر کا کرنا سخن
پیرہن کو دیکھ وہ صابر رہے — شکر حق لاوے بجا سجدا کرے
اور کہنا ماں کو تم میرا سلام — ہو چکی میری وصیت اب تمام
سن خلیل پاک مقبول خدا — منھ چھپا کر تب وہ باندھے دست و پا
خاک پر بھر ہو وہ دے انکو لٹا — تا کرین فوج انھین نام خدا
تیز کر سکین بر حلق پسر — جب چلائی کچھ ہوئی نہ کارگر
تب کیا اسد مچھری پردہ حجاب — یون کہا اُسنے مچھری نے در جواب
مجھکو ہر دم حق سے ہوتی ہے ندا — حلق اسمعیلؑ سے تو رہ جدا
حکم رب سے آگ تجھ مین ہو گئی دور — ویسا ہی مجھکو بھی ہے امر غفور

ذبح کرنے بعد ہوگے شرمسار — ہے نہین یہ حکم از پروردگار
حضرت ابراہیمؑ نے اُس سے کہا — دور ہو مردود تو بکتا ہے کیا
پھیک ماری کنکری مردود پر — ہوگیا مضرور وانسے دور تر
اس لیے ہے حاجیون پر اب روا — کنکری مارین منا مین تین جا
ہے منا مین تین جا پر اب نشان — کنکری مارین منا مین حاجیان
اتباع مادر و ابن و پدر — حکم رب سے ہے وجوب ہملوگ پر
آغوش کوہ لعین اندوہ سے — یون پکارا جاکے اندر کوہ سے
گوش رکھ میرے سخن پر اسمعیلؑ — اس گھڑی کرتا خطا ہے جو خلیلؑ
خون ناحق ہے پدر کرتا ترا — مار کر تجھکو بہت پچھتائیگا
قہر تیری ہوئیگی جوف پہاڑ — مار کر تجھکو نہین دیوے وہ گار
سُنکے اسمعیلؑ وحشت کی صدا — باپ سے بولے کہ کچھ تمنے سُنا
بولے ابراہیمؑ اے لخت جگر — یہ صدا ابلیس نے کی اے پسر
ملتفت اسپر نہو ہرگز عزیز — حق نے ہے تمکو دیا عقل و تمیز
پھر تو آئی آسمان سے ایک صدا — اے خداوند جہان رب العلا
ذبح کرتا ہے پیمبر کو رسول — ہے عجب ہمکو کرے جو تو قبول
جب فرشتون نے خدا سے یون کہا — اُنپہ یون صادر ہوا امر خدا
کہتے تھے انسان کو تم بزہ کار — دیکھو کیسے امر مین ہین استوار
حکم سے میرے پدر اپنا پسر — ذبح کرتا ہے رضا کو جان کر
تمنے انسان کو کہا خونریز ہین — دیکھو اسدم کیسے مہر انگیز ہین
سُن صدائے آسمان ابن و پدر — حالت سکتہ مین آئے یکدگر
آغوش بیٹے سے وہ سرِ خدا — چشم پُرنم ہو پیمبر نے کہا

ہی نہین اُسکے تئین کوئی مکان ہی وہی مالک زمین و آسمان
اُسگھری شیطان کے آئی جبین بات ہی یہ راضی امر حق پر نیک ذات
باز رکھون اسکو کار نیک سے ہاجرہ سے جاکہون ترغیب دے
وہ منا سے دور کر کے گیا جاکے بی بی ہاجرہ سے یون کہا
اہی ضعیفہ ہی پسر تیرا کہان تو بتا دے مجھکو اب اُسکا نشان
بولین اُسکا باپ دعوت مین گیا مین نے بھی ہمراہ اُسکو کر دیا
وہ لعین بولا غلط تو نے کہا باپ اُسکو ذبح کرنے لیگیا
بولین کیونکر دل کرے میرا یقین باپ بیٹے کو کرے ذبح کہین
بولا وہ مردود ہی حکم خدا بولین گر ہی سچ تو میری بھی رضا
تو لعین مردود شیطان ہی ضرور اب مرے تو پاس سے ہو جلد دور
اور اُٹھا کر کنکری ماریں اُسے وہ چلا مایوس اپنی راہ لے
پھر وہانسے آکے اسمعیلؑ پاس اُنسے بولا کیون ہو تم اسقدر اودا سر
بولے اسمعیلؑ کیون غمگین رہون جاتا ہون دعوت مین اب مسرور ہون
بولا دعوت مین نہین جاتا ہی تو باپ لیجاتا ہی تجھکو ذبح کو
در جواب اُسکے کہے وہ نیکذات ہی سخن تیرا محض اب بے ثبات
باپ بھی بیٹے کو کرتا ہی ہلاک اہی شقی مردود تیرے منہ مین خاک
بولا امر حق اُسے ایسا ہوا بولے سر میرا بنام حق فدا
گر خدائے پاک کی یہ ہی رضا دونگا نام حق پہ مین گردن جھکا
اور اُسپر پھینک ماری کنکری اُس لعین مردود کے سر پر گری
تب وہ آباد دور کر نزد خلیلؑ بولا اُنسے ہی نہین امر جلیل
خواب رحمانی تمہارا ہی نہین بلکہ شیطانی ہی تم جانو یقین

خواب مین اُس شکوتھے حضرت خلیلؑ — امر یون صادر ہوا رب الجلیل
اُٹھکے قربانی کرو اسدم شتاب — کر لو باور ہی نہین ہنگام خواب
صبحدم وہ خواب سے جسدم اُٹھے — اکیسو دنبہ کو وہ قربان کیے
دوسری شب کو ہوا پھر حکم رب — تم نہین کرتے ہو قربان ہی عجب
بامداد اُٹھکے گئے نیکو سیر — نام حق مذبوح اچھے سو شتر
تیسری شبکو گئے جب خواب مین — حکم قربانی کا آیا یہ انھین
اُسکے تئین قربان کرتو اے خلیل — چاہتا جسکو ہی خرب الجلیل
یعنے کر قربان تو لخت جگر — ہی قبول کبریا تیرا پسر
سر مہم کشف جب اُنپر ہوا — در رہ تسلیم آئے اور رضا
صبحدم مکے کو گئے وہ شام سے — جاکے بی بی ہاجرہ سے یون کہے
غسل دیکر تو پنہا اچھا لباس — جلد اسمعیلؑ کو لا میرے پاس
مین لیے جاتا ہون اُسے دعوت مین آج — سونپ دے تو نام حق پر اب مجھے
اُسکو لیجاتا ہون مین نزد کریم — مجھسے زیادہ ہی وہی اُسپر رحیم
آخر اسمعیلؑ کو لیکر خلیلؑ — راہ صحرا کی لی بقال و قیل
اور چلے نے آستین اندر چھپا — ایک رسّی اور اک برّان چھرا
جب چلے در راہ ہر دو تیز گام — باپ سے بیٹا کیے ایسا کلام
اے خلیل باگ رب دو جہان — مجھکو لیجاتے ہو دعوت مین کہان
یون کہے بیٹے سے تب عقل سلیم — مجھکو لیجاتا ہون مین نزد کریم
تب کہا بیٹے نے اے حضرت خلیلؑ — ہی کہان تیرا کریم بے عدیل
مجھسے کہ تو اے پدر تو ٹھیک ٹھیک — ہوئیگا کھانے مین وہ میرے شریک
تب کہا بیٹے سے وہ عالی جناب — نہ سزاوار غذا وہ اور نہ خواب

کر مجھے ان مشرکون سے فتح مند — ورد مند درد مند ہون درد مند
جب کیا حق نے دعا شہ کی قبول — حرمت خرقہ ہوئی نصرت حصول
توڑ بتخانہ کے مندل کے کواڑ — غازیون نے وہ مچائی مار دھاڑ
قتل کافر ہوگئے چندین ہزار — نعش کا پشتہ بندھا کیا ہو شمار
پائے تھے جو کہ شہادت دیندار — تھوڑے تھے مومن ہون کثر از نزار
ہوگیا مشہور پہونچا جب وطن — غزنوی محمود سلطان بت شکن
فتح پایا از تصرف اولیا — ورنہ وان امکان نصرت کا نہ تھا
اولیا راہست قدرت از الٰہ م تیر جستہ باز گرداند ز راہ
فیض سے انکے بھرا عالم تمام — ہے کرامت سے نکلتا انکی کام
ہوگئے ہین بادشاہ چندین ہزار — بے تکلف ہے بنے جنکے مزار
نام سے بھی انکے واقف کوئی نہیں — فیض کا انکے یقین کسکے تئین
خام ہووے گر مزار اولیا — دیکھ لو اسکے تئین جلوہ نما
ہین وہ عام وخاص کے حاجت روا — اولیا کے پیشوا ہین اولیا
ختم کر اس جا بیان اولیا — لکھ رموز امتحان انبیا

حکایت حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور فدیہ حضرت اسمعیل ذبیح اللہؑ کی

اس حکایت مین ہے سر امتحان — بوجھ لو اس راز کو ایجان جان
قصۂ ذبح جناب اسمعیلؑ — امر حق سے جو بجا لائے خلیل
فدیہ آیا ایک دنبا خلد سے — شکر یزدان باپ اور بیٹے کیے
خبر صادق نے دی ہے یون خبر — ترجمہ جسکا لکھے افضل سیر
تم سنو اس بات کو اے مومنین — شہر ذی الحجہ تھا شب تھی آٹھوین

خوب سا سر پیٹ کر رونے لگا — گم ہوئی جب عقل تب رونے لگا
پُر اثر ہی عارفون کا سُن کلام — پختگی باقی ہی سُنکر عقل خام
چندے وہ صحبت مین حضرت کی رہا — ہوگیا وہ شاہ دم مین باخدا
ہین یہ فرماتے جناب مولوی — شعر کو اندر کتاب مثنوی
ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا — م گو نشیند در حضور اولیا
جب لگا رخصت وہ ہونے بادشاہ — از درِ عالی جناب دین پناہ
یہ کیا وہ عرض از عالی صفات — ہی نخوا کا غرم سوے سومنات
بہر نصرت دین ہمین حضرت دعا — اور تبرک خاص بھی ہووے عطا
اُسکے تئین خادم وسیلہ جان کر — یہ دعا مانگے کا حق ہے در سقہ
سُنکے شہ کی بات وہ عالی مقام — عارف باللہ ولیون کے امام
فاتحہ پڑھ شاہ کو دے کے دعا — خاص خرقہ بھی کیا شہ کو عطا
شاہ جب واں سے چلا ہو بامراد — شاد دل ہوکر ہوا عازم بہاد
جبکہ پہونچا وہ قریب سومنات — جنگ کی اُسنے لگائی وان پہ گھات
قلعہ کو ہر سمت سے کرکے حصار — مشرکون سے تب لڑا عالی تبار
مارے گئے کفار بالا صد ہزار — فتح پائی پر نہین اندر حصار
آگئے تشویش مین ہو بیقرار — جانب صحرا گئے وہ ہوشیار
اضطرابی سے وہ روئے زار زار — ملتجی حق سے ہوے ہو انکسار
شیخ کے تب خرقہ ملبوس کو — پہن کر سجدہ مین گئے سیرت نکو
عرض یون کرنے لگے بارا آکہ — معصیت سے ہی بھرا یہ پرگناہ
کس زبان سے ہو دعا منیری قبول — کر ندیدا حرمت حضرت رسول
اور طفیل شیخ خرقان بوالحسن — جنکا ہی پہنے یہ عاصی پیرہن

بعد اُسکے شیخ سے اُن نے کہا — اولیا بہتر ہین یا کہ انبیا
بوجہل تھا دیکھتا روے نبی — دوزخی ہے اتلبک وہ دوزخی
در جواب اُسکے کہے مقبول حق — کاشف اسرار حق سرّ ادق
دیکھتا گر وہ رسول پاک کو — پوچھتا سرّ ادق لولاک کو
مصطفےٰ کو بوجہل دیکھا نہ تھا — دیکھتا ہوتا ضروری با خدا
اے عزیز اس رمز پر تو کر خیال — بوبکر دیکھے تھے حضرت کا جمال
جبکہ دیکھے روے اقدس مصطفےٰ — کشف اُنپر ہوگیا سرّ خدا
پائے تب صدیق اکبر کا خطاب — از جناب احدیت وہ فیضیاب
حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ — دیکھتے تھے جلوۂ خیر البشر
خوب دیکھے روے تھے حضرت علیؓ — سرّ حق اُس روے تھا اُنپر جلی
دیکھنے کا حق تھا بر ویسؓ قرن — جنکا خود عاشق ہے رب ذوالمنن
دیکھے تھے روے نبیؐ حضرت بلال — اُنکے دل پر کشف تھا حضرت کا حال
دیکھے عبداللہ تھے صاحب اذان — ذکر اُسکا یون کیا راوی بیان
جب سے محبوب رب پائے وصال — اس جہان سے وہ کیے اب انتقال
اسطرح مانگے وہ خالق سے دعا — چشم میری کور کر اسدم خدا
جو نہ ہین دیکھیون جمال مصطفےٰ — کور ہونا چشم کا اب ہے روا
تا نہین دیکھے یہ صورت دوسری — کر دعا خالق نہ پیرا اب مری
کی دعا اللہ نے فوراً قبول — ہوگئے وہ کور در خزن رسول
دیکھنے والے جمال احمدی — جنتی ہین جنتی ہین جنتی
جب سنی خواجہ نے وہ ایسی مثال — گم کیا وہ شاہ اپنی قیل و قال
گوش کر وہ شاہ عارف کے سخن — پیر کے ہو سامنے مثل عجز

اُسکے حق مین یون کہے ختم رسل | میری امت کا ہی فرعون بوجہل
ہر جہالت کام کوئی اُسکا نہ تھا | سحر کا کرنا گمان بر معجزا
سیکڑون دیکھا نبی کا معجزا | آنکھ رکھتے نت وہ اندھا ہی رہا
پڑھ دل وجان سے نبی پر تو صلوات | فانی مسکین از بہر نجات

اس حکایت مین ہی بیان حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ وسلطان محمود کا

یک حکایت ہی رموز اولیا | کشف دلپر جو ہوئی اُسکو لکھا
ساکن خرقان خواجہ بوالحسن | مورد الہام رب ذو المنن
طوطی توحید گو سرّ اوق | بلبل نغمہ سرا اسرار حق
مستفید فیض روحی بایزید | قفل ستر کو مگر اُن کلید
عارفون مین مشتہر اُنکا تھا نام | جنکے دلپر کشف تھا حق کا کلام
تھا غزن کا بادشاہ محمود نام | غزنوی کر اُسکا شہرا تھا تمام
خواجہ خرقان کی توصیف سن | عازم زیارت ہوا وہ از وطن
لیکے لشکر کو سوے خرقان چلا | بہر درک صحبت آن اولیا
سرحد خرقان مین پہونچا جب وہ شاہ | وانسے تنہا وہ گیا تا خانقاہ
دیکھکر روے جمال باصفا | گر پڑا قدمون پر اور چومنے لگا
پھر مؤدب ہوکے بیٹھا پاس | دیر تک سنتا رہا اسرار رب
دست بستہ ہوکے تب اُنسے کہا | آپسے ہی اک ہماری التجا
غرض ہی اس دید سے مجھکو شنید | از کلام خاص حضرت بایزید
سنکے بولی شیخ نے میرے کہا | جن نے دیکھا مجھکو دوزخ سے بچا
سنکے رمز اولیا حلقہ بگوش | آ تامل مین رہا لمحہ خموش

دے رسالت کی گواہی وہ مرے | جو کہ ہاتھون مین چھپی ہی مشتری
بوجہل بولا کہ طرفہ اور ہی | تم کو سچا گر کہے ہاتھون کی شہ
اس سے نادر بات ہی کیا اسکھڑی | جو کہ تمکو وہ کہے سچ ہو نبی
اُس سے فرمائے رسول باخبر | تیرے ہاتھون مین رکھا ہی شش حجر
تو لے آیا پتھرون کو میرے پاس | ہین وہ ٹکڑے چھو تو اب کرے قیاس
دے گواہی وہ کہ مین ہونگا نبی | وہ کہے بیشک نبی ہیگا نبی
پتھرون نے مشت مین سے یہ کہا | ہی نہ کوئی معبود برحق جز خدا
ہین محمدؐ اسکے پیغمبر درست | ای لعین بوجہل کافر مرد پست
سنکے پتھر کی گواہی وہ لعین | ہاتھ سے پھینکا ہی اُسکو بر زمین
اور کہا احمدؐ تو ہی ساحر بڑا | تو نے جادو پتھرون پر بھی کیا
تیرے جادو نے کیا اُسپر اثر | جو مرے ہاتھو نہین بولے وہ حجر
وہ خجالت سے کیے جاتا تھا بات | سنکے ہنستے تھے نبیؐ عالی صفات
خاک بر فرقش کہ بدکور لعین | م چشم او ابلیسی آمد خاک بین
مصطفےٰؐ مقبول رب العالمین | می عاشق روشن بدی روح الامین
ہو خجل آخر کو بھاگا وہ لعین | گھر مین اپنے آئے ختم المرسلین
دیکھتا تھا معجزہ ملعون دوام | نت ضلالت مین رہا وہ بدلگام
تھا بلاشک وہ لعین انکھونکا کور | راہ دین کا تھا وہی مردود چور
ہو گیا مقتول در غزوہ بدر | ہو گیا مردود فی نار السقر
گر گیا مردود آخر زیر چاہ | سقر مین ہی اُسکی نت حالت تباہ
بہر حضرت اُن نے کھودا تھا کوا | وہ ہی آخر گر کے کوئے مین موا
تھا وہی مردود ملعون وغبی | دشمن جان و تن حضرت نبیؐ

حق تعالی اُنکو کرتا تھا پیار — وہ بھی تجھے عاشق جناب کردگار
کھاے جب جلوا ملا اُنکو مرا — کشف دل پر ہوگیا سرّ خدا
وہ کلیم پاک تھے شیرین دہن — مقبل مولا رسول ذوالمنن
مومنو کب حکم حق سے تھے وہ دور — لیک اُنکا ناز تھا نزد غفور
وہ پیمبر تھے خداے بے نیاز — اپنے خالق سے کیا کرتے تھے ناز
ناز تھا حق پر اُنھین کرنا روا — کیونکہ تھے وہ عاشق ذات خدا
بندۂ خاصان رب بے نیاز — گر کرین وہ ناز تو زیبا ہی ناز
دل مرا معمور ہی از حرص و آز — کب پذیرا نزد حق ہونگا ناز
ہی پذیرا عجز نزد کبریا — اور ہی مقبول طاعت بیریا
بندگی حق کی کرو اے مومنو — اور عشق مصطفےٰ پیدا کرو
ہی یہی اسلام و دین ایمان ہی — اولیاؤنکا یہی عرفان ہی
فانی مسکین عاجز خاکسار — التجا کرتا ہی از پروردگار
عفو کر سارا گنہ مسکین کا — اور دے تو دل مین حب مصطفےٰ

حکایت در بیان معجزۂ حضرت نبینا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بون پتھرون کا برسالت حضرت بدست ابوجہل

معجزہ نبوی کو کرتا ہون بیان — مومنو اسکو سنو از گوش جان
سنگریزہ پاس تھا بوجہل کے — بہر اعجاز نبیؐ آیا تھا لے
رکھکے وہ مٹھی مین لایا تھا لعین — تا خبر دین اسکی وہ میرے تئین
وہ لعین بولا کہ اے احمدؐ سنو — ہی مری مٹھی مین کیا اسکو کہو
تم کہا کرتے ہو راز آسمان — میرے ہاتھون مین کہو کیا ہی نہان
یون کہے حضرت نبیؐ بوجہل سے — مین کہونگا سچ اگر باور کرے

بول اٹھا مردہ ہی اک اسمین پڑا ہی عجب کہ اسکی ہیگی چشم وا
ہی یہ زندا لیک ہیگا نیم جان بھوک کے مارے ہوا ہی ناتوان
جو کیا اسنے ہان شور و فغان سنکے دورے آئے سب پیر و جوان
آخر انکو نا رہے لائے اٹھا منھ تو انکا بند تھا تھی چشم وا
سب لگے کہنے کھلاؤ کچھ اسے تا کہ جان نازنین اسکی بچے
ایک بولا سن مری باتین غریز تم کھلاؤ اسکے تئین کچھ نرم چیز
کیونکہ یہ ہیگا بہت سا ناتوان بھوک کے مارے پڑا یہ ہی نہان
سنکے اسکی بات اک بولا یکس پاس میرے نرم حلوا ہی نفیس
کھاے جو حلوا نہو اسکو ضرر طاقت آجائیگی ہوگا حق نہ
جب سنی موسیٰ صلاح خاص و عام نبد کیے وہ دانت سن حلوے کا نام
ایک بولا ان سبھون سے ہوشمند کیسے دین حلوا یہان ہین دانت بند
دانت اسکا گر کھلے حلوے کو دین ورنہ تدبیر اسکے کھلنے کی کرین
ایک بولا دانت اسکا توڑ دو چھوٹے پتھر سے اور حلوا چھوڑ دو
دانت کو صدمہ ہو پتھر سے اگر جان کو اسکی نہوے کچھ ضرر
جان بچ جائے تو پھر ہوگا ستان ورنہ اسکی بھوک سے جائیگی جان
جب سنی موسیٰ سبھون کی قیل و قال متحیر رہ گیا انمین آیا خیال
حضرت موسیٰ ہوئے مجبور جب وحی بھیجا پاس انکے جلد رب
سن لو موسیٰ دانت تو رواؤ گے تم یا کہ اس حلوے کے تئین کھاؤ گے تم
آخر ش موسیٰ رحکم کردگار کھول کر منھ کھائے حلوا چند بار
شرم سے کھاتے نہ تھے وہ شرمسار وحی حق کا انکے تئین تھا انتظار
مثل میرے تھا نہ انکا تنگ و عار رمز کی باتین یہ تھین اہی ہوشیار

شہر کو جائین یہان سے گرچہ ہم — ہون ضروری آدمی مجھسے بہم
خواہش حق انپہ ہووے جلوہ گر — قوم کھلوائین مجھے حلوائے تر
آج مین جاکر کے صحرا مین رہون — مین جہان انسان نپاؤنگا کہون
جانب صحرا مین ہون وحش وطیور — وہ بھی ہوئین دیکھکر مجھکو نفور
کر خیال ایسا یہی صحرا کی راہ — آخرش یکجا پہنچے دین پناہ
ایکجا خندق سے دکھلائی انھین — غور کرچاہا کہ اُسمین سو رہین
الغرض لیٹے وہ اُس خندق مین جا — خاک اور پتھر دیے تن پر چھپا
اور جاے سانس کو باقی رکھے — مثل مردہ اُس جگہہ پر سو رہے
قدرت حق وان ہوئی ایسی عیان — کاروان آیا وہان پر ناگہان
کوئی نہین آیا تھا وان پر قافلا — جو خدا کے حکم سے آیا چلا
تھا چلا جاتا کہین سے کاروان — حق نے بھیجا وان برائے امتحان
مرضی حق سے گیا وہ راہ بھول — تھے جہان موسیٰ ہوا اُسکا نزول
یک کنوان تھا اُس جگہہ سوکھا پڑا — آب رحمت اُسمین پیدا ہوگیا
جاے بہتر دیکھ اُترا کاروان — دیکھتے موسیٰ تھے از جاے نہان
یک تعجب سا اُنھین اُسکا ہوا — یاد آیا اُنکے تئین سر خدا
تھے جو یہ تنہا ہوا وان ازدحام — بھر گیا انسان سے صحرا تمام
جب کیا اُس کاروان نے وان قیام — سب لگے کرنے وہان پر اہتمام
ہر کوئی مشغول تھا ہر کار مین — دیکھتے موسیٰ تھے اُسکو غار مین
کوئی لاتا آب کو تھا چاہ سے — کوئی اُٹھاتا بستر اتھا راہ سے
ایک نے چاہا کہ کھودین دیگدان — تا پکاوین اُسپہ قلیہ اور نان
جا پڑی اُسکی نظر وان ناگہان — جس جگہہ موسیٰ تھے خندق مین نہان

ہر تلذذ کی جگہ خلد برین — لذت دنیا مثال اُسکے نہین
غسل واجب سہر متلذذ ہوا — رکھ خبر اسکی یہ ہی امر خدا
وصف اُسکا جو کرے کوئی کہین — اُسکو سنکے پھر تو ہین مورا دہین
غسل کا کرنے ہون لگتا اہتمام — ہم سے دیوانونکا ہی ایسا ہی کام
آرزو دل مین نہین سیر بہشت — غرض کب دنیا کی ہی از نیک و زشت
ہی نہ مجنونونکو کچھ دنیا سے کام — اور نہین خواہش کہ ہو جنت مقام
یاد حق مین چاہیے رہنا دوام — کام گر رکھتا ہون تو مولا سے کام
کہکے اُس جا سے شہ عالی مقام — جانب صحرا گئے کر کے سلام
ختم کر فانی تو اس جا مثنوی — اس جگہ سے لکھ حکایت دوسری

حکایت حضرت موسیٰ کے حلوا کھانے کی بامر خداوند تعالیٰ جا کے جانب صحرا

ذکر ہی یک حضرت موسیٰ کلیم — تجھے کیے جو ناز بہ شان کریم
ایکدن موسیٰ گئے تھے طور پر — تا کلام حق سے ہوئین بہرہ ور
اُنسے فرمایا جناب کبریا — بولو موسیٰ آج تم کھاؤگے کیا
حضرت حق سے کہے موسیٰ نبی — کچھ نہین ہی چاہتا کھانیکو جی
تب کہا حق نے مین ہون یہ چاہتا — آج حلوے کا چکھو موسیٰ مزا
حضرت موسیٰ کہے از روے ناز — مین نہین کھانیکا حلوا بے نیاز
گرچہ بہتر ہی مرا اسدم مزاج — پر نہین کھانیکا حلوا مین تو آج
حق نے فرمایا کہ جاؤ گرچہ دور — آج کھلواؤن تمھین حلوا ضرور
الغرض موسیٰ چلے از کوہ طور — دھیان کر صحرا کی جانب جا بجا
کیونکہ اُنسے حق نے تھا ایسا کہا — آج کھلواؤنگا حلوا موسیٰ

حضرت روح الامین پیک خدا — ہو گئے اُنکے تجمل پر فدا
پھر نبوت کا دیا اُنکو پیام — اور پہونچایا اُنھین حق کا سلام
اُنکی مسکینی جو ہوئی حق کو قبول — در رسالت ہو گئی خلعت حصول
مر گیا نمرود آزر بت تراش — مر گیا نمرود کافر بد قماش
اب تلک زندہ ہین جملہ انبیا — اور طفیل اُنکے ہین زندہ اولیا
قصہ پاکان نہین ہوتا تمام — وان تلک مین نے لکھا جس سے تھا کام
یاد آئی بات جو اسرار کی — دلکو خواہش ہو گئی اظہار کی

حکایت حضرت خواجہ بایزید بسطامی کی جو سننے ذکر دنیا کا وضو کرتے و بند کر بہشت غسل کرتے

عارف باللہ خواجہ بایزید — جنکے ہین مشہور اوصاف حمید
مشتہر تھے وہ امام عارفان — دلپہ اُنکے تھا عیان سرّ نہان
ایکجا پر تھا نہین اُنکا قیام — خلق سے رہتے گریزان وہ مدام
ذکر دنیا کرتا کوئی جو اُنکے پاس — اُٹھکے واں سے وہ ولی حق شناس
کرتے تھے سنکر کے پھر تازہ وضو — ہوتے پھر مشغول تھے در ذکر ہو
اور بیان کرتا جو کوئی لطف جنان — اُسکو سنکر کے وہ شاہ عارفان
مستعد ہوتے تھے بہر غسل تب — دیکھکر لوگون کو آتا تھا عجب
ایک نے اکدن کیا اُنسے سوال — آپ بتلائین مجھے اس سر کا حال
پہلے تو اُسکو دیا باتون مین ٹال — پھر کہے اسرار حق وہ باکمال
تجھسے کہتا راز ہون سن اے عزیز — غور کر یا تو نکو میری کر تمیز
جان تو دنیا ہی محدث بے ثبات — ہو فنا باقی رہے یک اُسکی ذات
بہر محدث حکم آیا ہی وضو — کر وضو ہوتا ہون اُسکے روبرو

ایک مضمون دل مین مہرا کر لعین — مشورہ دینے لگا یا اہل کین
گرچہ ہوا اجماع مردم صد ہزار — تو بھی اٹھ سکتا نہین ہیگا یہ بار
پر مین بتلاتا ہون تمکو ایک بات — جس سے پاؤ زور کرنے سے نجات
چہل مردم چہل زن اس جا پہ آ — گر کرین فعل زنا تو یہ اٹھا
جانتا تھا وہ ملایک فعل بد — دیکھکر منفور ہون چھوڑین مدد
حسب کہنے اُس لعین کے مکر کین — فعل بد مین ہوگئے باہم قرین
ہوگئے سارے ملک وانسے جدا — تب لیئے کفار بار اُسکا اُٹھا
اُٹھ گیا بار بمبہ بر ہوا — حکم رب سے پر معلق ہوگیا
تھا فلک پر وہ نہ بر روے زمین — ہوگیا جلنے کا کافر کو یقین
پاس آئے اُنکے حضرت جبرئیل — اور کہا تم گر کہو ہم سے خلیل
پرسے اپنے دین اس آتش کو بجھا — بولے کیا ہی تمکو یہ امر خدا
بولے امر حق تو ہے مجھکو نہین — امر حق ہی حاضری میری یہین
تب کہے جبریل سے حضرت خلیل — امر حق لاؤ بجا ہی جبرئیل
پھر کہے جبریل اے سیرت نکو — جو کہ حاجت ہی تمھین مجھسے کہو
بولے کوئی حاجت نہین تم سے ہی ہمکو — ہی مری حاجت رضائے کردگار
جب قریب نار پہونچے تھے خلیل — تب کہا اُس نار سے رب الجلیل
سرد ہو اے نار میرے حکم سے — جسمین میرا دوست صدمہ سے بچے
ہوگئی وہ نار مثل بوستان — ایسا ہی ہی حکم ہر دوستان
نار سے پھر ہوگیا باغ بہار — پھول پھل پیدا ہوئے صدہا ہزار
اور باور ین تخت لائے جبرئیل — اور بہشتی حلہ ہا ہر خلیل
اُس جگہہ پیدا ہوا چشمہ لطیف — نعمتین آئین بے ذات شریف

امر حق پایا فرشتونپر صدور — دیکھو اُس بندہ کو جو ہی بے قصور
نہضۂ دشمن مین ہی گرچہ پھنسا — غم نہین اسکا ہی اُسکو خیر رضا
کھول دو ابواب ہاے آسمان — تا نظر آسپر کرین کروبیان
سب فرشتہ دیکھکر اُنکا یہ حال — حضرت حق مین کیے اُسدم سوال
اے جناب پاک رب العالمین — ایک تیرا ہی موحد بر زمین
جو موحد تھا ترا روشن ضمیر — ہوگیا دشمن کے پنجہ مین اسیر
اُنسے فرمایا خداے دوجہان — گر مدد چاہے وہ تمسے دو امان
چاہتے تھے مشرکین پر جفا — نار مین ڈالین اُنھین اُس سے اُٹھا
زور کتنا ہی کیے مردم ہزار — اُٹھ سکا اُنسے نہین قدرت کا بار
حکم خالق سے جو آئے از فلک — کرتے تھے اُنکی اعانت وہ ملک
اُٹھ سکا اُنسے نہ جو بار عظیم — بولا اپنے قوم سے آزر لئیم
میرے تئین بھی ڈورد تو زور کر — ڈالدین آتش مین گرچہ ہی پسر
میرے کہنے سے جو وہ باہر ہوا — مجھ پہ واجب ہی کہ دون اُسکو سزا
دیکھ ابراہیم حرکت باپ کی — جو مناسب بات یہ اُسکی نہ تھی
چشم تر کرکے یون کہے بارالٰہ — ہی سزاوار عقوبت پر گناہ
ایک عالم مین کرے جو کہ قصور — وہ امان ڈھونڈھے پدر سے ہی فرور
میرے تئین جانا پدر نے پر گناہ — ہی کفایت میرے تئین تیری پناہ
کافرون سے بار جب اُٹھا نہین — اُنسے بولا تب یہ ابلیس لعین
اُٹھ سکا تمسے نہین جو بار ہی — مین ہون آگہ اُس سے جو اسرار ہی
گرچہ اُنمین سب کیے لاکھون ہین کید — دیکھتا تھا وہ فرشتون کی مدد
پر نہ کہہ سکتا تھا اُن لوگون سے راز — راست گوئی سے اُسے تھا احتراز

یہ خبر نمرود کو جب دم ملی — اُسکو بھی اس بات سے ہوئی ہلچلی
چاہا اُس نے دین انھین ایسی ہنر — تا کوئی ایسا کرے پھر دوسرا
ہر طرف ہیزم کا وہ انبار کر — مستعد اِنکے ہوا ہر ضرر
جمع اُس نے اتنی کین تھین لکڑیان — کوہ بھی رفعت مین تھا اُسکی نہان
اُسنے دشمن جان اُنکو کرکے لاگ — ہر طرف انبار کے سلگائی آگ
لگ گئی جب آگ اوس انبار مین — چاہا دشمن کو بجھائے نار مین
لہر آتش کی گئی کوسون تلک — اور گیا اُسکا دھوان زیر فلک
تاب آتش سے پرندے جانور — بھاگے اپنی جان لے ایدھر اودھر
سالہا دشمن کیا آتش ہمیش — پر نہ بن آئی کوئی تدبیر پیش
آگ مین کس طور اُنکو ڈال دین — ڈالنے والا بچے اور وہ جلین
اُسکو جب تدبیر کوئی سوجھی نہین — آیا تب ابلیس بر روے زمین
بنگیا نمرود کا خاصا رفیق — اُس سے بولا تم بنو منجنیق
دیکھا تھا دوزخ مین اُسنے اُسکا طور — اُسکو تبلایا ز راہ فکر و غور
دیکھتا تھا وہ فرشتونکو دوام — ڈالتے تھے ہاویہ مین اُسکو تمام
ہاویہ ہے جان تو دوزخ کا نام — بدترین ناری کا ہے اُسمین مقام
ہم بتائین تمکو کیا ہے منجنیق — آگ مین وہ ڈالنے کی ہے طریق
جسطرح ڈھیلے کو دے رسی مین پھانس — کھیل سے پھینکین ہین لڑکے ڈھیلوانس
جب ہوا طیار از حکم لعین — دیکھکر شادان ہوئے سب اہل کین
آہنی طوق اُنکے گردنمین پھنسا — آہنی زنجیر دے دست و پا
اُنکے تئین بھلائے اندر منجنیق — خبر خدا جسکا نہین واں کوئی شفیق
اُنکو تھا اُسوقت خالق کا حضور — خوف تھا دشمن کا اُنکے دل سے دور

یہ بنا آزر کا بت معبود ہی — بیچنا اسکا اُسے مقصود ہی
اور حاکم یانکا جو نمرود ہی — اُس لعین کا یہ بنا مسجود ہی
اس اہانت سے تبونکو بیچ کر — گھر مین تجھے لاتے وہ اپنے سیم وزر
ایک دن آزر گیا بازار کو — اُنکو چھوڑا گھر کے کاروبار کو
خدمت بت کے لیے چھوڑا انھین — خود گیا بت بیچنے بازار مین
بت کی خدمت کو گیا تھا اُنکو چھوڑ — یہ دیے ہر یک تبون کے سر کو توڑ
اور تھا یک بت جو اُن سب مین بڑا — اُسکی گردن پر دیے تیشہ لگا
گھر مین آیا جبکہ آزر بت تراش — دیکھکر وہ سب تبونکو پاش پاش
ہوکے غصہ مین وہ یون کہنے لگا — ان تبونکا سر کیا کس نے جدا
بولے ابراہیم جو بت ہی بڑا — سب تبون سے وہ کنارہ ہی کھڑا
چھوٹے بت اُس سے ہوئے جب بے ادب — قتل تنبیہا کیا ہو پر غضب
بولا آزر ہی یہ بیرون از قیاس — وہ کرے قتل اُنکو تیشہ جسکے پاس
ان تبونمین قوت و قدرت کہان — جو کرے سر دو سرے کا وہ زیان
در جواب آزر کہے حضرت خلیل — ہی تمھاری بات اس جا بے دلیل
جن تبونمین طاقت و قدرت نہین — وہ بھی ہین لائق عبادت کے کہین
جو نہ اپنا جانے کچھ نفع و ضرر — اُسکو جانے اپنا خالق باخبر
اے پدر جن نے دیا ہی تجھکو جان — اُس خدا کو سب کا تو معبود جان
جس خدا کی ذات ہیگی لازوال — جانتا وہ ہی دلونکا سب کے حال
اُس خدا کی تو کیا کر بندگی — جب تلک باقی ہی تجھ مین زندگی
آج سے تم بت پرستی چھوڑ دو — ہاتھ سے اپنے تبون کو توڑ دو
سنکے آزر ہو گیا جب لاجواب — مستعد اُنکے ہوا بہر عذاب

عشق کے تئین عشق ہی سے پیار ہی — عشق کا آدم اٹھایا بار ہی
اب سنو اس رمز کو اہی مومنو — دل مین عشق مصطفےٰ پیدا کرو
عشق پیغمبر ہو جو بے خشک کو — تم نبی کے ہو گے امت کیون نرو
تم کرو اپنا فدا اب جان و جی — بر جناب مصطفےٰ حضرت نبی
فرقت نبوی مین رو و زار زار — ہجر احمد مین ذرا ہو اشکبار
عشق پیغمبر ہو امت کو نصیب — وصل احمد کا ہوا ہی دن قریب
دے خدا عشق نبی میرے تئین — ہون شفیع میرے شفیع المذنبین
آرزو فانی کی ہی یہ از خدا — اس جہان سے عشق احمد مین اٹھا
پڑھ دل و جان سے تو اب انپر صلوات — یہ وسیلہ ہی ترا بہر نجات

حکایت در بیان حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اور تورنا بت کا اور سمجھانا اور کو اور غصہ کرنا نمرود کا قصہ آگ مین ڈالنے کا بہ فضل خدا ہونا نار کا تبدل بباغ بہار

حضرت ابراہیم تھے حق کے خلیل — جنکے دل پر تھا کھلا سر جلیل
رہتے تھے مشغول در ذکر خدا — ڈھونڈھتے ہر دم تھے نت اسکی رضا
بت پرستی جانتے تھے وہ برا — کرتے کیونکر تھے وہ پیغمبر خدا
تھا جو آزر بت تراش و بت فروش — اسکے یہ فرزند تھے حلقہ بگوش
فعل آزر جانتے مکروہ تھے — ہو کے وہ مجبور نت صابر رہے
انکے تئین کہتا تھا تو بازار جا — ان تبونکو سیم و زر پر بیچ لا
ان تبون کے یہ سن گردن مین ڈال — کہتے تھے لوگون سے وہ شیرین مقال
لو تبونکو دو ہمین تم سیم و زر — جس سے نفع کچھ ہو ہمن اور نہ ضرر
خلق سے کہتے تھے وہ نیکو خصال — تم کرو باتو نہ میرے اب خیال

چپ نہوتا تھا ستون از درد و غم — ہر گھڑی کہتا یہی تھا ہے الم
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون — م — گفت جانم در فراقت گشت خون
آخرش استن کو گردن سے لگا — یون کہے اُس سے نبی کر مو لقا
گر تجھے خواہش ہو پھر ہوئے ہرا — تو کروں اسدم خدا سے مین دعا
ہووے تو یکدم مین نخل شاخ سا — ہوئے پیدا تجھ مین میوہ خوشگوار
شرقی و غربی ہون تجھسے بہرہ ور — جبکہ ہووے تو نخیل پر ثمر
یا کہ ہووے سرو تو باغ جنان — جس جگہ پر نہر کوثر ہو روان
گفت آن خواہم کہ شد دایم بقاش — م — نشنوای غافل کم از چوب مباش
چاہتا ہون ای نبیؐ خیر الانام — مثل مردم مین اٹھون روز قیام
آپ کی امت مین ہو میرا شمار — خلد مین حضرت کا ہون خدمت گزار
عرض اُسکی سُن امام مرسلین — کر دیے مدفون اُسے زیر زمین
مثل انسان وہ اُٹھے روز قیام — ہو زمین مصطفے جنت مقام
تا بدانی ہر کرا ایزد بہ خواند — م — از ہمہ کار جہان بیکار ماند
ہر کرا باشد زیزدان کار و بار — م — یافت ما را نجاد بیرون شد ز کار
چوب تھا موسیٰ پیمبر کا عصا — معجزہ سے اُنکے ہوتا اژدہا
اور چوب خشک تھا یہ بھی ستون — ہجر حضرت مین ہوا اُسکو جنون
یہ ستون بھی ہو ذرا اعجاز نبیؐ — روز محشر کو مثال آدمی
کر خیال اسکو دل و جان سے عزیز — معجزہ موسیٰ و احمد کر تمیز
اس جہان مین وہ ہوا تھا مثل مار — حشر مین مردم ہو وہ عالی تبار
اُسکو رتبہ عشق احمدؐ سے ہوا — حشر مین ہو امت خیر الورا
عشق احمد مین بڑا اسرار ہے — عشق احمد سے یہ سب اظہار ہے

از فراق تو مرا چون سوخت جان م چون نہ نالم بتیوائے جان جہان
تھی نکلتی اُس سے آواز طراق یا رسول اللہ تمہارا ہی فراق
اسطرح فرقت مین استن زار زار رودیا مجلس مین ہوکے بیقرار
زیر منبر تھا بیان وان شور تھا اور کرتا تھا ستون اسطور مین
کیا گنہ صادر ہوا مجھسے خدا جو کہ فرقت مین ہوا مین مبتلا
شور محشر تھا وہان پر یک بپا جو کوئی گذرا وہان پر رو دیا
در تحیر ماند اصحاب رسول م کز چہ مے نالد ستون با عرض و طول
سنکے فریاد ستون خیر الورا آپ نے اصحاب سے ایسا کہا
تھا ستون محو سماع ذکر رب کلمۂ حق سنکے ہوتا در طرب
اب جو منبر کو ہوئی دولت نصیب مجھکو جو دیکھا نہین اپنے قریب
رو دیا ہی اس سبب سے وہ ستون ہجر مین میرے ہوا اُسکو جنون
دل مین عشق مصطفےٰ پیدا کرو مجھپہ جان و دل کے تئین شیدا کرو
ہی ستون کو عشق احمدؐ مین بکا عشق مین میرے ہی یارو رو دیا
مثل چوب خشک کیون روتے نہین عاشق نام نبی ہوتے نہین
کر رہا ہی چوب کیا نالہ حزین اُسپہ کرتے ہین فرشتے آفرین
سنکے اصحاب نبی ہو بیحواس روتے تھے مسجد مین وہ حضرت کے پاس
کہتے تھے مجلس مین وہ آنسو بہا مثل استن کیون نہین پیدا ہوا
ہی ستون کو اسطرح کا اشتیاق کہہ رہا ہی ہر گھڑی وہ الفراق
دیکھکر حضرت ستون کا حال زار اترے منبر سے رسول کردگار
جب ہوے استن کی جا حضرت رہین یون کہے اُس سے رسول پاکدین
چاہتا مجھسے ہی کیا اب اے ستون جو کرے خواہش دعا اُسکی کرون

عشق سے سارا جہان معمور ہے — عشق سے دل عاشقون کا چور ہے
ہو کسی کے دل مین جو عشق نہان — فہم کر اُسپر کھلا سر نہان
عشق سے مدہوش کوہ طور ہے — ہر دلون مین عشق جو مستور ہے
گر نہ ہیز از عشق بوے مشک ہے — عشق سے فریاد چوب خشک ہے
گر بیان فانی رموز عشق کو — لکھ حکایت وہ کہ جس مین عشق ہو

اس حکایت مین تعشق ستون حنانہ کا بیان کہ رویا بہ مجلس بفرقت حبیب الرحمان

راویون نے ہے حکایت یون لکھی — یک ستون تھا تکیہ پشت نبی
مخبرون نے یون کتابون مین لکھا — استن حنانہ اُسکا نام تھا
مسجد نبوی مین وہ منصوب تھا — پڑھتے تھے خطبہ نبی تکیہ لگا
ہوتے اصحاب نبی وان مجتمع — کرتے ذکر حق نصیحت مستمع
وہ ستون تھا محو ذکر کبریا — جب بیان کرتے نبی سر خدا
جب ہوئے یار نبی جمع کثیر — یون ہوئے اصحاب سب اُنکے مشیر
بہر خطبہ چاہیے جاے بلند — بہر و رتاہون سبھی از ذکر و پند
سب کے شورہ کو کیے حضرت پسند — ہو گیا تیار یک منبر بلند
تین زینہ کا ہوا منبر بنا — بہر خطبہ حمد ذات کبریا
الغرض منبر ہوا جب زیر پا — تب جناب مصطفےٰ خیر الورا
جا کے منبر پر پڑھے حمد خدا — اور کہے الفاظ وعظ و پند کا
محو ذکر حق سبھی اصحاب تھے — سن کلام مصطفےٰ کو رو دیے
یک استن کو ہوا از بسکہ شاق — بول اُٹھا در جوش الفت الفراق
مندنت من بودم از من تا ختے — م بر سر منبر تو مند ساختے

ٹکڑے ٹکڑے تن کو اُسکے کر دیا — مفت مین لی جان نہ خشت زر دیا
سن جناب مولوی کہتے ہین کیا — بیت پڑھ آگے کی ہی جسکو لکھا
از مکافات عمل غافل مشو — گندم از گندم بروید جو ز جو
مار کر بھائی کو لائے یہ خیال — بے تردد ہوئیگا تقسیم مال
کر کے شمشیرونکو ہر دو در نیام — خوب سا کھائے وہ زہریلے طعام
مارتے بھائی کا پھر پائے مزا — جب ہوا وہ زہر اُنکا جان گزا
بھول گئے دونون وہ اپنا مکر و فن — پھول گئے آخر کو اُنکے تن بدن
سوئے جو وہ خاک پر سوتے رہے — پیش آئی بات جو عیسیٰ کہے
سوتے سوتے آخرش وہ مر گئے — خشت زر اپنے سرھانے دھر گئے
پھر کے آئے جو وہان عیسیٰ مسیح — سمجھے اپنے قول کو قال صحیح
نعش کو تینون کے دیکھی ہر پڑی — تین دن پہلے مرے تھے تھی سڑی
اور بالین اینٹ کو دیکھی دھری — کر تاسف ان پہ یہ بولے نبی
ہاے دو انیٹون نے لی تینونکی جان — آگئے اس جا پہ بے سان و گمان
تھی لکھی اُنکی قضا اینٹونکے نام — طمع نے اُسکے کیا اُنکا ہی کام
ایسا ہی دنیا کا کاروبار ہی — یہ لئیمہ کافرہ مکار ہی
طالب اسکا جو ہوا وہ خوار ہی — طالب مردار خود مردار ہی
چاہے زندہ اُنکے تئین کرلے نبی — ممتنع کی آگئی اُن پر وحی
ہم نجا نین اسمین کیا اسرار تھا — جو جلانے سے ہوا بیزار تھا
وہ نبی نعشون سے منھ کو موڑ کر — چل بسے دو خشت زر کی چھوڑ کر
کر تمام اب ترک دنیا کا بیان — ختم پاتا ہی یہین یہ داستان
عشق کے اسرار سے آگاہ کر — جسمین ہووے عاشقون کی چشم تر

جلد اس جا سے کرو تینون گریز — خشت یہ دنیا بلا ہی فتنہ خیز
گر نہ بھاگوگے یہان سے تم میان — کوئی دم مین لیگی تم تینونکی جان
دلمین اسکی آرزو مت کیجیو — جان شیرین مت طمع مین دیجیو
ورنہ یہ دنیا کہان اور تم کہان — یہ یہین کی یہان رہے اور جا جہان
خوف حق کرکے کہو تم الامان — یہ نصیحت گر ہوے دانسے روان
دو برادر تھے جو سوم سے کلان — بولے چھوٹے سے سنو ایجان جان
جاؤ تم بازار ہم دیتے ہین دام — بھوکہ غالب ہی پکالاؤ طعام
سنکے فرمان برادر وہ چلا — جبکہ وہ پہونچا وہان دلسے کہا
ہین برادر تین اور انٹین ہین دو — کسطرح سے خشت زر تقسیم ہو
یہ دیا شیطان نے دلمین وسوسا — زہر دین کھانے مین ہم انکے ملا
جان جب ہوجائیگی اُن دو کی ختم — سہل سے دو انٹ کو لینگے ہم
بات جو دلمین سمائی وہ کیا — زہر کھانے مین دیا انکے ملا
آپ کھاکر کے وہان سے پھر چلا — زہر کے کھانیکو بھی لگالیا
اب حقیقت اس جگہ کی تم سنو — نام پر تینون کے پیش از مرگ رو
یان کیا دونون نے ایسا مشورا — انٹ ہنیگی دو اور سا جھی تیسرا
کس طرح تقسیم انٹون کو کرین — ہی صلاح ایسی کہ اُسکی جان لین
جب نہین باقی رہے سوم شریک — ہوئیگی تقسیم اُسکی ٹھیک ٹھیک
خشت زر دو ہین اُسے ہم بانٹ لین — ایک ہاتھ اُسکے تئین ہم مار دین
جب ہوئی پختہ یہ دونونکی صلاح — بوجھ اُسکا مارنا اپنی فلاح
الغرض آیا جو وہ لیکر طعام — تیغ کو کھینچے وہ ہر دو از نیام
ایک نے اُسکو دیا اک ہاتھ مار — دوسرے نے سر کیا تن سے دو سا

آیت کریمہ
الذی یوسوس فی صدور الناس
من الجنۃ والناس ۱۲

پیر کا دیتا ہون مین تجھکو نشان — آئیگا صحرا سے وہ یکدن یہان
نام ہی اُس پیر کا خواجہ فضیل — تو اُسے پائیگا کعبہ کے طفیل
ہوئیگا جب وہ تمھارا رہنما — اُس گھڑی پائیگا تو راہ خدا
ایکدن کعبہ کا کرتے تھے طواف — پیر کو دیکھے وہ اپنے در مطاف
پیر جو کامل تھے اُنکے حق شناس — اُنکو سمجھائین بلا بھلائے پاس
پائے جب وہ بادشاہ مرشد او پیر — اُنکی صحبت مین ہوئے کامل فقیر
ہوگئے خود خلق کے وہ رہنما — پائین اُنسے دوسرے راہ خدا
حضرت ابراہیم عارف حق نما — واصل حق راز دار کبریا
سالک مسلک خدا روشن ضمیر — ہین طریقہ چشتیون کے پیر پیر
مین تو اونکے در کا ہون ادنا فقیر — وہ ہوئے تھے چھوڑ کر دنیا فقیر
کیجیے اے پیر ہمپر اک نگاہ — آپ ہین دنیا و دین کے بادشاہ
میرے تئین تبلائیے راہ خدا — عارف باللہ پیر رہنما
آپکا مسکین فانی ہی غلام — آپتو ہین پیر پیران اور امام

حکایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو طمع کرنے پر سونیکی اینٹ سے تین مسافر کو قتل کیا

نقل ہی یہ از روایات صحیح — پیش گوئی حضرت عیسیٰ مسیح
جاتے تھے یکروز صحرا مین چلے — تین کس یکجا اُنھین بیٹھے ملے
بیٹھے تھے تینون بسایہ یکدرخت — اور قریب اُنکے رکھی تھی زر کی خشت
دیکھکر سونیکی دونون اینٹ کو — کہا تاسف یون کیے وہ نیک خو
ہاے مکارہ یہ دنیا ہی یہی — بیگمان لیلونگا ان تینونکا جی
دیکھے ہمصورت جو تینون کے تئین — سمجھے یہ تینون ہین بھائی بالیقین
اُنسے تب فرماے یون حضرت مسیح — ہو پرے یان سے یہ دنیا ہی قبیح

سنکے بولا شاہ سے سر خدا — مین نہ دیوانا ہون تو ہے باولا
تخت پر ڈھونڈھے ہے تو اللہ کو — سلطنت مین تو خدا کی راہ کو
کہکے اتنا پھر تو غائب ہوگیا — شاہ کو سنکر عجائب ہوگیا
تھا فرشتہ آدمی تو تھا نہین — رمز کی باتون پہ کر اُسکے یقین
پھر تو ابراہیم ادہم بادشاہ — طالب مولا ہوے ڈھونڈہ اُسکی راہ
دل مین ہو غمگین وہ روئے بہت — تج دی آخر کو اپنی سلطنت
صبح اُٹھکر کرو فر شاہی کو چھوڑ — راہ مولا مین چلے وہ ہاتھہ جوڑ
چلتے چلتے جب پڑا صحرا نظر — دیکھ یک چوپان کو وہ پر رہگذر
اُس سے بولے دے مجھے اپنا لباس — مین تو جاتا ہون چلا مولا کے پاس
اور دے اُسکو لباس اپنا اُتار — ہوگئے غائب نظر ہے چیخ مار
سمت کعبہ کو چلے وہ باینیاز — دو قدم پر تھے ادا کرتے نماز
پہونچے مکے کو جو وہ اہل یقین — وان اُنھین کعبہ نظر آیا نہین
مار لات اور یہ کہے بار الٰہ — زیارت کعبہ کو آیا پر گناہ
میرے تئین اسرار تو اسکا بتا — تیرا کعبہ اس جگہ سے کیا ہوا
غیب سے آئی اُنھین اسدم ندا — بہر زیارت رابعہ کعبہ گیا
آئی تھی وہ کس خشوع سے یان چلی — ایکجا مغرور ہوبیگی پڑی
اُسکے استقبال کو کعبہ گیا — بہر زیارت اُسکی تو یان آگیا
سُنکے ابراہیم بس ہوگئے خموش — حالت سکتہ مین باقی تھا نہ ہوش
عرض پھر حق سے کیے بار الٰہ — چاہتا ہون مین کہ پاؤن تیری راہ
غیب سے پہونچی صدا راز خبیر — راہ حق پائیگا تو اب ڈھونڈھ پیر
غیر مرشد پیر کے راہ خدا — کوئی نہین پاتا ہے اسکو جان جا

چھوڑ کر لشکر کے تئین یکجا پہ دور — دست بستہ ہوگیا شہ کے حضور
عرض شہ سے یون کیا والا ظہور — کیجیے اب معاف بندہ کا قصور
جیتے جی ہم شاہ کے بسیر ہوئے — گرچہ دولت مال سے پر زر ہوئے
ہوگئی حالت سبھونکی ہے تباہ — کیا امیر کیا وزیر کیا سپاہ
شاہ کا دیدار جو پائے نہین — سب چلے آئے زیارت کو یہین
سلطنت مت کیجیے ہرگز بباد — کیجیے شاہی کے اندر اسکی یاد
ہر جگہ پر اُس خدا کی یاد ہے — بادشاہت ہوتی اب برباد ہے
اس طرح کا شاہ پر افسون پڑھا — کرکے راضی بادشاہ کو لیگیا
دنکو ہوے مشتغل در عدل و داد — رات کو کرتے تھے وہ مولا کی یاد
اُسکے اوپر بھی جو گذرا چند سال — دل پر آیا مال وزر کا پھر خیال
ایک شب اُنپر یہ گذرا ماجرا — اُس سبب سے شاہ سے ہوگئے گدا
مرتفع تھا قصر در ایوان شاہ — تخت پر وان خواب مین تھے بادشاہ
کسکی طاقت تھی جو دان کرتا گذر — شبکو ہو جاتے تھے سارے بند در
دیکھتے اُسوقت ہین کیا برملا — بام پر ایک آدمی آیا چلا
دیکھکر اُسکو کیا شہ نے تمیز — جسطرح کوئی ڈھونڈھتا ہے کوئی چیز
شاہ کو آیا عجب سب در بین بند — کسطرح آیا یہ کوٹھا ہے بلند
اُس سے پوچھے بادشہ سیرت نکو — بام پر کرتا ہے کسکی جستجو
بات سُنکے شہ کی بولا باخبر — گم ہوا دو روز سے میرا شتر
اُسکے تئین کرتا ہوا ہون اب تلاش — بام پر آیا کہ یان ملجاے کاش
شاہ بولے سُنکے اُسکی گفتگو — باؤلا کیا ہوگیا ہے یار تو
اونٹ کی کب بام پر ہے جستجو — آتی ہے دیوانہ پن کی تجھمین بو

اُسپہ نبیہا گیا اتنا عتاب — مارے عبرت کے گئی وہ بھول خواب
اُسکو غصہ سے وہ شاہ تاجدار — تازیانہ مارتے تھے بار بار
تازیانہ جب لگا اُسکو ہنسی — گرچہ تھی عاجز بحال بے بسی
خوب مارے اسکو تب وہ دلربا — مُسکرانے سے ہنسی وہ خوب سا
اُسکا ہنسنا دیکھکر وہ بادشاہ — اُس سے پوچھے کیا ہنسی تو پر گناہ
اس سزا پر چاہیے کرنا بکا — برخلاف اُسکے تو کہہ ہنستی ہے کیا
بولی کیجے عفو گر میرا قصور — عرض تو بندی کرے شہ کے حضور
سُنکے بولے بادشاہ عالی جناب — کہہ تو کیا کہتی ہے جلدی کہہ شتاب
شاہ سے ہو با ادب کہنے لگی — شاہ پر قربان میرا جان وجی
مین تو اس بستر پہ سوئی دو گھڑی — اتنے سونے پر سزا اتنی ملی
اسکے اوپر جو کہ سو یار و زر ہے — پھیر اُسکی کیا سزا جان سوز ہے
سوئے اس بستر پہ جو کہ روز و شب — دیکھیے کیا اُسپہ ہو رب کا غضب
حشر مین کیا اُسکے تئین دیوے سزا — وہ جناب پاک حضرت کبریا
سُنکے ابراہیم نعرہ مار کر — گر پڑے بیہوش ہو جی ہار کر
مدتون اس رمز پہ روتے رہے — آنسوؤن سے مونہہ کو دھوتے رہے
یاد کر اُس جاریہ کی گفتگو — بر ملا کہتے تھے سبکے روبرو
تکنت دنیا دنیے دل سے بھلا — دلمین پیدا ہو گیا یک ولولا
چھوڑ تخت سلطنت صحرا مین جا — نت کیا کرتے تھے وہ یاد خدا
جب کہ گذرا اُسکے اوپر چند ماہ — سلطنت ہونے لگی اُنکی تباہ
تھا وزیر اُنکا نہایت خیر خواہ — جمع کر ارکان دولت اور سپاہ
جانب صحرا چلا ہو کر آوداس — تا کرے جا معذرت سلطان کے پاس

ایک مسئلہ پوچھتے ہین تمسے سہل — علم بہتر ہی کہ یا بہتر ہی جہل
بوجھ کے تم دیجیو اسکا جواب — اسکو پاؤ گے نہین اندر کتاب
مجھسے فرمائے ہین یہ پیر معین — جز احد احمد جہان مین کچھ نہین
عمر جائے گر گذر تیری تمام — مہر حق ہرگز نہووے اختتام
مہر حق سے ہی بھری ساری کتاب — اس سے ہووے فہم والا فیض یاب
مہر حق سے جو کوئی آگاہ ہو — کشور عرفان کا وہ شاہ ہو
جب کیا یہ مثنوی فانی تمام — مہر حق اسکا رکھا مولا نے نام
ختم کر فانی تو اب یہ داستان — لکھ رموز حال و قال راستان

حکایت سلطان ابرہیم بن ادہم بادشاہ کی جو سلطنت ترک کر ہوے کامل فقیر

پایہ تخت بلخ کا تھا بادشاہ — چھوڑ کر شاہی ہوا عرفان پناہ
اُسکا ابراہیم ادہم نام تھا — معدلت مین کاٹتا ایام تھا
وہ تو ادہم بادشاہ کا تھا پسر — جان نشین تخت و مالک سیم و زر
ترک شاہی کا ہوا انکے اسمین حال — جس سبب سے وہ ہوئے صاحب کمال
اسطرح کا کروفر اُس شہ مین تھا — سیج پر سوتے تھے پھولون سے بسا
تھی کنیز انکی سراپا باتمیز — ذکر اُسکا سن لو مین سے تو غریز
وہ بچھاتی تھی ہمیشہ سیج کو — ایک شب گئی بستر سے پر جاکے سو
پائی جو ٹھنڈی ہوا وان دلربا — خوب سا سوئی وہان تکیہ لگا
آئے ابراہیم جسدم بہر خواب — دیکھا سوتے اُسکو جو کھا پیچ و تاب
بولے اُٹھ سوتی ہی کیا تو بے ادب — ہی روا سونا ترا اس جا پہ کب
میرے سونے کی تو جا یہ ہی نہین — کیا نہ ملتی تھی جگہ تجھکو کہین

عاشق مخلوق ہی حق دادگر — عارف ذات خدا ہی یہ بشر
یہ بشر ہی مظہر ذات خدا — مظہر کل ہی یہ انسان حق نما
تم نہین کیا جانتے کیا ہی بشر — جلوۂ حق سے بھرا ہی سر بسر
جانتا اس رمز کو ہی ہر کوئی — لکھتے مولانا بھی ہین در مثنوی
در بشر رو پوش گشت آن آفتاب — م — فہم کن واللہ اعلم بالصواب
معصیت مین بھی بڑا اسرار ہی — خامشی بہتر از اظہار ہی
یہ ہوا عالم پُر ایمان ہی — یا برائے معصیت عرفان ہی
وہ خلیفہ خاص رب العالمین — بو البشر آدم مقدم مرسلین
معصیت اُنسے ہوئی پہلے عیان — اُس سے ہوا ظہار تا سرّ نہان
بو البشر کھاتے نہین گندم اگر — پُر جہان ہوتا نہ از نسل بشر
خلقت انسان ہی طرفہ ماجرا — کب جدا ہی یہ خدا سے با خدا
پوچھتا ہی معرفت کی کیا دلیل — ہی بھری تجھ مین سراپا قال و قیل
ترک کر دنیا کی ساری قیل و قال — اس طرف آ دیکھ رنگ و جد حال
چشم کر بند و لمین لاحق کا خیال — تو کھلے تجھپر رموز وجد حال
خامشی بہتر ہی از گفت و شنود — چپ رہے ہو سر حق اُسپر کشود
جب کھلے دل پر ترے سرّ نہان — ہی یقین ہو بند تب تیری زبان
لب سخن سمعی ہی یار و مثل دید — دید بہتر ہی کہو تم یا شنید
خامشی تو جان اظہار رموز — قلب ہی اُنکا تو رمز و نکا کنوز
بولنا اُنکا نہین ہی قیل و قال — بولنا اُنکا تو ہیگا عین حال
در دہان داریم گویا ہمچو نے — م — یک دہان پنہان ست در بہاے دگر
عشق خواہد این سخن بیرون بود — م — آئنہ غماز نبود چون بود

اور بہائم کا رد نیا کے لیے — تونے انسان کے لیے پیدا کیے
انکی خلقت بہر کار و بار ہی — تین جز کا اونکے اوپر بار ہی
بہر طاعت عقل پاتے ہین ملک — بندگی کرتے ہین اسکی بر فلک
اور غضب غصہ بھی ہی انکو ملا — بہر کار و بار امر کبریا
کار شہوت سے ملائک ہین بری — ہی غذا انکو عبادت کی ملی
ہوتا جز شہوت کا انمین بھی اگر — چھوڑ طاعت کرتے وہ کار و گر
یہ کنایہ قصہ ہاروت ہی — اور ذکر معصیت ماروت ہی
شہوت و غصہ بہائم کو ملا — کھانے پینے کے سوا ہی کام کیا
عقل کا جز جو نہ حیوان کو ملا — تا رہین تابع بشر گردن جھکا
ہی خلیفہ حق کا چونکہ یہ بشر — ہر عطا سے اس سبب ہی بہرہ ور
معرفت کے واسطے پائی ہی عقل — اور غضب ہی کافرون کے بہر قتل
اور ہی شہوت تاکہ اجز نسل ہو — کثرت وحدت فروع اصل ہو
اس صفت کا آدمی انسان ہی — یہ صفت بہر بشر شایان ہی
ہوتے شہوت کے رہے جو اس سے دور — ترک شہوت کر رہے حق کے حضور
ہر نفس اسکا خدا کی یاد ہی — اسکی لذت مین وہ ہر دم شاد ہی
مرتبہ اسکا ملک سے فوق ہی — جسکو ہر دم وصل حق کا ذوق ہی
اور غضب شہوت مین جو ہو مبتلا — ذکر حق سے وہ رہے غافل سدا
اس بشر کو کب کہین انسان ہی — عقل ہوتی بدتر از حیوان ہی
کہتے ہین سن لو جناب مولوی — عارف باللہ صاحب مثنوی
تو کہ میدانی کہ اینہا آدم اند — م — نیستند آدم خلاف آدم اند
بہر عرفان خدا انسان ہوا — بندگی کو ہین فرشتہ کبریا

کلمۃ الحق اسم اعظم اے فصیح — ایک ہی ہے سرّ سر قال صحیح
حق تعالیٰ کا بھرا اسمین ہے راز — شغل ہر کا ہے جدا کر امتیاز
کلمۃ الحق کیا ہے سرّ کی بات ہے — بوجھتا کوئی نہین ہیہات ہے
کب کھلے یہ سرّ حق جز راہبر — گرچہ ہے اسرار اس سر کا بشر
آہ لفظ اسم ذات ہے مختصر — جانتے یہ رمز ہین عارف مگر
ذکر سے خالی نہین ہے لفظ آہ — غور کر بوجھو تو جائے اشتباہ
صاف اسکو کہدیا تو واہ واہ — تجھپہ ہے شاباش اب اے داد خواہ
روز و شب فانی کیا کر آہ آہ — ہے یقین یہ آہ بخشائے گناہ

حکایت پوچھنا حضرت نبینا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت ابوہریرہ کا کیا خوب ہوتا جو یہ بشر دوام کرتا عبادت خدا کی اور دنیا کا کام کچھ نہ کرتا جواب دینا حضرت خیر البشر کا در سرّ بشر با کیفیت آن

ابوہریرہ نے کیا یکدن سوال — از رسول حق حبیب ذوالجلال
خوب ہوتا یہ جو یہ خلقت بشر — کرتے ہر دم بندگی خالق کی گر
اور نہین کرتے کوئی دنیا کا کام — بندگی کے شغل مین رہتے دوام
اسنے فرمائے جناب مصطفےٰ — سرّ[۱] انسان کو نہین تو جانتا
ہے یہ انسان سرّ ذات کردگار — ہے خدائی اس بشر سے آشکار
جب خلیفہ[۲] حق نے آدم کو کیا — سرّ[۳] سے آگاہ اپنے کر دیا
کار حق لاتا بجا ہے یہ بشر — اس بشر سے ہے خدائی جلوہ گر
ہین عبادت کے لیے سارے ملک — جب تلک چاہا ہے اُن نے جب تلک
کوئی نکرتے جز عبادت کار ہین — بندگی حق مین وہ ہوشیار ہین

عشق سے معشوق اور عاشق ہوا | عشق سے کافر ہوا فاسق ہوا
عشق سے عابد ہوا زاہد ہوا | عشق سے واجد ہوا ساجد ہوا
عشق سے ہیگا عروج اور ہی نزول | شعر مولانا کا پڑھ قصہ ہی طول
آتش عشقست کاندر نے فتاد | م | جوشش عشقست کاندر مے فتاد
آتش ست این بانگ نائی نیست باد | م | ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
شاد باش اے عشق خوش سودائے ما | م | ای طبیب جملہ علتہائے ما
دلکو کر فارغ تو از حرص و ہوا | ہی یقین تجھکو ملے راہ خدا
چاہتا تو ہی اگر ہو حق شناس | شوق سے تو بیٹھ جا عارف کے پاس
محرم این رمز جز بیہوش نیست | مر زبان را مشتری جز گوش نیست
جستجو مرشد کی کر اور ڈھونڈھ پیر | عشق کر انکا تو ہو کامل فقیر
پیر مرشد سے تو اپنا دل لگا | کیونکہ دل اُسکا خدا سے ہی ملا
ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد | م | او ز حرص و عیب کلی پاک شد
ہم نہین جانین کہ کیا ہی عشق چیز | درد کیا شی ہی کہ ہوا اُسکی تمیز
عشق کا مرشد نے تبلایا پتا | ہی احد کا سر احمد سے ملا
شرح اسکی ہی بیان کرنا فضول | جانتے عرفان ہین اس سر کا اصول
گر نہوتا عشق نیروان جلوہ گر | کون اس عالم مین کہلاتا بشر
پیر سے پوچھا جو مین نے سر درد | یہ کہے مجھسے علیم سر فرد
درد ہی اور درد ہی اور درد ہی | درد دل با آہ نفس سرد ہی
واصل حق کامل روشن ضمیر | پیر تبلائے یہ مجھسے راز پیر
کار پاکان را قیاس از خود مگیر | م | گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر
ہست یک شیرے کہ مردم میخورد | م | ہست یک شیرے کہ مردم میخورد

مرتضیٰ سے منکشف ہی سرحق — کوئی نہین بولا خلیفہ ماسبق
برمنبر کہے وہ بار بار — ہوگئے آگاہ اُس سے اُنکے یار
کاشف سر خدا حضرت علیؑ — سرحق دل پر کیے ہین منجلی
کیون نہ مین شکر علیؑ لاؤن بجا — سرحق پایا ہی از سر خدا
عین اللہ ہی عین عنایت در علیؑ — لام ہی اس نام مین لطف نبیؐ
یا علیؑ دریا ہی سرسرمدی — بوجھا اسکو دور کر اپنی خودی
دوستو راہ خدا کی ہی جدی — اسکو جانے وہ جو ہو دور بخودی
جسکے دلمین ہو نہ پیدا گدگدی — کب ہوا گہ وہ ز سر سرمدی
بے شعوری ہی سن اُس منزل کا نام — اپنی ہستی کو مٹا کر وان مقام
یان خدا سے اور خودی سے بیر ہی — دور کر اپنی خودی تو خیر ہی
جب تلک خودمین ہی اُس سے دور ہی — چھوڑ اُسے گر عشق حق منظور ہی
ہم خدا خواہی وہم دنیا دون م — این خیال ست ومحال ست وجنون
گر خدا کا عشق اور عشق نبیؐ — تو کھلے تجھ پر رموز حق سبھی
غیر عشق ہوتی نہین منزل یہ ہی — عشق سے پیدا ہوئی سب چیز ہی
عشق سے پیدا ہوا سر نہان — عشق سے معمور ہی سارا جہان
عشق گر ہوتا نہین منزل گزین — کب مین آتا بر سر روے زمین
گرچہ ہوتا عشق ہی مجھکو یقین — تجھ سے آگہ کوئی ہوتا نہین
در سماع عشق رکھ ہر آن دھن — دیکھ لکھتے کیا ہین مولانا تو سن
جسم خاک از عشق بر افلاک شد م — کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا م — طور مست و خر موسیٰ صاعقا
جذبۂ دل عشق سے پیدا ہوا — عشق سے ہم کیا کہین کیا کیا ہوا

مصطفےٰ کے مرتضیٰ محبوب تھے — سرّحق اُس رو سے اُنپر تھے کھلے
ہین یہ فرماتے جناب مصطفےٰ — مین ہون شہر علم اسرار خدا
ہیگا دروازہ[1] علی اوس شہر کا — عارفون کا مرتضیٰ ہی پیشوا
آب چشم مصطفےٰ حضرت علیؑ — پی گئے جب سے یہ باتین سب کھلی
ہی یہ فرمودہ جناب مرتضےٰؑ — جسکے تئین منظوم کرین نے لکھا

حکایت سرّ گوگو

سن حکایت ایک ہی اسرار کی — جسمین ہی تخصیص توصیف علیؑ
دستگیر دو جہان سے ہی سنا — نظم کر اردو زبان مین جو لکھا
ہین علیؑ آگہ زسرّ گوگو — کوئی نہین ہی جانتا اس رمز کو
سرّ ہیگا گوگو اس سر کا نام — ہیو ساطت ہی ملک کے جو کلام
وہ خدائے پاک رب بے نیاز — مصطفےٰ سے خود کہا اُن نے ہی راز
خود سنا حضرت نے جب حق کا کلام — جان گئے اُسوقت تب اپنا مقام
ایکدن حالت مین حضرت نے کہا — ہون عرب[2] بے عین سب سے برملا
ہی یہی اسرار سرّ گوگو — مولویصاحب ذرا اسکو سنو
اسطرح کا ہی بہت حق سے کلام — جو سنے حضرت نبی خیر الانام
عارفون مین جو ہوا اُسکا شمار — متفق ہو تب کہے سب ہی ہزار
اُسکے طالب جب ہوئے حضرت علیؑ — بات سرّ گوگو اُن پہ کھلی
آخرش آجوش مین جا چاہ پر — سرّحق بولے علیؑ اعلیٰ گہر
سنکے آیا چاہ کو جوش خروش — تھا وہ ایسا راز اسرار سروش
بند کر فانی زبان اپنی خموش — علم ہے اُس راز کے جاتا ہی ہوش
مصطفےٰ کا قلب تھا کیا بردبار — کی زبان مرتضیٰؑ سے آشکار

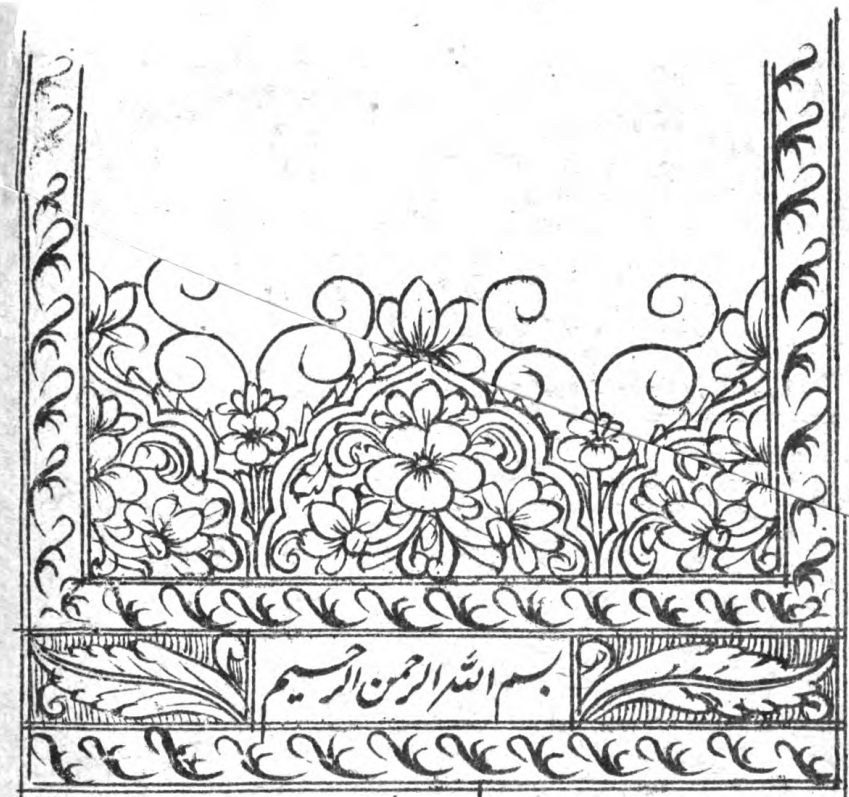
[1] انا مدینۃ العلم وعلی بابہ
[2] انا عرب وعلی عینہ

مثنوی مولوی معنوی		هست قرآن در زبان پہلوی
سن تو مولاناے رومی کا کلام	ش	اُسکے سنتے سے اولی ہو لا کلام
بشنو[۱] از نی چون حکایت میکند	م	وز جدائیہا شکایت میکند
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند	م	در نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق	م	تا بگویم شرح درد اشتیاق
سرحق سے ہی بھرا اُنکا سخن		بانسلی کرتی ہی کیا فریاد سن
جب سے ہون مین اصل سے اپنی جدا		بنگیا ہی جسم میرا پر صدا
مرد و زن سُنتے ہین نت میری نفیر		نعرہ زن ہوتے ہین سُن جبّہ کو چیر
ہجر سے سینہ ہی میرا داغدار		ہوگئے سوراخ تن مین بیشمار
تا کرون اظہار مین درد نہان		شوق وصل یار مین ہی نت فغان
راز دل اپنا کرون کس سے بیان		کون سنتا ہی یہ میری داستان
ہر کسے از ظن خود شد یار من	م	از درون من نجست اسرار من
سِرّ من از نالۂ من دور نیست	م	لیک چشم و گوش را آن نور نیست
تن ز جان و جان ز تن مستور نیست	م	لیک کس را دید جان دستور نیست
سرحق کا مثنوی مین ہی بیان		ہر کسیکو فہم ہی اسکا کہان
سرحق کو وہ کہے درد استان		جسطرح کوئی کہے ہی چیستان
خوشتر آن باشد کہ سِرّ دلبران	م	گفتہ آید در حدیث دیگران
دل مین جسکے عشق حق پیدا نہو		جانے کیا وہ باؤلا اس رمز کو
ہی ظہور خلق از عشق خدا		جانتے اس راز کو ہین مصطفےٰ
احدیت کو عشق وحدت جب ہوا		نور سے نور نبیؐ پیدا ہوا
کنت[۲] کنزا قال ہی اسکا گواہ		پڑھکے اوسکو دور کر تو اشتباہ

۱ اگرچہ شرح مثنوی شریف ۲ ابن درویش بقدر ادراک خود بسیار نکتہ ہا از اسرار حقیقت آنجا مرقوم ساختہ است لیکن بعضی از آن محل تامل و تدقیق است ۳ مراد از اسرار احدیت و وحدت ذات و صفات و تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی و افعالی است ۴ نالہ و فریاد بیحد و بیشمار ۵ از کشف اسرار و رموز ۶ عالم کثرت ۷ دلالت عاشق کامل بر معشوق ۸ کلام حق ۹ کنز مخفی ۱۰ کلام مزبور از حدیث قدسی است و در آن اشارت بسر خلقت عالم و خلق آدم و ظہور حقیقت محمدیہ و ولایت علویہ و فاطمیہ و حسنیہ و حسینیہ و سایر ائمہ معصومین علیہم السلام است

کیون نہون انکی دعائین مستجاب — وہ خلیفہ ہین جناب بوترابؑ
ہوش کرکے پڑھ تو بیت مثنوی — دیکھ کیا کہتے ہین حضرت مولوی
چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت — چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت
نزد حق سب کام ہی انکا قبول — کیون نہ راضی اُنسے ہون حضرت رسولؐ
فانی مسکین عاجز کی زبان — ہوگئی قاصر ز وصف مقبلان
ختم کر توصیف خاصان خدا — لکھ رموز خاص جو ہی مدعا
ہی سزاے حمد رب بے نیاز — جس نے انسان کو کیا اپنا ہی راز
چونکہ ہی انسان سترِ گردگار — جان و دل کرتا ہی نت اُسپر نثار
غرض ہی اُسکو خدا کے وصل سے — مضطرب رہتا ہی ہر دم فصل سے
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش — باز جوید روزگار وصل خویش
میم سے باندھی احد نے جب کمر — تب ہوا انسان مین حق جلوہ گر
احمد بے میمؐ ہون بولے رسول — کیا کہون تمسے شرح اسکی ہی طول
احدیت سے جب ہوئی وحدت عیان — واحدیت مین کھلا راز نہان
ہی وہی انسان مین جلوہ نما — مالک و خالق جہان ارض و سما
سترِ جب انسان پر ایسا کھلا — اصل سے اپنی ہوا ہون مین جدا
وصل کی خواہش مین بولا افتراق — اشتیاق وصل دارم اشتیاق
من بہر جمعیتی نالان شدم — جفت خوش حالان و بد حالان شدم
عارف باللہ و کنز ہر علوم — مولد و مسکن ہی جنکا شہر روم
فیض جنکی مثنوی کا ہی تمام — اُنکا مولانا جلال الدین ہی نام
مثنوی ایسی اُنھون نے ہی کہی — ہی کلام حق بہ سترِ معنوی
بوعلی شاہ شرف نے کی ثنا — اُس ثنا کے شعر کو آگے لکھا

عاشق روے نبیؐ تھے چار یار — واقف اسرار یزدان بیشمار
جانشین مصطفےٰ خیر البشر — حضرت صدیقؓ و عثمانؓ و عمرؓ
تھے وہی محبوب مقبول خدا — مصطفےٰ سے کب انھین جانین جدا
نائب حضرت رسول کردگار — تھے ستون دین احمد استوار
سرّ حق دل مین رکھے اپنے نہان — نت کیے امر شریعت کو بیان
پھر علی مرتضیٰؓ سیرت نکو — بر سر منبر کہے اس راز کو
بعد حیدر کے کہے حضرت حسنؑ — کاشف اسرار رب ذوالمنن
بعد انکے پھر کہے حضرت حسینؑ — لخت دل زہراؑ نبیؐ کے نور عین
سرّ حق جاکر کہے در کربلا — انسے پائے سرّ حق زین العبا
انسے پائے سرّ حق سارے امام — انسے پائے اولیا عالی مقام
نور حق کے تھے وہ دونون نور عین — کیا کہین تم سے حسنؑ تھے کیا حسینؑ
ایک ہو مسموم گئے ملک بقا — دوسرے پائے جھکا گردن فنا
اسمین بھی یارو بڑا اسرار ہے — جو اسے بوجھے بڑا ہشیار ہے
تھے حسن بصری علیؑ کے خاص یار — بر سر منبر کہے وہ بار بار
ہو گیا اسرار حق جب آشکار — تب کہے منصور جا بر فرق دار
سرّ سے آگہ ہوے سب اولیا — عاشق روے نبیؐ نام خدا
کردون سے تو انھونکا اعتزاز — وہ تو ہین محبوب رب بے نیاز
انپہ ہی مکشوف سب راز نہان — حق سے غافل کب رہین وہ یکزمان
کب خدا سے ہین جدا مرد خدا — ہوش کر پوچھو کہ مین نے کیا کہا
راہ مین مولا کے جو ہون استوار — کام مین حق کے رکھین وہ اختیار
حق کے تئین سب کام اونکا ہے پسند — ہین دعائین خاص انکی سودمند



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد توحید خداوند جہان — ور و نعت مصطفیٰ مین ہی زبان

ہی ثنائے ذات پاک کبریا — عین[1] نعت حضرت خیر الورا

نعت پاک شافع روز جزا — عین ہی حمد و ثنا رب العلا

حمد حق نعت محمد[2] مصطفےٰ — کب جدا ہی جو لکھون اسکو جدا

ہی ظہور احدیت وحدت وجود — بیعدد ہی نام پر جنکے درود

نام احمد ہی صفات پاک ذات — اُنسے ہی پیدا یہ ساری کائنات

ہی محمد سر بسر وصف خدا — جو کہ عارف ہی اُسے ہی جانتا

کیا لکھون نعت نبی خیر البشر[3] — جس کسی نے ہی لکھا یہ مختصر

سارے دریا روشنائی ہون اگر — اور بنجائین قلم سارے شجر

مثل صفحہ ہو اگر ساتون فلک — مستعد لکھنے پہ ہوئین سب ملک

حمد حق نعت نبی خیر الانام — تو بھی ہو تحریر سے وہ ناتمام

[1] درانجا مراد از عین عینیت احدیت و وحدت ست

[2] معنی لفظ محمد ستودہ و صفت کردہ شدہ است

[3] بعضے از وصفات آنحضرت صلعم و صفات خدا جدا

۱۲

عاشق

بہ عون سبحانی و یمکاں فضل خلاق زمین و زماں

نادر و یکتا مثنوی جواہر مضامین تصوف سے بھری طالبان معرفت کے لیے مدطلع مسمے بہ

مثنوی سرحق

۱۳۲۹

از تجلی فکر حقائق شناس عارف سبحانی سید شاہ عطا حسین صاحب تخلص فانی تحریک شیخ محمد کاظم صاحب

مطبع ناگری امی منشی نول کشور میں بتطبیق اصل چھپی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطبوع ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہو اس کتاب کے ٹٹیل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمۂ اردو اخلاق جلالی مترجمۂ مولوی امانت اللہ۔

نکات احسانی - دو جلد مین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفۂ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔

ذخیرۂ سعادت - یہ بھامنی بلاس پشتک کی دو فصل اعل و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب و اخلاق مین مترجمۂ لالہ لال جی کالکوروی۔

نور العین - ترجمہ مجمع البحرین مصنفۂ شاہزادۂ دارا شکوہ تصوف مین ہی۔

دستور المعاش - طریقہ آموزی معاش مولفۂ و مترجمۂ جان مارکوبس لیڈی صاحب۔

دائرۂ علم - حصہ اول انگریزی سے چند معلومات مرتبۂ مولوی محمد کریم بخش منشی۔

مفید الصبیان - نثر مجموعہ سبق ہاے مشعر معلومات متعلقہ علم تواریخ و جغرافیہ وغیرہ ہر قسم مفید مولفۂ رائے درگا پرساد۔

گلشن غیرت - حکایات دلچسپ و مرغوب مصنفۂ سید غلام حیدر خان اکسٹرا اسسٹنٹ۔

کیمیاے حکمت - حصہ اول شتمل علم آداب و راست گوئی کے فواید حکمیہ و حکایات مصنفۂ مولوی اوحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقۃ - اندرز و نصایح واسطے اصلاح نفس کے مصنفۂ حسن تخلص۔

باغ ارم - خلاصۂ شش دفتر مثنوی مولوی روم مولفۂ مولوی شاہ مستعان۔

چشمۂ فیض - ترجمۂ پند نامۂ عطار مترجمۂ مولوی عبد الغفور خانصاحب۔

گلدستۂ اخلاق - معروف بہ تالیف ہر گوبند مولفۂ بابو ہر گوبند سہاے رئیس مقام کوئل علی گڈھ میونسپل کمشنر و وکیل عدالت دیوانی آگرہ

اخلاق سروری - مولفۂ مفتی غلام سرور لاہوری۔

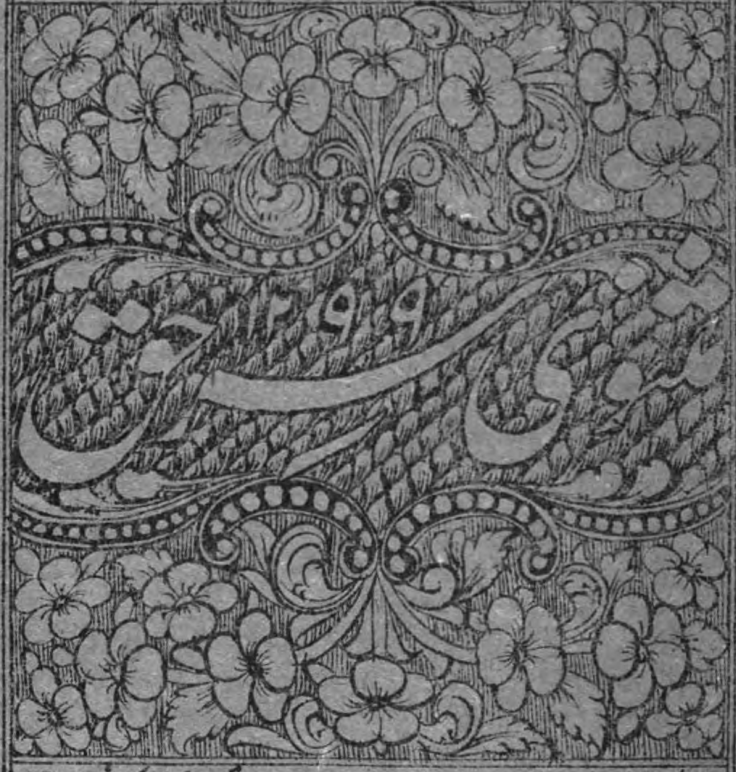
گلشن سروری - نظم مین تہذیب اخلاق کا بیان مولفۂ مفتی غلام سرور صاحب لاہوری۔

Masnavi Sirhag

INDIAN INSTITUTE

چون صنایع مکین و مکان فضل خلاق زمین زمان

نادر و یکتا مثنوی جواہر مضامین تصوف سے بھری طالبان معرفت کے لیے مفید مطلق ہے



از جلی فکر حقائق شناس عارف سبحانی سید شاہ عطا حسین صاحب تخلص فانی بتحریک شیخ محمد کاظم صاحب

مطبع ناگری مع منشی نول کشور میں بتطبیق اصل چھپی

Maṣnawī-ĕ Sirḥaqq.



Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

